تجرباتی ایڈیشن

درسی کتاب

5

اسلامیات

جماعت پنجم

یکساں قومی نصاب ۲۰۲۰ء کے مطابق

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025 کیلیئے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور نا قابل فروخت ہے

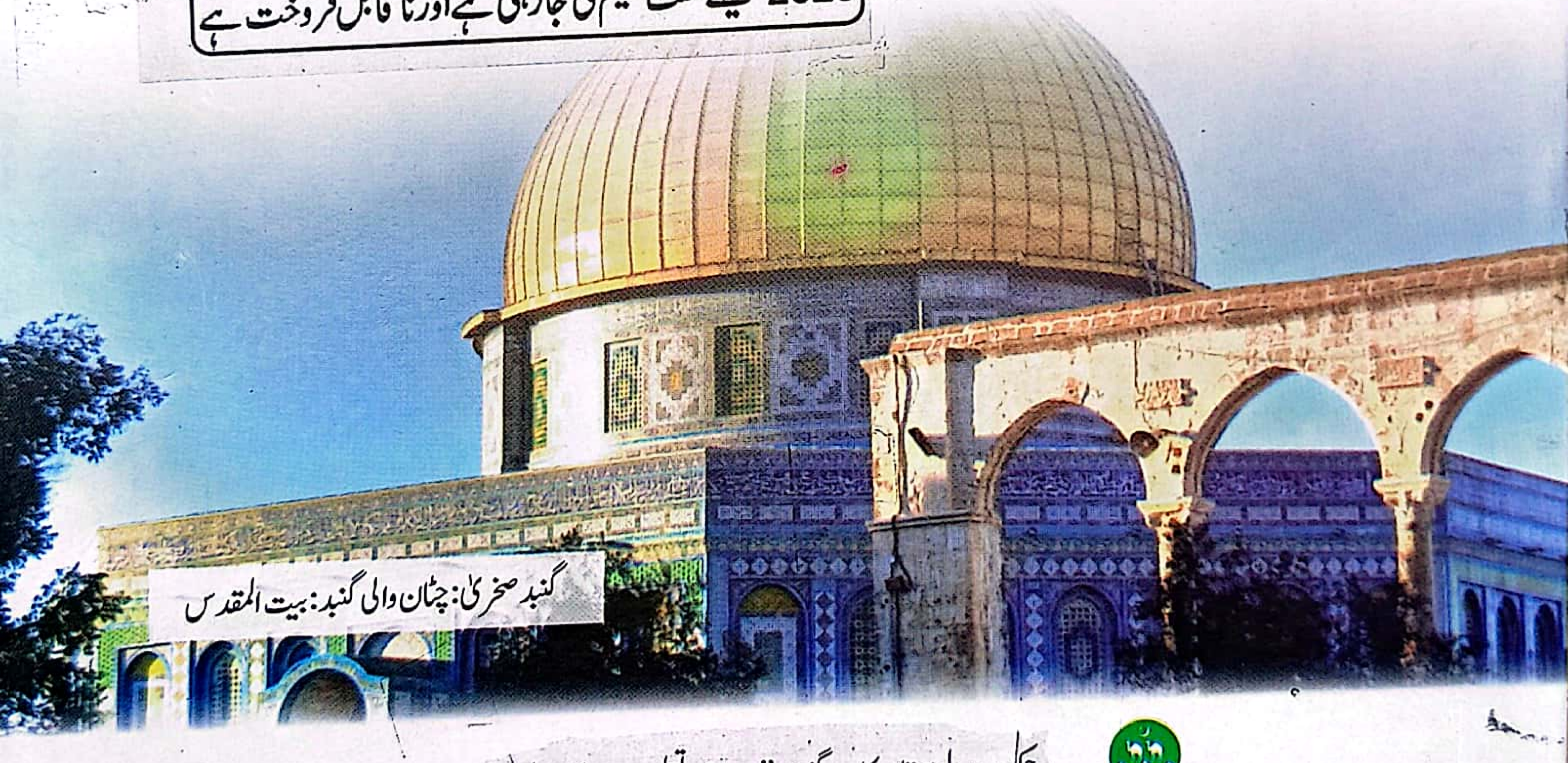

گنبد صخریٰ: چٹان والی گنبد: بیت المقدس

حکومت بلوچستان کا پروگرام "معیاری تعلیم سب کے لیے"

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

درسی کتاب

اسلامیات

جماعت پنجم

یکساں قومی نصاب 2020 کے مطابق

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025 کیلئے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور نا قابل فروخت ہے

پبلشرز

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

جملہ حقوق بحق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ محفوظ ہیں

یہ کتاب یکساں قومی نصاب 2020 کے مطابق اور قومی نظر ثانی کمیٹی کی منظور کردہ ہے۔ جملہ حقوق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ محفوظ ہیں۔ منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ لیٹر نمبر: SO (Acad:) 2-1/2021/2289-93 مورخہ 14 اکتوبر 2021ء این او سی نمبر 290-92/CB مورخہ 17/12/2021 دفتر ڈائریکٹر بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن سینٹر بلوچستان، کوئٹہ۔ یہ درسی کتاب بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ نے سرکاری و نجی اسکولوں اور مدارس کے لئے طبع کی ہے۔ اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

تجرباتی ایڈیشن

زیر نگرانی **محمد رفیق طاہر** جوائنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر

قومی نصاب کونسل، وفاقی وزارت تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، اسلام آباد

مصنف:

معظم ادریس

اراکین قومی جائزہ کمیٹی

ڈاکٹر فخر الزمان پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

شہزادہ نعیم بابر ادارہ نصابیات و مرکز توسیع تعلیم، بلوچستان کوئٹہ

شبانہ شاہین نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ، ایبٹ آباد خیبر پختونخوا

عبدالعزیز محکمہ تعلیم، گلگت بلتستان

شائستہ خاتون فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن، اسلام آباد

عظمیٰ حمید فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن، اسلام آباد

ڈاکٹر سلمان شاہد فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن، اسلام آباد

ایمن شریف وفاقی تعلیمی ادارہ جات کینٹ / گیریژن ڈائریکٹوریٹ، راولپنڈی

ڈیسک آفیسر: **منصورہ ابراہیم** قومی نصاب کونسل تکنیکی معاونت: نگہت لون، اسفندیار خان، جعفر خان ترین کوآرڈینیٹر: محمد سرفراز احمد

کمپوزر: اختر خان ڈیزائنر: بشارت احمد، شہباز جبار ایڈیٹر اینڈ ڈیزائننگ: انعام خان کاکڑ

اراکین صوبائی جائزہ کمیٹی

شہزادہ نعیم بابر۔ (ماہر مضمون) ادارہ نصابیات بلوچستان کوئٹہ مہوش عمران۔۔ (ماہر مضمون) ادارہ نصابیات بلوچستان کوئٹہ، صفیہ نثار۔ (ماہر مضمون) ادارہ نصابیات بلوچستان کوئٹہ غلام دستگیر۔ (ماہر مضمون) ادارہ نصابیات بلوچستان کوئٹہ۔ جہانگیر خان۔ ماہر مضمون ادارہ نصابیات بلوچستان کوئٹہ . نجمہ کاکڑ۔ (ماہر مضمون) ادارہ نصابیات بلوچستان کوئٹہ ڈاکٹر عزیزہ خان۔ (ڈپٹی ڈائریکٹر) بلوچستان اسسمنٹ اینڈ ایگزامینیشن کمیشن۔ ڈاکٹر قاری عبدالرشید۔ (مہتمم) جامعہ البنات بلوچستان کوئٹہ مفتی عبدالطاہر۔ (لیکچرر)۔ بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ، پروفیسر محمد شفیق۔ (اسسٹنٹ پروفیسر) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ سائنس کالج کوئٹہ۔ عبدالجبار مخلص۔ (جے۔ وی۔ ٹی) گورنمنٹ پرائمری سکول، ڈاکٹر عیسی محلہ۔ چمن سعید احمد مغل۔۔ (ایس۔ ایس۔ ٹی) گورنمنٹ ہائی سکول قلات، امیر حمزہ۔ (جے۔ وی۔ ٹی) گورنمنٹ پرائمری سکول خاران، مفتی محمد سلیم۔ (اسسٹنٹ پروفیسر) گورنمنٹ پوسٹ، گریجویٹ سائنس کالج کوئٹہ، سعید احمد۔ (جے۔ وی۔ ٹی) گورنمنٹ پرائمری سکول۔ دکی , محمد انور۔ (جے۔ وی۔ ٹی) گورنمنٹ پرائمری سکول۔ لورالائی فریال پرویز (ایس۔ ایس۔ ٹی) گورنمنٹ گرلز مشن ہائی سکول کوئٹہ

نگران طباعت: کلیم اللہ کاکڑ

پرنٹر: پیراڈائم پرنٹرز لاہور

اپیل

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ منظور شدہ نصاب کی روشنی میں درسی کتب کی اشاعت کو یقینی بنانے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ یہ درسی کتب ماہرین تعلیم، محققین اور ماہرین مضمون کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔ تاہم ہماری مسلسل کوششوں کے باوجود ممکنہ یا غیر ارادی غلطیوں کو رد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ معیاری درسی کتب کی تیاری اور بہتری کے عمل میں اصلاح کی گنجائش ہر وقت رہتی ہے۔

لہذا درسی کتب کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے تمام بلاواسطہ یا بالواسطہ شرکاء جیسے طلباء، والدین، اساتذہ اور معاشرے کے نمائندگان کی (Feedback) کے حصول کے لیے بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ نے باقاعدہ (Feedback and Review Mechanism) قائم کیا ہے۔ جس کے ذریعے تمام آراء و تجاویز کو ٹیکسٹ بک بورڈ کے حال ہی میں قائم کردہ تحقیقی مرکز کو ارسال کیا جائے گا تاکہ تحقیقی مرکز میں موجود ماہرین ان کا تجزیہ کر کے انہیں درسی کتب کے معیار میں مجموعی اور ہمہ پہلو بہتری لانے کے لیے استعمال کر سکیں۔

ہمیں قوی امید ہے کہ مذکورہ تحقیق پر مبنی تجزیہ کے ذریعے درسی کتب کے معیار میں مجموعی اور ہمہ پہلو بہتری آئے گی۔ مطلوبہ (Feedback) مندرجہ ذیل طریقوں سے دی جا سکتی ہے۔ درسی کتب کی سکولوں میں ترسیل کے بارے میں بھی آگاہ کیا جا سکتا ہے۔

1۔ ویب سائٹ: www.btbb.com.pk
2۔ آفیشل ویب: "btbb official"
3۔ ای میل: btbb_quetta@yahoo.com
4۔ فون: 081-2470501-2470503

ڈاکٹر گلاب خان خلجی
چیئرمین
بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ۔

محکمہ تعلیم
حکومت بلوچستان
کا تعلیمی نظام سے
متعلق شکایات
کے ازالے کا نظام

www.emis.gob.pk

یاد رکھیں: باشعور معاشرے اپنے تعلیمی وسائل ضائع نہیں کرتے

Performance Management System

شکایات درج کروانے کیلئے کال کریں
081 111 098 765

باب اوّل

قرآن مجید و حدیث نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

الف: ناظرہ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- قرآن مجید کے پارہ 19 تا 30 کی تجوید کے ساتھ تلاوت کر سکیں۔
- دورانِ تلاوت مخارج اور رموز و اوقاف کا خیال رکھ سکیں۔

قرآن مجید بہت بابرکت کتاب ہے۔ قرآن مجید پڑھنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ قرآن مجید پڑھتے وقت آدابِ تلاوت کا خاص خیال رکھیں۔ ناظرۂ قرآن مجید پارہ نمبر 19 تا 30 درست تلفّظ اور قواعدِ تجوید کے مطابق پڑھیں۔

19 وَقَالَ الَّذِيْنَ	20 اَمَّنْ خَلَقَ	21 اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ
22 وَمَنْ يَّقْنُتْ	23 وَمَالِيَ	24 فَمَنْ اَظْلَمُ
25 اِلَيْهِ يُرَدُّ	26 حٰمٓ	27 قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ
28 قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ	29 تَبٰرَكَ الَّذِيْ	30 عَمَّ

مزید جانیے!

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قرآن پڑھا کرو، اس لیے کہ قیامت کے دن یہ اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارش کرے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا)

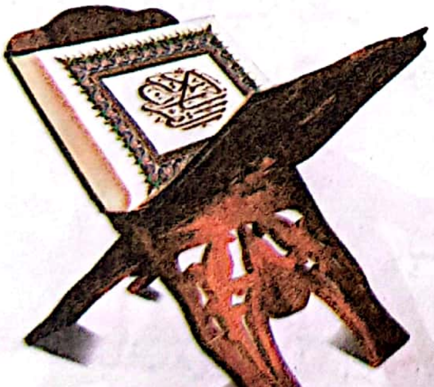

سرگرمیاں

- اساتذہ کرام / والدین کی زیر نگرانی پارہ میں 19 تا پارہ 30 قواعدِ تجوید سے پڑھیں۔
- کمرۂ جماعت میں منعقد ہونے والے مقابلۂ حُسن قرأت میں حصہ لیں۔
- پارہ 30 میں موجود سورتوں کے نام اور نمبر ترتیب سے اپنی کاپی میں لکھیں۔

برائے اساتذہ کرام

- کمرۂ جماعت میں مقابلۂ حسن قرأت کا اہتمام کریں۔ بہترین قرأت کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔
- نصاب میں شامل قرآن مجید کی چند آیات روزانہ درست مخارج، رموزِ اوقاف اور قواعدِ تجوید کے مطابق پڑھائیں۔

ب: حفظِ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سبق میں دی گئی سورتیں درست تلفظ اور روانی کے ساتھ حفظ کر سکیں۔
- ان سورتوں کو نماز اور نماز کے علاوہ زبانی پڑھ سکیں۔
- آیَۃُ الْکُرْسِیِّ کی اہمیت و فضیلت جان سکیں۔

قرآن مجید کو حفظ کرنا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ آئیں چند سورتیں اور آیۃ الکرسی پڑھیں اور زبانی یاد کریں۔

سُوْرَۃُ الْفِيْلِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ① اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ
تَضْلِيْلٍ ② وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ③ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ
سِجِّيْلٍ ④ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ⑤

سُوْرَۃُ قُرَيْشٍ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ① اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ② فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ
هٰذَا الْبَيْتِ ③ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ④

آیَۃُ الْکُرْسِیّ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗۤ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ
کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○

(سورۃ البقرہ، آیت: 255)

آیۃ الکرسی قرآن مجید کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ اسے پڑھنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے اور شیطان کے شر سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا، اُسے جنّت سے کوئی چیز روکنے والی نہیں ہے، سوائے موت کے۔

(سنن نسائی: کتاب عمل الیوم واللیلۃ)

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واَصحابہٖ وسلم

جب تم رات کو اپنے بستر پر سونے کے لیے جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، پھر صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ تمھاری حفاظت پر مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمھارے پاس بھی نہ آسکے گا۔ (صحیح بخاری: کتاب فضائل القرآن)

سرگرمیاں

- اسکول میں منعقد ہونے والے مقابلۂ حُسن قرأت میں حصہ لیں۔
- درج ذیل سورتوں کے بارے میں معلومات مکمل کریں۔

سورت کا نام	مکی / مدنی سورت	پارہ نمبر	سورت نمبر	آیات کی تعداد
سُوْرَةُ الْبَقَرَة				
سُوْرَةُ الْفِيْل				
سُوْرَةُ قُرَيْش				

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو اصحاب الفیل کا واقعہ تفصیل سے سنائیں۔
- طلبہ کو ہدایت دیں کہ قرآن مجید کی تلاوت باقاعدگی سے کریں۔ قرآن مجید کی چھوٹی سورتوں کو حفظ کریں اور نماز میں پڑھیں۔ نیز ہر فرض نماز ادا کرنے کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھیں۔

ج: حفظ و ترجمہ

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ، اَلتَّحِیَّاتُ، درودِ ابراہیمی اور دعائے قنوت مع ترجمہ حفظ کر سکیں۔
- سبق میں شامل سورت اور مسنون دعاؤں کو یاد کر سکیں، ان کے معنی و مفہوم کو جان سکیں اور ان دعاؤں کو اپنی روز مرہ زندگی، بالخصوص نماز میں پڑھ سکیں۔

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ جو ساری کائنات کا ربّ ہے۔ بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھی راہ دکھا۔ اُن لوگوں کی راہ پر جن پر تُو نے انعام کیا، نہ کہ ان لوگوں کی راہ پر جن سے تُو ناراض ہوا اور جو گمراہ ہوئے۔

دعائے قنوت

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وتر میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ دعائے قنوت دو طریقوں سے رائج ہے:

(1) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ،
وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ،
وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ،
إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ،
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ.

ترجمہ: اے اللہ تو مجھے ہدایت دے کر ان لوگوں میں شامل فرما جن کو تو نے ہدایت دی ہے۔ اور مجھے عافیت دے کر ان لوگوں میں شامل فرما جن کو تو نے عافیت بخشی ہے۔ اور میری سرپرستی فرما، ان لوگوں میں شامل فرما جن کی تو نے سرپرستی فرمائی ہے اور جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما اور مجھے اس چیز کی برائی سے بچا جو تو نے مقدر کی ہے۔ اس لئے کہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور تیرے فیصلے کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ جسے تو دوست رکھے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ عزت نہیں پا سکتا۔ اے ہمارے رب! تو بہت برکت والا اور بہت بلند و بالا ہے۔

(سنن ابی داوٗد، حدیث نمبر 2514) (جامع الترمذی، حدیث نمبر: 464) (سنن نسائی، حدیث نمبر: 1746) (سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر: 1178)

دعائے قنوت

(2)

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ
وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ
يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى
وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

ترجمہ: الٰہی! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں۔ اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں۔ اور تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔

الٰہی! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج: 2, ص: 95, اور 106) (مصنف عبدالرزاق: ج: 3, ص: 114)

التحیات

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، اے نبی (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ)! آپ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

درود ابراہیمی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! رحمتیں نازل فرما محمد (رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر اور محمد (رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی آل پر، جس طرح تو نے رحمتیں نازل کیں، ابراہیم (علیہ السّلام) پر اور ابراہیم (علیہ السّلام) کی آل پر، بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! برکتیں نازل فرما محمد (رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر اور محمد (رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی آل پر، جس طرح تو نے برکتیں نازل کیں، ابراہیم (علیہ السّلام) پر اور ابراہیم (علیہ السّلام) کی آل پر، بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی دُعا

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ

وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ (سورۃ ابراہیم، آیت: 40-41)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے نماز قائم رکھنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی، اے ہمارے رب! اور میری دُعا قبول فرما لے۔ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور ایمان والوں کو، جس دن حساب قائم ہو گا۔

دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دُعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (سورۃ البقرۃ، آیت: 201)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

سرگرمیاں

- اپنے والدین کی مدد سے دعائے قنوت زبانی یاد کریں۔
- چارٹ پر اَلتَّحِيَّاتُ، درود ابراہیمی اور سبق میں شامل دونوں دعاؤں کو مع ترجمہ خوش خط لکھیں اور کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

سنتِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دعا کو کثرت سے پڑھتے تھے۔

(صحیح بخاری: کتاب الدعوات)

- کمرۂ جماعت میں ناظرہ اور حفظ کے الگ الگ مقابلے منعقد کریں۔ اچھی قرأت کرنے پر طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔
- سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ، اَلتَّحِيَّاتُ، درود ابراہیمی اور دعاؤں کو مع ترجمہ درست تلفظ اور قواعدِ تجوید کے مطابق پڑھانے اور یاد کروانے کا اہتمام کریں اور دعائے قنوت زبانی سنیں۔

(د) حدیث نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

- چھ مختصر صحیح احادیث سمجھ سکیں۔
- ان احادیث کو سمجھ کر روزمرہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔

إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

ترجمہ: جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب:6120)

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

ترجمہ: کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔ (صحیح بخاری: کتاب الایمان: 13)

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی (پیدا) نہ ہوگا۔

(جامع ترمذی: کتاب الفتن: 2219)

یاد رکھیں!

جو حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہو اسے متفق علیہ کہتے ہیں۔

مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي

ترجمہ: جو دھوکا دہی کرے گا وہ مجھ سے (تعلق رکھنے والا) نہیں ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث: 284)

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

ترجمہ: رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث: 2556)

مَنْ يُّحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّهٗ

ترجمہ: جو شخص نرمی (نرم عادت) سے محروم رہا، وہ ساری بھلائی سے محروم رہا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث: 2592)

سرگرمی

◆ طلبہ سبق میں دی گئی احادیث کو یاد کر کے ایک دوسرے کو سنائیں اور ان کی تعلیمات پر عمل کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو حدیث کی اہمیت بتائیں۔ سبق میں دی گئی احادیث کو درست تلفظ سے مع ترجمہ یاد کروائیں اور مفہوم واضح کریں۔
- طلبہ کو تاکید کریں کہ احادیث کو مع ترجمہ درست تلفظ سے یاد کریں اور روزانہ ان کو پڑھنے کا معمول بنائیں۔
- حدیث کی تعریف کرتے ہوئے طلبہ کو قول، فعل اور تقریر کا فرق بتائیں۔

(ہ) دعائیں (زبانی)

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سفر کی دعا، گھر میں داخل ہوتے وقت اور گھر سے نکلتے وقت کی دعا یاد کر سکیں۔
- ان دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی روزمرہ زندگی میں پڑھنے کے عادی ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی ضرورت اور حاجت کے لیے اسی سے دعا کریں۔ ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ: جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ (سورۃ البقرۃ، آیت:186)

سفر کی دعا

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۙ۝
وَإِنَّآ إِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ (سورۃ الزخرف، آیت:13-14)

ترجمہ: وہ (ذات) پاک ہے جس نے اس کو ہمارے تابع کر دیا اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اس کو بس میں کر لیتے۔ اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

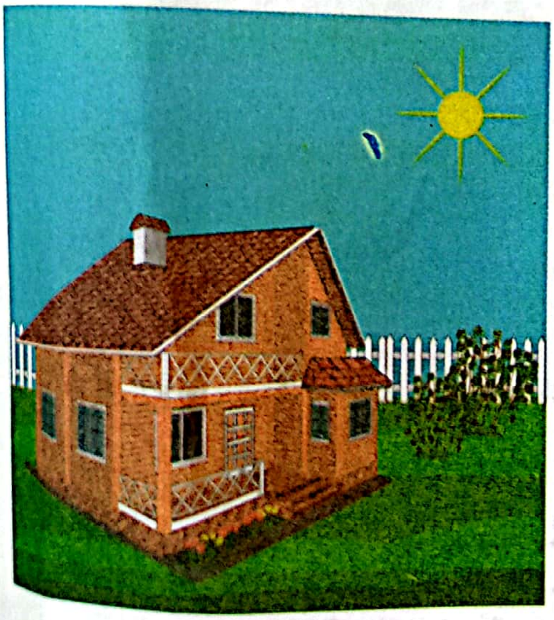

گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ، وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

(سنن ابوداؤد: کتاب الادب:5096)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کی بہتری کا سوال کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ ہی کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور اپنے رب پر ہم نے بھروسا کیا۔

گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (سنن ابو داؤد: کتاب الادب: 5095)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (نکلتا ہوں) میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کیا اور گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔

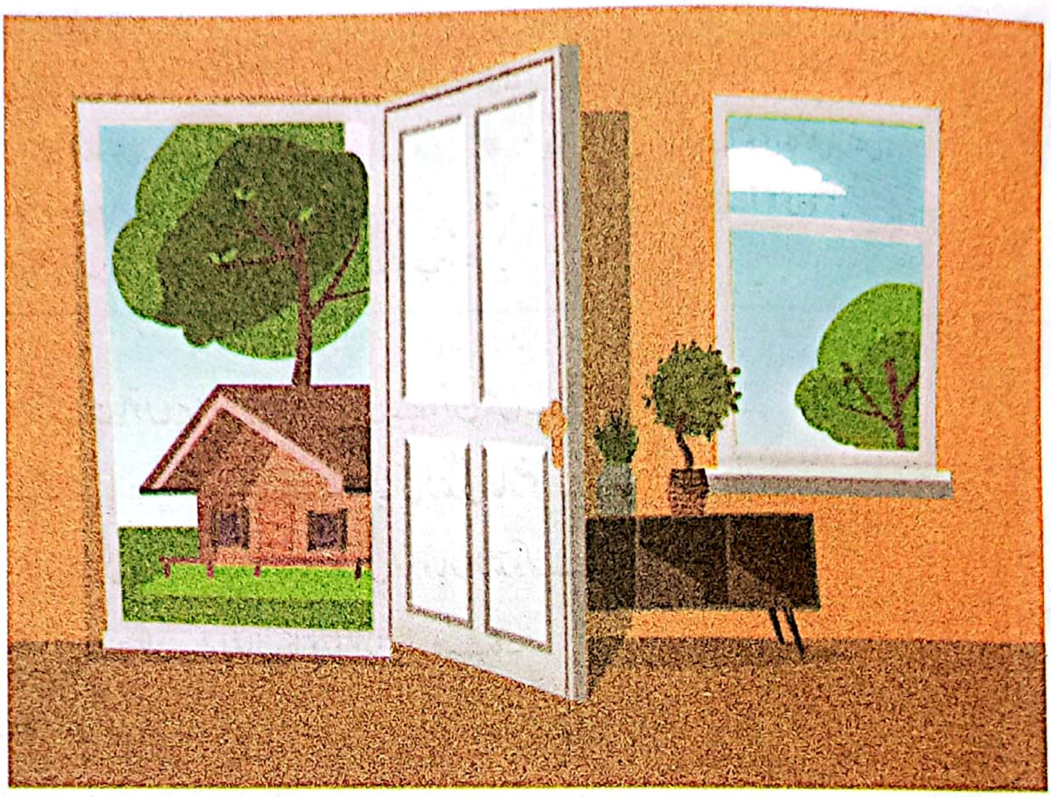

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واَصحابہٖ وسلم

جو شخص گھر سے نکلتے وقت کی دعا پڑھے، تو اس سے کہا جائے گا: تمھاری کفایت کر دی گئی، اور تم (دشمن کے شر سے) بچا لیے گئے، اور شیطان تم سے دور ہو گیا۔ (جامع ترمذی: کتاب الدعوات)

سرگرمیاں

- دعاؤں کو یاد کریں اور کمرہ جماعت میں ایک دوسرے کو سنائیں۔
- دعا مانگنے کے آداب پر اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے بات چیت کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- سبق میں دی گئی دعاؤں کو درست تلفّظ سے یاد کروائیں۔
- طلبہ کو ہدایت دیں کہ ان دعاؤں کو اپنی عملی زندگی میں شامل کریں۔

باب دوم

ایمانیات وعبادات

الف: ایمانیات

(1) آخرت

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنّت کی روشنی میں:

- عقیدۂ آخرت کے معنی ومفہوم کو سمجھ سکیں۔
- عقیدۂ آخرت کی اہمیت سے آگاہی حاصل کرسکیں۔
- آخرت اور قیامت کے تصور کو سمجھ کر دنیا اور آخرت کا باہمی تعلق سمجھ سکیں۔
- عقیدۂ آخرت کے اثرات سے آگاہی حاصل کرسکیں۔
- آخرت میں جواب دہی کا احساس اپناتے ہوئے نیک عمل کرنے کی طرف راغب ہوسکیں۔

دینِ اسلام میں جن باتوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے، اُن میں سے ایک آخرت ہے۔

آخرت کا مطلب ہے کہ اس بات پر یقین رکھا جائے کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور یہ زندگی ایک دن ختم ہو جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور ایک جگہ جمع کرے گا۔ اس دن ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔

اُن کے اچھے، بُرے کاموں کے بارے میں پوچھے گا۔ اُس دن جس کے اچھے عمل زیادہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اُسے انعام دیں گے اور جنت میں داخل کریں گے۔ جہاں اسے ہر طرح کی نعمتیں میسر ہوں گی۔ اور جس کے بُرے عمل زیادہ ہوں گے۔ اُسے سزا ملے گی اور جہنم میں ڈالا جائے گا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

مزید جانیے!

قرآن مجید میں آخرت کے اور بھی نام ہیں جیسے:

یوم القیامۃ
یوم الحساب
یوم الحاقۃ
یوم الدین

ترجمہ: تو جس نے ذرّہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

(سورۃ الزلزال، آیت: 7-8)

ان باتوں پر ایمان رکھنے کو عقیدۂ آخرت کہتے ہیں۔ عقیدۂ آخرت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا ہے۔ قرآن مجید میں ایمان لانے والوں کے بارے میں ارشاد ہے:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ O (سورۃ البقرۃ، آیت: 4)

ترجمہ: اور آخرت پر وہی یقین رکھتے ہیں۔

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال
2025 کیلئے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور نا قابل فروخت
ہے

دنیا کی مختصر اور آخرت کی ابدی زندگی کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

دنیا میں اس طرح زندگی بسر کرو جس طرح اجنبی یا راہ چلتا مسافر۔ (صحیح بخاری: کتاب الرقاق)

دنیا عمل کی جگہ اور آخرت بدلے کی جگہ ہے۔ انسان کو دنیا میں آزمائش کے لیے بھیجا گیا ہے۔ اور اسے آخرت میں اپنے ہر عمل کا حساب دینا ہے۔ جو لوگ دنیا میں نیک عمل کریں گے وہ آخرت کی زندگی میں کامیاب ہوں گے اور جو لوگ دنیا میں بُرے عمل کرتے ہیں، وہ ناکام ہوں گے۔

عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات

- انسان کے اندر نیک کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- انسان جھوٹ بولنے اور دیگر بُرائیوں سے رک جاتا ہے۔
- انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچ جاتا ہے۔
- عقیدۂ آخرت سے انسان میں اچھے اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔
- عقیدۂ آخرت سے انسان میں جواب دہی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم دنیا کی زندگی بہتر سے بہتر طریقے کے مطابق بسر کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جن کاموں کو کرنے کا حکم دیا ہے اُن پر عمل کریں اور جن کاموں سے روکا ہے اُن سے رک جائیں۔ جھوٹ اور دوسرے بُرے کاموں سے اجتناب کریں۔ ماں باپ کا کہنا مانیں۔ دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ تا کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں تو اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو جائے اور ہمیں معاف کر دے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

الف۔ یہ دنیا ہے:

الف۔ بے مقصد جگہ   ب۔ عارضی جگہ   ج۔ مستقل جگہ   د۔ کھیل کود کی جگہ

ب۔ نیک لوگوں کو انعام میں ملے گی:

الف۔ جنت   ب۔ زمین   ج۔ جائیداد   د۔ گاڑی

ج۔ انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے:

الف۔ کھیل کود کے لیے   ب۔ عیش و عشرت کے لیے   ج۔ آزمائش کے لیے   د۔ کھانے پینے کے لیے

د۔ حدیث کے مطابق دنیا میں زندگی بسر کرو:

الف۔ مسافر کی طرح   ب۔ فقیر کی طرح   ج۔ رئیس کی طرح   د۔ بادشاہ کی طرح

ہ۔ آخرت پہ یقین رکھتے ہیں:

الف۔ منافق   ب۔ کافر   ج۔ مشرک   د۔ مومن

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ عقیدۂ آخرت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص ____________ نہیں ہو سکتا۔

ب۔ آخرت کی زندگی ____________ ہے۔

ج۔ دنیا عمل کی جگہ اور آخرت ____________ کی جگہ ہے۔

د۔ نیک لوگوں کو جنت میں ہر طرح کی ____________ میسر ہوں گی۔

ہ۔ آخرت پر ایمان رکھنے سے انسان کی زندگی ____________ ہو جاتی ہے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ آخرت پر ایمان رکھنے کا کیا مطلب ہے؟

ب۔ حدیث مبارکہ کی روشنی میں دنیا کی حقیقت کیا ہے؟

ج۔ قرآن مجید میں موجود آخرت کے کوئی سے تین نام لکھیں۔

د۔ آخرت میں کامیابی کا انحصار کس بات پر ہے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں آخرت کی اہمیت واضح کریں۔

ب۔ عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

سرگرمیاں

الف۔ کمرہ جماعت میں ''دنیا اور آخرت کی زندگی کا فرق'' کے موضوع پر ساتھیوں سے بات چیت کریں۔

ب۔ آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ دی ہوئی مثال کے مطابق جدول مکمل کریں۔

کون سے کام کرنے چاہییں	کن کاموں سے گریز کرنا چاہیے
ماں باپ کا کہنا ماننا	جھوٹ بولنا

برائے اساتذہ کرام

- عقیدۂ آخرت کی اہمیت اور اعمال کی جواب دہی کے تصور کی وضاحت کریں۔
- طلبہ پر جزا اور سزا کا تصور مثالوں کے ذریعے واضح کریں۔

(2) ختمِ نبوت اور اطاعتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنّت کی روشنی میں:

- عقیدہ ختم نبوت کے معنی ومفہوم اور اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ہمیشہ کے لیے آخری نبی اور رسول جانتے اور مانتے ہوئے یہ سمجھ لیں کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول مبعوث نہیں ہوگا۔
- اطاعتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور سنتِ نبوی کے مفہوم سے واقف ہو جائیں۔
- اللہ تعالیٰ کے احکامات کی عملی صورت کو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسوہ حسنہ کی مثالوں سے سمجھ سکیں۔
- سنتِ نبوی کی اہمیت اور شرعی حیثیت کو جان سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھال سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے نبی اور رسول بھیجے۔ سب انبیائے کرام علیہم السّلام نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا۔ سب سے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ اسی لیے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خاتم النبیّین ہیں۔ جو شخص آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد کسی رسالت یا نبوت کا دعویٰ کرے گا، وہ جھوٹا اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ اس کو عقیدۂ ختم نبوت کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

مزید جانیے!

نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب الفتن)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ
وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ○ (سورۃ الاحزاب، آیت:40)

ترجمہ: محمد (رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے) ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اس میں ہر طرح کی زینت پیدا کی، لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی۔ اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے ہیں اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیّین ہوں۔ (صحیح بخاری: کتاب المناقب)

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ آخر الزمان ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر آخری کتاب قرآن مجید نازل کی گئی۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مبارکہ قرآن مجید کی عملی تفسیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن وسنّت کو محفوظ فرمایا۔ اب قیامت تک کسی اور نبی یا رسول کی ضرورت نہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر دین اسلام کی تعلیمات کو مکمل کر دیا گیا ہے۔ اس لیے مسلمانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ قرآن پر عمل اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہے۔

اطاعتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

اطاعتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے مراد نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے احکام کی پیروی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (سورۃ النساء، آیت: 80)

ترجمہ: اور جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

فرمانِ الٰہی!

اور جو کچھ تم کو پیغمبر (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے باز رہو۔ (سورۃ الحشر، آیت: 7)

قرآن مجید کی ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا چاہتا ہے اس کے لیے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی پیروی ناگزیر ہے۔ یعنی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے جن کاموں کا حکم دیا ہے، ان پر عمل کرے اور جن کاموں سے منع کیا ہے، ان سے رک جائے۔ قرآن مجید میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اسوہ کو بہترین نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

یقیناً تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ (سورۃ الاحزاب، آیت: 21)

سنّت نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اہمیت

سنّت کے معنی طریقے کے ہیں۔ سنّت نبوی سے مراد نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی گزارنے کا طریقہ ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زندگی میں کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، گفتگو کرنے، لین دین اور عبادت میں جو طریقہ اختیار کیا ہے، وہ سنّت میں شامل ہے۔ دین میں سنّت کی بنیادی حیثیت ہے اور یہ اسلامی شریعت کا اہم ماخذ ہے۔ سنّت کو جانے بغیر قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنا ممکن نہیں۔ جیسے کہ قرآن مجید میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور جہاد کی فرضیت کا ذکر ہے۔ لیکن ان کی تفصیل اور طریقہ سنّت نبوی سے معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ کو تمام اہل ایمان کے لیے نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ ہمیں عملی زندگی میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت و فرماں برداری کرنی چاہیے۔ ہر کام کی انجام دہی میں سنّت نبوی سے راہ نمائی لینی چاہیے۔ تاکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل ہو۔

فرمان نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

جس نے میری سُنّت سے اعراض کیا،
اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔
(صحیح بخاری: کتاب النکاح)

مسجد نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ قرآن مجید میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کہا گیا ہے:

الف۔ خاتم النّبیّین   ب۔ کلمۃ اللہ

ج۔ خلیل اللہ   د۔ خلیفۃ الارض

ب۔ حدیث کے مطابق نبوت کو مانند قرار دیا ہے:

الف۔ مکان   ب۔ درخت

ج۔ پل   د۔ دروازہ

ج۔ سنّت کے لفظی معنی ہیں:

الف۔ پیروی   ب۔ محبت

ج۔ اطاعت   د۔ طریقہ

د۔ ختم نبوت کے بارے میں آیت میں موجود ہے:

الف۔ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ میں   ب۔ سُوْرَةُ آلِ عِمْرَانَ میں

ج۔ سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ میں   د۔ سُوْرَةُ الْقَلَمِ میں

ہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر کتاب نازل کی:

الف۔ توراتِ مقدس   ب۔ زبورِ مقدس

ج۔ انجیلِ مقدس   د۔ قرآن مجید

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ اطاعت کے لفظی معنی ________ کے ہیں۔

ب۔ نجات اور کامیابی کے لیے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ________ ضروری ہے۔

ج۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد قیامت تک کسی ____________ کی ضرورت نہیں ہے۔

د۔ زندگی کے تمام معاملات میں ____________ سنّت نبوی سے ملتی ہے۔

ہ۔ سیرتِ مبارکہ ____________ کی عملی تفسیر ہے۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

ب۔ سنّت نبوی کا مفہوم بیان کریں۔

ج۔ اطاعتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہم سے کیا تقاضا کرتی ہے؟

د۔ سنّت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کیوں ضروری ہے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن وسنّت کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت کا مفہوم اور اہمیت بیان کریں۔

ب۔ سنّت نبوی عبادات اور معاملات میں ہماری کس طرح رہنمائی کرتی ہے؟

سرگرمیاں

◇ عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق ایک آیت اور حدیث چارٹ پر تحریر کریں۔

◇ اپنا جائزہ لیں کہ آپ اپنے روزمرہ معاملات میں کون کون سی سنّت پر عمل کرتے ہیں؟ ایک فہرست تیار کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو اتباعِ سنّت اور اطاعتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔
- طلبہ کو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دیگر سنّتوں کے بارے میں آگاہ کریں اور سنّت کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی تلقین کریں۔

ب: عبادات

(1) زکوٰۃ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنّت کی روشنی میں:

- زکوٰۃ کا معنی و مفہوم جان سکیں۔
- زکوٰۃ کی اہمیت اور فضیلت کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں۔
- زکوٰۃ کی فرضیت و احکام سے واقف ہو سکیں۔
- اسلامی نظامِ معیشت میں زکوٰۃ کی اہمیت کو اجمالی طور پر جان سکیں۔
- زکوٰۃ کے معاشرے پر اثرات سمجھ سکیں۔

زکوٰۃ کا تعارف

زکوٰۃ کے معنی ہیں پاک ہونا اور بڑھنا۔ زکوٰۃ سے مراد سال میں ایک مرتبہ اپنے مال کا مقررہ حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنا ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے۔

- صاحبِ نصاب اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس ایک خاص مقدار میں مال جمع ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے۔
- نصابِ زکوٰۃ سے مراد مال کی وہ مقدار ہے، جس پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ اسلام کا مقرر کردہ نصابِ زکوٰۃ درج ذیل ہے:
  - ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا ان کی قیمت کے برابر نقد رقم۔

مزید جانیے!

مصارف زکوٰۃ سے مراد وہ مستحق لوگ ہیں، جنھیں زکوٰۃ دینے کا حکم ہے۔ مصارفِ زکوٰۃ آٹھ ہیں۔

زکوٰۃ کی اہمیت اور فضیلت

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ (سورۃ المزمّل، آیت:20)

ترجمہ: اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کو نیک (اور خلوصِ نیت سے) قرض دیتے رہو۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ایک افضل عبادت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بہترین تجارت بھی ہے جس میں انسان کے لیے بے شمار نفع ہے۔ جب نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ لوگوں کو دین کی تعلیم دیتے تو سب سے پہلے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا:

ترجمہ: ان کے مال میں سے زکوٰۃ قبول کر لو کہ اس سے تم ان کو (ظاہر میں بھی) پاک اور (باطن میں بھی) پاکیزہ کرتے ہو۔

(سورۃ التوبہ، آیت:103)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے والے کو بہت زیادہ اجر و ثواب ملتا ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

زکوٰۃ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرے اس کے لیے
وہ چیز سات سو گنا بڑھا کر لکھ دی جاتی ہے۔
(جامع ترمذی: کتاب فضائل الجہاد: 1625)

زکوٰۃ کے فوائد اور معاشرتی اثرات

- زکوٰۃ ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب حاصل ہوتا ہے۔
- زکوٰۃ ادا کرنے سے مال پاک ہو جاتا ہے۔
- زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں کمی نہیں آتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت شامل ہوتی ہے۔
- زکوٰۃ کی ادائیگی سے انسان کا دل مال کی محبت سے پاک ہو جاتا ہے۔
- زکوٰۃ ادا کرنے سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔
- زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے سے غربت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

فرمانِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

صدقہ گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔
(جامع ترمذی: کتاب الایمان: 2616)

زکوٰۃ ادا کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ یہ صرف اصل حق دار ہی کو ملے۔ جب معاشرے میں موجود تمام افراد کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوں گی تو وہ باعزت شہری کے طور پر معاشرتی ترقی، خوش حالی اور امن کے لیے کام کریں گے۔ یوں پورا معاشرہ خوشحال اور مستحکم ہوگا۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ زکوٰۃ اسلام کا رکن ہے:

الف۔ پہلا　　ب۔ دوسرا
ج۔ تیسرا　　د۔ چوتھا

ب۔ زکوٰۃ کے معنی ہیں:

الف۔ جمع کرنا　　ب۔ خرچ کرنا
ج۔ بڑھنا اور پاک ہونا　　د۔ کم ہونا

ج۔ قرآن مجید میں نماز کے ساتھ ذکر ہے:

الف۔ زکوٰۃ کا　　ب۔ روزہ کا
ج۔ حج کا　　د۔ جہاد کا

د۔ قرآن مجید میں مصارفِ زکوٰۃ کی تعداد ہے:

الف۔ چار　　ب۔ چھے
ج۔ آٹھ　　د۔ دس

ہ۔ حدیث کے مطابق جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرے اس کے لیے وہ چیز بڑھا کر لکھ دی جاتی ہے:

الف۔ چار سو گنا　　ب۔ پانچ سو گنا
ج۔ چھے سو گنا　　د۔ سات سو گنا

2۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ زکوٰۃ کی فرضیت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

ب۔ زکوٰۃ کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔ صاحبِ نصاب کسے کہتے ہیں؟

د۔ معاشرے میں غربت کا خاتمہ کیسے ممکن ہے؟

3۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن و سنّت کی روشنی میں زکوٰۃ کی اہمیت اور احکام واضح کریں۔

ب۔ زکوٰۃ کے چند فوائد اور معاشرتی اثرات تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- اپنے جیب خرچ میں سے کچھ پیسے بچا کر جمع کریں اور اس سے کسی غریب کی مدد کریں۔
- مصارفِ زکوٰۃ کا چارٹ بنا کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو زکوٰۃ کے نصاب اور مصارف کے بارے میں مزید بتائیں۔
- طلبہ کو زکوٰۃ اور صدقے کے فرق کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔

(2) جمعۃ المبارک کی فضیلت

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنّت کی روشنی میں:

- یومِ جمعہ اور نمازِ جمعہ کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- نمازِ جمعہ کے احکام و آداب جان سکیں۔
- اتحاد و یکجہتی کے حوالے سے جمعہ کی اہمیت کو جان سکیں۔
- نمازِ جمعہ اور جمعہ کے دن کے فضائل سے واقف ہو سکیں۔
- نمازِ جمعہ سے حاصل ہونے والے معاشرتی فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔

جمعۃ المبارک کی اہمیت و فضیلت

مزید جانیے!

نمازِ جمعہ صرف جمعہ کے دن نمازِ ظہر کی جگہ ادا کی جاتی ہے۔

جمعہ سب سے اہم اور افضل دن ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے سیّد الایام یعنی تمام دنوں کا سردار قرار دیا ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ جب جمعہ کی اذان دی جائے تو نماز کے لیے دوڑے چلے آئیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ
اللہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ (سورۃ الجمعہ، آیت:9)

ترجمہ: مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ تعالیٰ کی یاد (یعنی نماز) کے لیے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کر دو۔ اگر سمجھو تو یہ تمھارے حق میں بہتر ہے۔

بھونگ مسجد

یومِ جمعہ اور نمازِ جمعہ کے فضائل

جمعہ کا دن سب سے بہترین دن ہے۔ جمعے کے دن کی فضیلت کے بارے میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے جس میں کی گئی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ (صحیح بخاری: کتاب الجمعۃ)

جاننے کی بات!

جمعہ کے دن سُوْرَةُ الْكَهْفِ کی تلاوت کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ (المستدرک للحاکم)

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح وضو کیا پھر وہ نماز پڑھنے آیا اور خاموشی سے جمعہ کا خطبہ سنا تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے اور مزید تین دنوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم: کتاب الجمعۃ)

نمازِ جمعہ کے احکام و آداب

- جمعہ کی نماز میں دو رکعت فرض ادا کیے جاتے ہیں اور نماز سے پہلے امام خطبہ دیتے ہیں۔
- نمازِ جمعہ باجماعت ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔
- جان بوجھ کر نماز جمعہ ادا نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

لوگ نمازِ جمعہ چھوڑنے سے باز آ جائیں، ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور وہ غافلوں میں شامل ہو جائیں گے۔

(صحیح مسلم: کتاب الجمعۃ)

یاد رکھیں!

جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنا چاہیے۔ اس لیے کہ درود آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (سنن ابی داوٗد: کتاب الصلاۃ)

نمازِ جمعہ کے کچھ آداب ہیں جن کا خیال رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

- جمعہ کے دن غسل کرنا، ناخن کاٹنا، صاف ستھرے کپڑے پہننا، سرمہ اور خوشبو لگانا سنّت ہے۔
- نماز جمعہ کے لیے مسجد میں جلدی پہنچنے اور پہلی صف میں بیٹھنے کی بہت فضیلت ہے۔
- جمعہ کا خطبہ خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیے۔
- مسجد میں جہاں جگہ ملے خاموشی سے بیٹھ جائیں۔

نمازِ جمعہ کے معاشرتی فوائد

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم

جس نے جمعہ کے دن (اگلی صفوں میں جگہ حاصل کرنے کے لیے) لوگوں کی گردنیں پھلانگیں، اُس نے جہنم کی طرف پُل بنایا۔ (جامع ترمذی: کتاب الجمعۃ)

- نماز جمعہ کی ادائیگی سے محبت، اتفاق واتحاد کی فضا پروان چڑھتی ہے۔
- ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی ہوتی ہے۔
- مسلمانوں کے باہمی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔
- نماز جمعہ کے خطبے میں دینی تعلیمات دی جاتی ہیں۔
- نماز جمعہ مسلمانوں کی اصلاح اور تربیت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ جمعہ کے دن نمازِ جمعہ کے لیے اچھی طرح تیاری کرے۔ تمام آداب کا خیال رکھے۔ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھے اور نمازِ جمعہ کو کسی صورت ترک نہ کرے۔

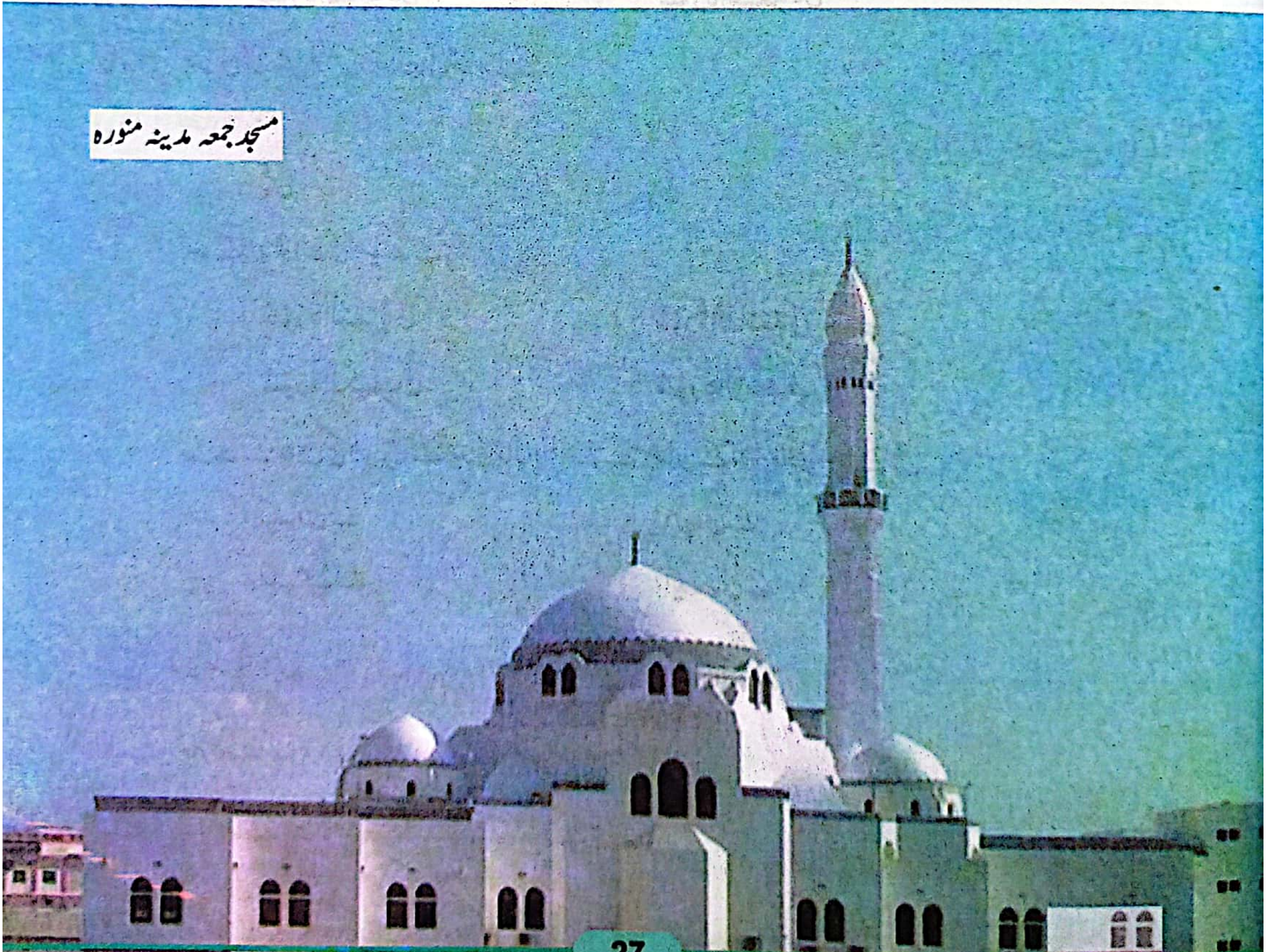
مسجد جمعہ مدینہ منورہ

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ نمازِ جمعہ ادا کی جاتی ہے:

الف۔ فجر کے وقت　ب۔ ظہر کے وقت

ج۔ عصر کے وقت　د۔ مغرب کے بعد

ب۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نمازِ جمعہ کے لیے جلدی کرنے کا حکم دیا ہے:

الف۔ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ میں　ب۔ سُوْرَةُ آلِ عِمْرَانَ میں

ج۔ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ میں　د۔ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ میں

ج۔ جمعہ کی نماز میں فرض رکعات کی تعداد ہے۔

الف۔ دو　ب۔ چار

ج۔ تین　د۔ پانچ

د۔ جمعہ کے دن تلاوت کی فضیلت ہے:

الف۔ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کی　ب۔ سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ کی

ج۔ سُوْرَةُ الْكَهْفِ کی　د۔ سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ کی

ہ۔ حدیث کے مطابق صحیح طریقے سے جمعہ کی نماز ادا کرنے سے مسلمان کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں:

الف۔ ایک دن کے　ب۔ دس دن کے

ج۔ ایک مہینے کے　د۔ ایک سال کے

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ نمازِ جمعہ ادا کرنا ہر ____________ پر فرض ہے۔

ب۔ نمازِ جمعہ سے پہلے امام ____________ دیتے ہیں۔

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال
2025 کیلئے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور ناقابل فروخت ہے

ج۔ نمازِ جمعہ مسلمانوں کی اصلاح اور ________ کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

د۔ نمازِ جمعہ کے لیے مسجد میں ________ صف میں بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

ہ۔ جمعہ کے دن کثرت سے ________ پڑھیں۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ نمازِ جمعہ کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

ب۔ نمازِ جمعہ کے دو آداب لکھیں۔

ج۔ یومِ جمعہ کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

د۔ جمعہ کے دن درود پاک پڑھنے کی کیا اہمیت بیان کی گئی ہے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ جمعہ کے دن کو باقی ایام پر کیا فضیلت حاصل ہے؟

ب۔ نمازِ جمعہ کے معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- جمعہ کے دن کے مسنون کاموں کی فہرست بنائیں اور اپنا جائزہ لیں کہ کیا آپ ان پر عمل کرتے ہیں۔
- جمعہ کے دن سُوْرَةُ الْكَهْفِ کی تلاوت کو اپنا معمول بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو جمعہ کے آداب سے آگاہ کریں نیز انھیں آداب کا خیال رکھتے ہوئے نمازِ جمعہ ادا کرنے کی ترغیب دیں۔
- سبق کے علاوہ یومِ جمعہ کی فضیلت مستند احادیث کی روشنی میں تفصیل سے بتائیں۔

(3) عیدین

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنّت کی روشنی میں:

- عیدین کا تعارف و اہمیت جان سکیں۔
- عیدین کی نماز کے احکام و آداب جان سکیں۔
- فطرانہ و قربانی کی روح سے آگاہ ہو سکیں۔
- عیدین سے حاصل ہونے والے معاشرتی فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔
- عیدین کو اسلامی تہوار کی اصل روح کے مطابق منا سکیں۔

دینِ اسلام مسلمانوں کو ایک سال میں خوشی منانے کے کئی مواقع فراہم کرتا ہے۔ ان میں سے ''عیدالفطر'' اور ''عیدالاضحیٰ'' ایسے ہی دو مواقع ہیں۔ ان دونوں عیدوں کو ''عیدین'' کہتے ہیں۔

عیدالفطر

مسلمان رمضان المبارک کے روزے مکمل ہونے کی خوشی میں یکم شوّال کو عیدالفطر مناتے ہیں۔ عیدالفطر رمضان المبارک کے روزوں کا انعام ہے۔ نمازِ عید سے قبل مسلمان فطرانہ ادا کرتے ہیں۔ عیدالفطر کے موقع پر کچھ غلّہ یا رقم بطورِ صدقہ غریبوں کو دی جاتی ہے، اسے فطرانہ کہتے ہیں۔ یکم رمضان المبارک سے عید کے دن تک کسی بھی وقت فطرانہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ اس کی وجہ سے غریب، مسکین اور نادار لوگ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہو جاتے ہیں۔

فرمانِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دو دن کے روزوں سے منع فرمایا ہے، ایک عیدالاضحیٰ اور دوسرا عیدالفطر۔ (صحیح مسلم: کتاب الصیام)

عیدالاضحیٰ

عیدالاضحیٰ کو عیدِ قربان بھی کہتے ہیں۔ یہ عید 10 ذوالحجّہ کو منائی جاتی ہے۔ اس دن حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے خلوص کو قبول فرمایا اور جنت سے ایک مینڈھا بھیجا، جو حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی جگہ قربان کیا گیا۔ مسلمان عیدالاضحیٰ کے دن جانور قربان کر کے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اسی سنّت پر عمل کرتے ہیں۔ قربانی بے حد اجر و ثواب والا عمل ہے۔ یہ مسلمانوں کے دلوں میں ایسا جذبہ پیدا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

عیدین کے احکام و آداب

جاننے کی بات!

قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔

(ابن ماجہ: کتاب الاضاحی)

مسلمان "عید الفطر" اور "عید الاضحیٰ" نہایت گرم جوشی سے مناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ عید کی نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی۔ عید کے دن سورج نکلنے کے تھوڑی دیر بعد، مسلمان عیدگاہ میں جمع ہوتے ہیں اور دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ نمازِ عید میں عام نماز سے کچھ زائد تکبیرات کہی جاتی ہیں۔ نمازِ عید کے بعد امام صاحب خطبہ دیتے ہیں۔ اس خطبے میں مسلمانوں کو آپس میں پیار و محبت اور ہمدردی کا درس دیا جاتا ہے۔ انھیں قربانی اور فطرانے کے مقاصد سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس خطبے کو خاموشی اور توجہ سے سنیں۔ عید کے موقع پر چند آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے:

- عید کے دن نہا دھو کر نئے یا صاف ستھرے کپڑے پہنیں اور خوشبو لگائیں۔
- عیدالفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے میٹھی چیز کھانا جبکہ عیدالاضحیٰ کے دن کچھ کھائے بغیر جانا سنّت ہے۔
- نمازِ عید کے لیے جاتے ہوئے اور واپس گھر لوٹتے ہوئے الگ الگ راستہ اختیار کرنا سنّت ہے۔
- عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے بلند آواز سے تکبیرات پڑھنی چاہیے۔

یاد رکھیں!

تکبیرات تشریق (۹ ذوالحجہ کی فجر سے ۱۳ ذوالحجہ کی عصر تک)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ،
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

عیدین کے معاشرتی فوائد

- مسلمان ایک دوسرے کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں۔
- معاشرے میں بھائی چارے اور غم خواری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- عیدین غریبوں اور مسکینوں کی امداد کا ذریعہ بھی ہیں۔
- عید کے خطبہ میں لوگوں کو مختلف دینی مسائل کی تعلیم دی جاتی ہے اور ان کی معاشرتی اصلاح کی جاتی ہے۔

دینِ اسلام عیدین کے موقعے پر نمود و نمائش اور اسراف سے پرہیز کا درس دیتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم عیدین کو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات کے مطابق منائیں اور مستحق لوگوں کو اپنی خوشیوں میں شریک کریں۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ عیدالفطر منائی جاتی ہے:

الف۔ یکم رمضان المبارک ب۔ یکم شوّال
ج۔ یکم شعبان د۔ یکم ذی القعدہ

ب۔ عیدالاضحیٰ منائی جاتی ہے:

الف۔ دس رجب ب۔ دس شعبان
ج۔ دس ربیع الاوّل د۔ دس ذی الحجہ

ج۔ عیدالاضحیٰ کے موقعے پر قربانی کرنا سنّت ہے:

الف۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی ب۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی
ج۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کی د۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی

د۔ عید کی نماز میں باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے:

الف۔ دو رکعت ب۔ چار رکعت
ج۔ چھے رکعت د۔ آٹھ رکعت

ہ۔ عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے پڑھی جاتی ہیں:

الف۔ تکبیرات ب۔ معوّذتین
ج۔ تسبیحات د۔ مسنون دعائیں

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ دینِ اسلام نے مسلمانوں کو ایک سال میں ________ منانے کے مواقع فراہم کیے ہیں۔

ب۔ عیدالفطر رمضان المبارک کے روزوں کا ________ ہے۔

ج۔ عید کے لیے ________ نہیں دی جاتی۔

د۔ عید کے خطبے کو ______ سے سننا چاہیے۔

ہ۔ قربانی کے جانور کے ______ کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ عیدین سے کیا مراد ہے؟

ب۔ فطرانہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ عیدین کے موقع پر ہمیں غرباء اور مساکین کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیے؟

د۔ عید کی نماز کے خطبہ میں مسلمانوں کو کن باتوں کا درس دیا جاتا ہے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ عیدین کی اہمیت اور احکام لکھیں۔

ب۔ عیدین کے معاشرتی، فوائد و اثرات بیان کریں۔

سرگرمیاں

- عیدین کے اثرات اور مصروفیات کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کریں۔
- ایک چارٹ پر تکبیرات تشریق خوش خط لکھیں اور کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کے درمیان ایک مذاکرہ کروائیں جس سے عید الاضحیٰ کی قربانی کی اہمیت اور فلسفہ واضح ہو۔
- عیدین کی بدولت حاصل ہونے والے معاشرتی فوائد کے بارے میں واضح کریں۔

باب سوم

سیرتِ طیبہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

(1) معراج النّبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنّت کی روشنی میں:

- اسرا اور معراج کا معنی ومفہوم سمجھ سکیں۔
- سفرِ معراج کے واقعہ سے اجمالی طور پر آگاہ ہو سکیں۔
- مسجدِ اقصیٰ میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی امامتِ انبیائے کرام علیہم السّلام کے بارے میں جان سکیں۔
- بیت المعمور، سدرۃ المنتہیٰ اور عرشِ معلّیٰ کا مطلب سمجھ سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے عظیم معجزہ معراج اور اس کے اثرات سے آگاہ ہو سکیں۔

قرآن مجید اور روایات کے مطابق معراج سے مراد وہ سفر ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور پھر اسمانوں کی سیر کی۔ سفر معراج کے دو حصے ہیں: پہلا حصہ بیت اللہ سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر ہے جسے اسراء کہا جاتا ہے۔ جب کہ دوسرا حصہ بیت المقدس سے عرش معلیٰ تک کا سفر ہے جسے معراج کہتے ہیں۔ معراج کے معنی بلندی اور اسراء کے معنی ہیں: چلنا یا سیر کرنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ
الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ۝
(سورۃ بنی اسرائیل، آیت: 1)

ترجمہ: وہ (ذات) پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام یعنی (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک جس کے اردگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں، لے گیا تاکہ ہم اسے اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے چچا ابوطالب اور زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد بہت افسردہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السّلام کے ذریعے سے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو عرش پر بلایا تاکہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا مشاہدہ کر سکیں۔

ایک رات حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آرام فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السّلام آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس تشریف لائے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دل کو زم زم کے پانی سے دھویا۔ پھر جنت سے لائی گئی ایک سواری (بُراق) پیش کی گئی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچے۔ وہاں پر موجود تمام انبیائے کرام علیھم السّلام نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی امامت میں نماز ادا کی۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دوبارہ بُراق پر سوار ہوئے اور آسمانوں کی طرف سفر شروع کیا۔

آسمانوں پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ملاقات درج ذیل انبیاء کرام علیھم السّلام سے ہوئی:

● پہلے آسمان پر	حضرت آدم علیہ السّلام
● دوسرے آسمان پر	حضرت یحییٰ علیہ السّلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام
● تیسرے آسمان پر	حضرت یوسف علیہ السّلام
● چوتھے آسمان پر	حضرت ادریس علیہ السّلام
● پانچویں آسمان پر	حضرت ہارون علیہ السّلام
● چھٹے آسمان پر	حضرت موسیٰ علیہ السّلام
● ساتویں آسمان پر	حضرت ابراہیم علیہ السّلام

یاد رکھیں!

عرش کا مطلب "تخت" ہے
عرشِ معلّٰی سے مراد عرشِ الٰہی
ہے جو آسمانوں سے اوپر ہے۔

ساتویں آسمان پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے بیت المعمور ظاہر کیا گیا۔ بیت المعمور عین خانہ کعبہ کے اوپر ہے، ہر روز ستّر ہزار فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں۔ اور جو فرشتہ ایک بار طواف کر لیتا ہے پھر قیامت تک اس کی باری نہیں آئے گی۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سدرۃ المنتہٰی کی جانب سفر شروع کیا۔ سدرۃ المنتہٰی ساتویں آسمان پر بیری کا ایک درخت ہے۔ اس مقام سے آگے فرشتے بھی نہیں جا سکتے۔ یہاں سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عرش معلّٰی تک کا سفر اکیلے طے کیا۔ عرش معلّٰی پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اسی موقع پر پانچ نمازوں کا تحفہ بھی دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو واپسی کے راستے میں جنت اور جہنم دکھائی گئی۔

اگلی صبح حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سفر کا ذکر لوگوں سے کیا، تو لوگوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا یقین نہیں کیا۔ کچھ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ تمھارے دوست حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آسمانوں کی سیر (معراج) کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ

اگر یہ الفاظ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک سے ادا ہوئے ہیں تو میں ان کی تصدیق کرتا ہوں۔ اسی لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدیق کہا جاتا ہے۔

معراج النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا واقعہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا بہت بڑا معجزہ ہے۔ اس واقعے سے ہمیں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی عظمت و بزرگی کا پتہ چلتا ہے۔ اس واقعے سے ہمیں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ وقت کا چلنا اور فاصلوں کا سمٹنا سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے وقت کی رفتار کو روک لے اور زمین و آسمان کے فاصلوں کو اپنی قدرت سے سمیٹ دے۔ معراج کے موقع پر امت کے لئے نمازوں کا تحفہ دیا گیا۔ لہذا ہمیں اس تحفے کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور نماز کو باقاعدگی سے ادا کرنا چاہیئے۔

فرمانِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ

اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

(سنن نسائی: کتاب عشرۃ النسآء)

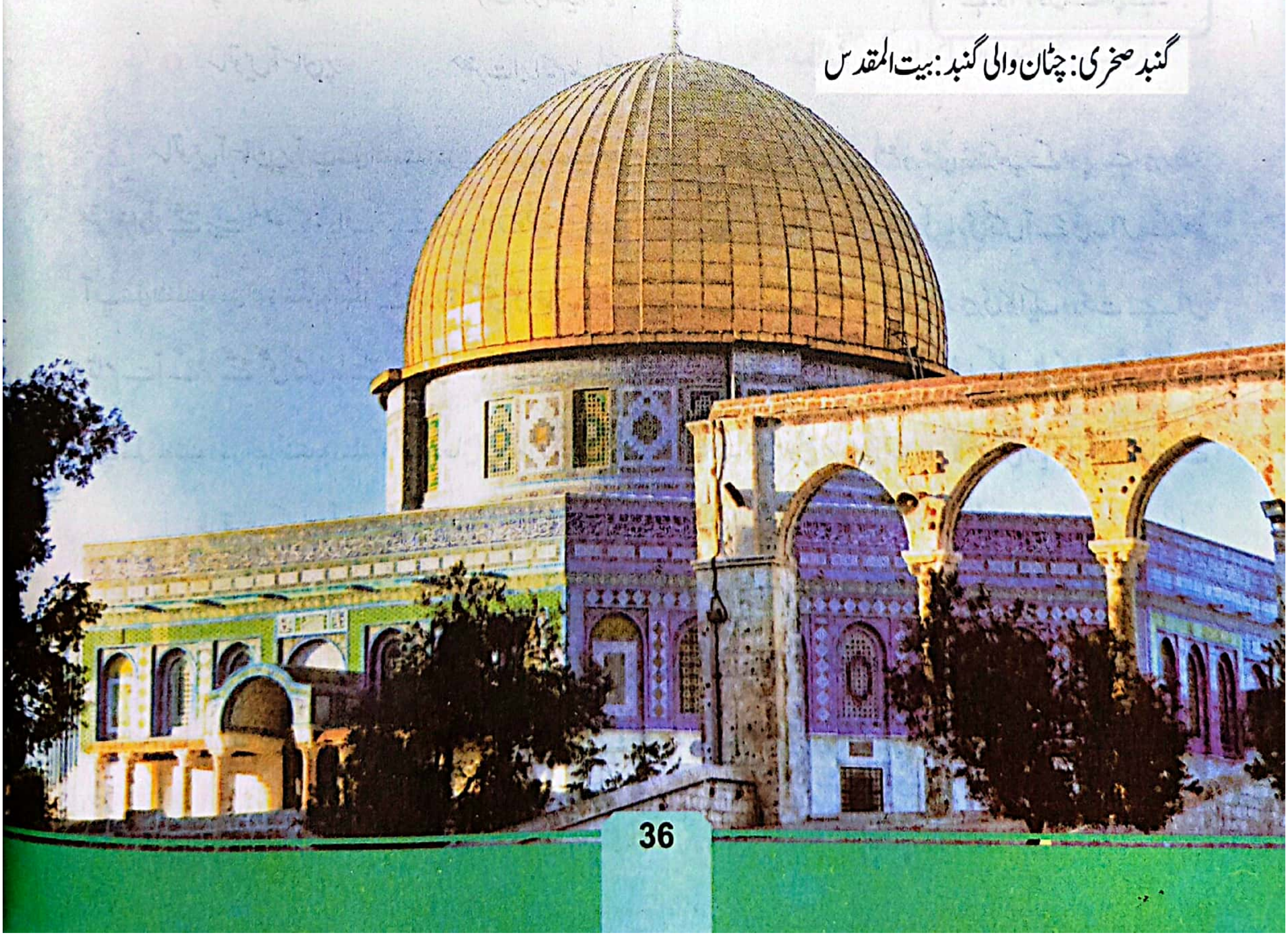

گنبد صخری: چٹان والی گنبد: بیت المقدس

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام انبیاء کرام علیہم السّلام کی امامت فرمائی:

الف۔ بیت المقدس میں
ب۔ مسجدِ حرام میں
ج۔ مسجدِ نبوی میں
د۔ مسجدِ قبا میں

ب۔ حضرت جبریل علیہ السّلام مقام سے آگے نہ جاسکے:

الف۔ سدرۃ المنتہٰی سے
ب۔ بیت المعمور سے
ج۔ عرشِ معلّٰی سے
د۔ مسجد الحرام سے

ج۔ عرشِ معلّٰی موجود ہے:

الف۔ پہلے آسمان پر
ب۔ چوتھے آسمان پر
ج۔ ساتویں آسمان پر
د۔ آسمانوں سے اوپر

د۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے:

الف۔ نماز کو
ب۔ روزے کو
ج۔ زکوٰۃ کو
د۔ جہاد کو

ہ۔ بیت المعمور عین اوپر ہے:

الف۔ بیت المقدس کے
ب۔ خانہ کعبہ کے
ج۔ مسجدِ اقصیٰ کے
د۔ مسجدِ نبوی کے

2۔ کالم ملائیے۔

کالم الف	کالم ب
پہلے آسمان پر	حضرت موسیٰ علیہ السّلام
دوسرے آسمان پر	حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور حضرت یحییٰ علیہ السّلام
تیسرے آسمان پر	حضرت ادریس علیہ السّلام
چوتھے آسمان پر	حضرت آدم علیہ السّلام
پانچویں آسمان پر	حضرت ہارون علیہ السّلام
چھٹے آسمان پر	حضرت یوسف علیہ السّلام
ساتویں آسمان پر	حضرت ابراہیم علیہ السّلام

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ سفرِ معراج سے کیا مراد ہے؟

ب۔ سدرۃ المنتہیٰ کیا ہے؟

ج۔ بیت المعمور کون سی جگہ ہے؟

د۔ سفر معراج سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ معراج النّبی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا پس منظر اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ب۔ سفرِ معراج کے بارے میں جاننے کے بعد کفارِ مکّہ کا کیا ردِّ عمل تھا؟

سرگرمیاں

- سیرت النّبی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کسی مستند کتاب سے سفرِ معراج کے واقعات تفصیل سے پڑھیں۔
- نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو سفرِ معراج میں کون سی نشانیاں دکھائی گئیں؟

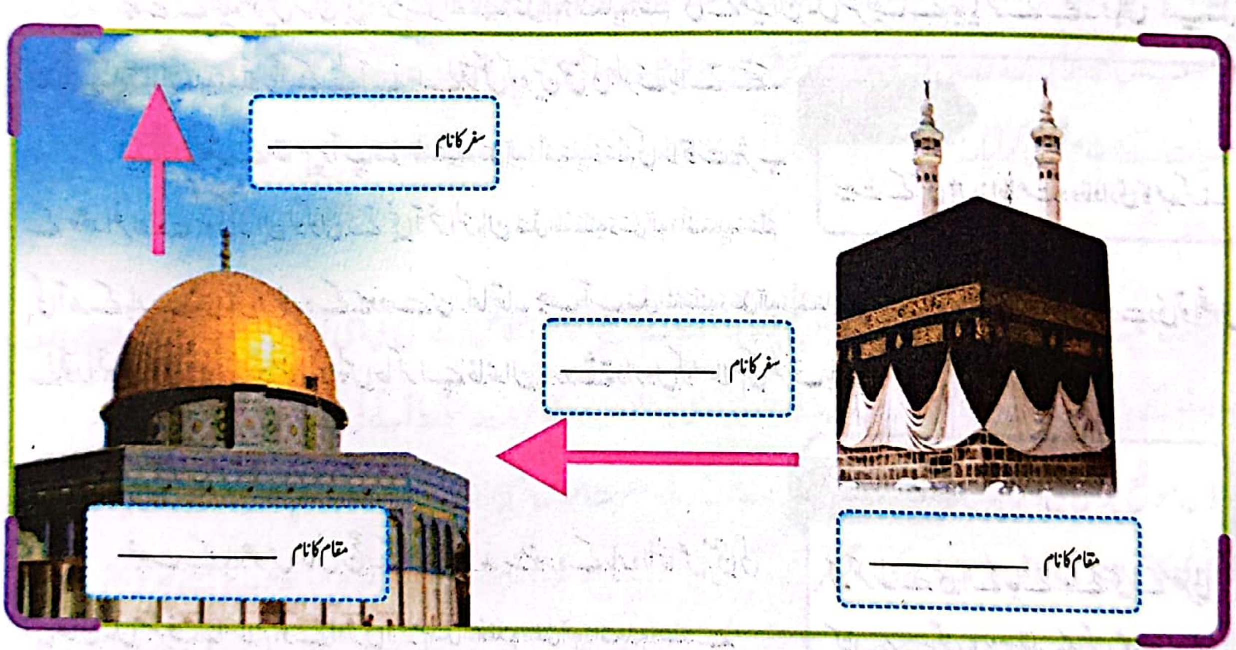

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو بتائیں کہ یہ ایک عظیم معجزہ ہے۔ طلبہ کو سفرِ معراج کی مزید تفصیل اور اغراض و مقاصد دل چسپ پیرائے میں بتائیں۔
- طلبہ کو سبق میں شامل اصطلاحات کی وضاحت کریں۔

(2) بیعتِ عَقَبہ اُولیٰ وثانیہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ کے بارے میں جان سکیں۔
- بیعت عقبہ کی شرائط سے آگاہ ہو سکیں۔
- فروغِ اسلام میں بیعت عقبہ کے دُوررس نتائج جان سکیں۔

تعارف

نبوت کے گیارھویں سال نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ منیٰ کے میدان میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ وہاں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حج کے لیے آنے والے قبائل کو دین حق کی طرف بلاتے تھے۔

مزید جانیے!

بیعت کے معنی ہیں: اطاعت و وفاداری کا عہد کرنا۔

ایک روز عقبہ کے مقام پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ملاقات یثرب کے چھ افراد سے ہوئی۔ ان لوگوں نے نبی آخر الزمان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی آمد کے بارے میں مدینہ منورہ کے یہود سے سن رکھا تھا۔ جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان افراد کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے فوراً قبول کر لی۔ اور مدینہ منورہ واپس جا کر اپنے خاندان اور رشتے داروں کو اسلام کی طرف بلایا۔

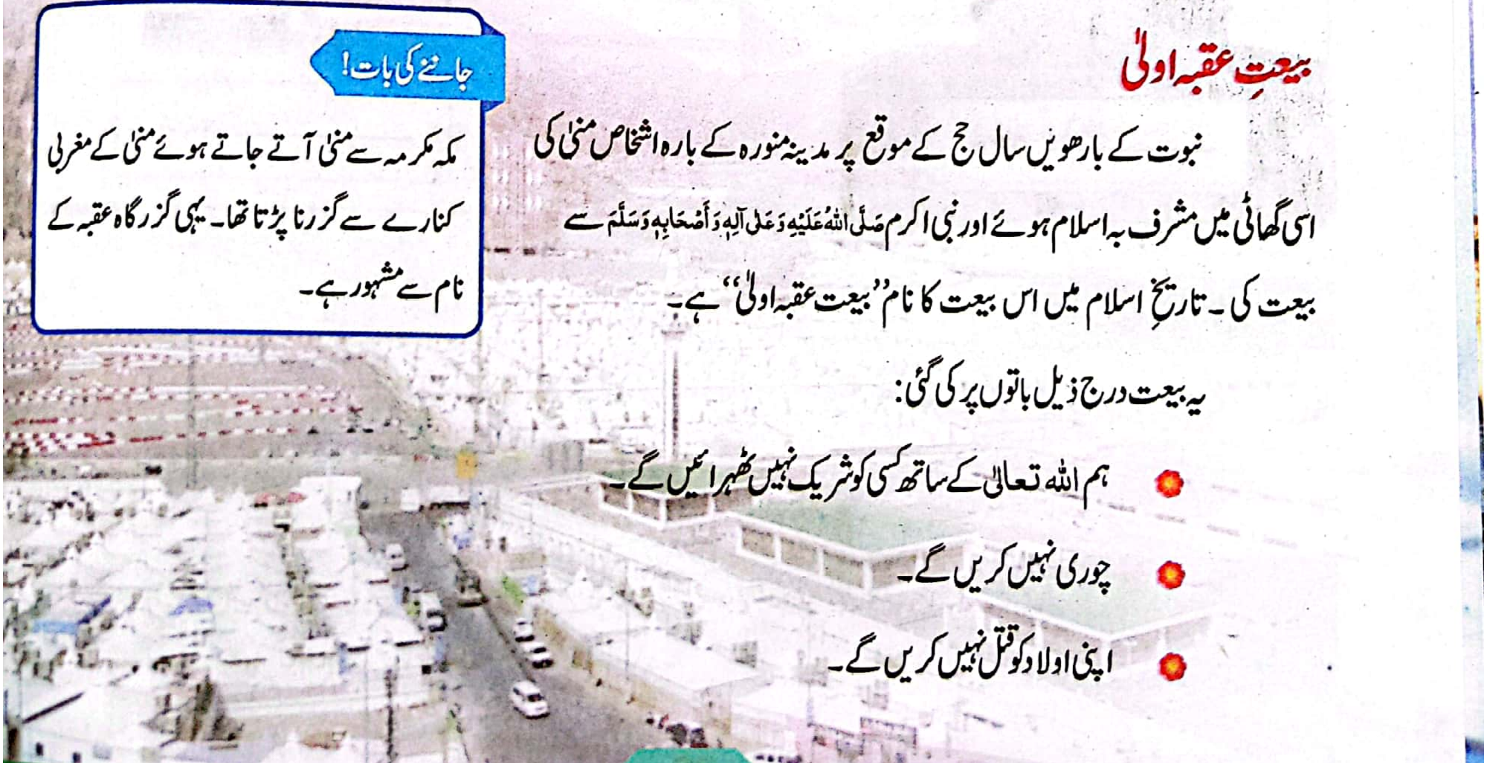

جاننے کی بات!

مکہ مکرمہ سے منیٰ آتے جاتے ہوئے منیٰ کے مغربی کنارے سے گزرنا پڑتا تھا۔ یہی گزرگاہ عقبہ کے نام سے مشہور ہے۔

بیعتِ عقبہ اولیٰ

نبوت کے بارھویں سال حج کے موقع پر مدینہ منورہ کے بارہ اشخاص منیٰ کی اسی گھاٹی میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے بیعت کی۔ تاریخِ اسلام میں اس بیعت کا نام "بیعت عقبہ اولیٰ" ہے۔

یہ بیعت درج ذیل باتوں پر کی گئی:

- ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔
- چوری نہیں کریں گے۔
- اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گے۔

- کسی پر بہتان نہیں لگائیں گے۔
- نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کریں گے۔

پھر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم میں سے جس نے اس بیعت کی پابندی کی تو اس کے لیے جنت ہے اور اگر کسی نے ان امور میں کوئی خیانت کی تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بیعت عقبہ اولیٰ ”بیعت نساء“ کے نام سے مشہور ہوئی۔

بیعت عقبہ ثانیہ میں دو عورتیں اور تہتر مرد شامل تھے۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان اشخاص کو رخصت کرتے وقت حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں ان کا قائد اور امام مقرر فرمایا۔ اس موقع پر اہلِ یثرب نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ درخواست کی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے ساتھ کوئی معلم بھیجیں جو ہمیں قرآن کی تعلیم دے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان لوگوں کے ساتھ مدینہ منورہ بھیج دیا۔ وہ مدینہ منورہ میں حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مہمان بنے۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت و تبلیغ بہت مؤثر ثابت ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کے نتیجے میں کئی با اثر اور نامور شخصیات نے اسلام قبول کر لیا۔

بیعت عقبہ ثانیہ

بیعت عقبہ اولیٰ کے ایک سال بعد حج کے موقع پر مدینہ منورہ کے تقریباً پچھتر اشخاص نے منیٰ کی اسی گھاٹی میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ انھوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مدینہ منورہ آنے کی دعوت دی۔

اس موقع پر بھی نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے وفاداری کا ثبوت دیا اور اہل یثرب سے کہا: اگر مرتے دم تک نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دے سکتے ہو تو بہتر ورنہ ابھی سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ انھوں نے یہ عہد کیا کہ ہم لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اور اسلام کی حفاظت کے لیے اپنی جان قربان کر دیں گے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ: اے اہلِ یثرب! میرا جینا مرنا تمھارے ساتھ ہوگا۔ تمھارا خون میرا خون ہے اور تم میرے ہو، میں تمھارا ہوں۔ (الرحیق المختوم)

بیعت عقبہ ثانیہ ایک عظیم کامیابی ہے۔ یہ بیعت ہجرتِ مدینہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ جس کے نتیجے میں مدینہ منورہ کی شکل میں ایک اسلامی ریاست جود میں آئی۔

یاد رکھیں!

اس موقع پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انصار کے مطالبے پر بارہ نقیب بھی مقرر فرمائے۔ یہ بڑے بڑے خاندانوں کے سردار تھے۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ نبوت کے گیارھویں سال یثرب کے افراد نے اسلام قبول کیا:

الف۔ پانچ
ب۔ چھ
ج۔ سات
د۔ آٹھ

ب۔ نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے قائد اور امام مقرر فرمائے گئے:

الف۔ حضرت براء بن معرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ب۔ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ج۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
د۔ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج۔ بیعتِ عقبہ ثانیہ کے موقع پر آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انصار کے مطالبے پر نقیب مقرر فرمائے:

الف۔ دس
ب۔ گیارہ
ج۔ بارہ
د۔ تیرہ

د۔ بیعت عقبہ ثانیہ ہوئی:

الف۔ نبوت کے گیارھویں سال
ب۔ نبوت کے بارھویں سال
ج۔ نبوت کے تیرھویں سال
د۔ نبوت کے چودھویں سال

ہ۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں مدینہ منورہ کے افراد نے اسلام قبول کیا:

الف۔ بہتّر 72
ب۔ تہتّر 73
ج۔ چوہتّر 74
د۔ پچھتّر 74

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ نبوّت کے بارھویں سال مدینہ منورہ کے بارہ اشخاص نے ______ کے مقام پر اسلام قبول کیا۔

ب۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں ______ کے مہمان بنے۔

ج۔ بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ______ بھی موجود تھے۔

د۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کے نتیجے میں کئی ______ نے اسلام قبول کیا۔

ہ۔ جس نے بیعت کے امور میں ______ کی اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ اہلِ مدینہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کے بارے میں کیسے جانتے تھے؟

ب۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نبوت کے بارھویں سال کس صحابی کو معلم بنا کر بھیجا اور کیوں؟

ج۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اہلِ مدینہ کو کن الفاظ میں تسلّی دی؟

د۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کن باتوں پر بیعت لی؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ بیعتِ عقبہ اولیٰ وثانیہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ب۔ بیعتِ عقبہ اولیٰ وثانیہ سے کیا نتائج حاصل ہوئے؟

سرگرمیاں

◇ کمرۂ جماعت میں بیعت عقبہ کی شرائط کو دہرائیں۔

◇ بیعتِ عقبہ میں شامل چھے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ناموں کا چارٹ بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔ بیعت عقبہ کی شرائط واضح کریں اور مزید واقعات سنائیں۔
- بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ میں شامل اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے نام اور ان کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔

(3) ہجرتِ مدینہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- دعوت دین میں حکمت و دانائی کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- ہجرتِ کا معنی و مفہوم سمجھ سکیں۔
- ہجرتِ مدینہ کے تناظر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کردار اور امانتوں کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- ہجرتِ مدینہ منورہ کے واقعات، اسباب اور نتائج مختصر طور پر جان سکیں۔
- ہجرتِ مدینہ منورہ کے حوالے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کردار کے متعلق جان سکیں۔

مزید جانیے!

ہجرت کا لفظی معنی ہے:

اپنا علاقہ یا وطن چھوڑ کر دوسری جگہ پر آباد ہونا۔

دینِ اسلام میں ہجرت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے وطن کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہونا ہے۔

نبوّت کے اعلان کے بعد تیرہ سال تک حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور ان کے ساتھیوں کو مکہ مکرمہ میں بہت ستایا گیا۔ جب مدینہ منورہ میں اسلام کی روشنی تیزی سے پھیلنے لگی تو اللہ تعالیٰ کے رسول نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مکہ مکرمہ کے مسلمانوں کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ کفار مکہ کے لیے یہ صورت حال پریشان کن تھی۔ کہ ان کی تمام تر مخالفت کے باوجود اسلام کی اشاعت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انھوں نے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خلاف آخری قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ قریش کے سرکردہ لوگ دَارُ النَّدْوَة میں جمع ہوئے اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خلاف مختلف تدابیر سوچنے لگے۔ ابوجہل کی تجویز پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔

رات کے وقت کافروں نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کفار مکہ کی سازش کی اطلاع حضرت جبریل علیہ السّلام کے ذریعے سے دی۔ ساتھ ہی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مدینہ منورہ ہجرت کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے رفیق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رازداری سے آگاہ کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر کی تیاری کے لیے سواری تیار کی۔

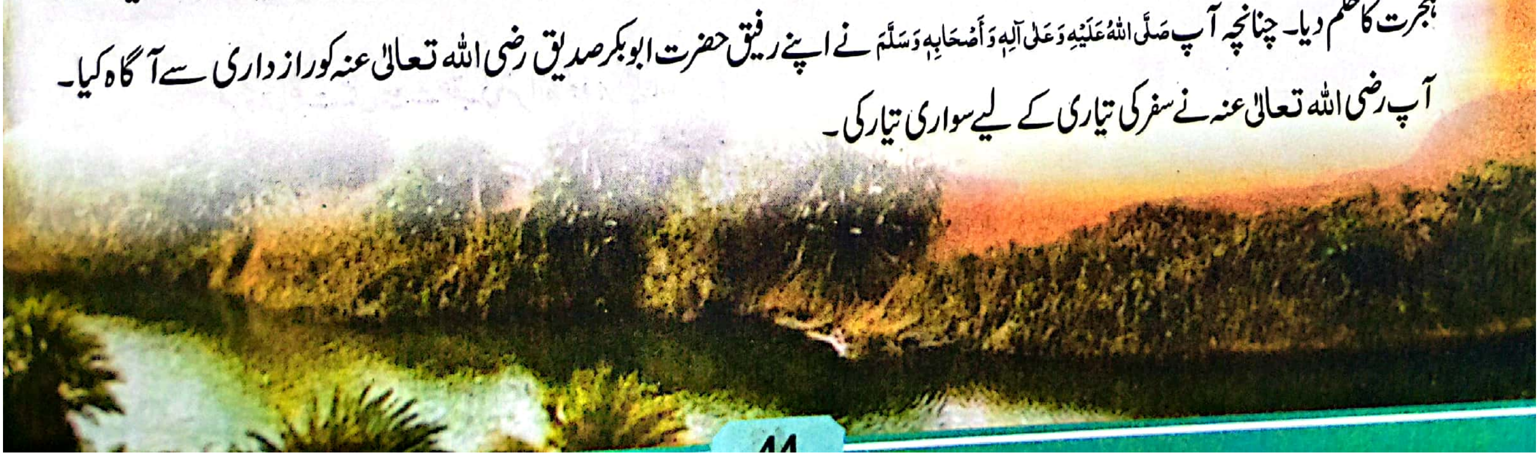

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025 کیلئے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور نا قابل فروخت ہے

جاننے کی بات!

دَارُالنَّدوَة قریش مکہ کی پارلیمنٹ تھی جہاں وہ اکٹھے ہوکر اہم معاملات پر فیصلے کرتے تھے۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس قریش کی کچھ امانتیں بھی تھیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ میرے بستر پر لیٹ جائیں اور اگلی صبح لوگوں کی امانتیں واپس کر کے مدینہ منورہ چلے آئیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سورۃ یٰسٓ کی تلاوت کرتے ہوئے گھر سے نکلے، اپنے ساتھی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر ہجرت کا سفر شروع کیا اور مکے سے نکل کر غارِ ثور میں پناہ لی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کے راستے میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ہر طرح سے خیال رکھا۔

اسی دوران میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے قریش کی تمام نقل وحرکت کی خبر پہنچاتے رہے اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھانا پہنچاتی رہیں۔ اس طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پورا گھرانہ ہجرت کے عمل میں معاون رہا۔

اگلی صبح کفارِ مکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بستر پر دیکھ کر سخت برہم ہوئے۔ انھوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاش شروع کر دی۔ ساتھ ہی اعلان بھی کر دیا کہ جو شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کے ساتھی کو گرفتار کر کے لائے گا، اسے سو اونٹ انعام میں دیے جائیں گے۔ انعام کے لالچ میں بہت سے لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ چند لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تلاش کرتے کرتے غار کے دہانے پر پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنی بے چینی کا اظہار کیا۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ غم نہ کرو، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

غارِ ثور میں تین دن قیام کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں قبا میں قیام کیا اور وہاں اسلام کی پہلی مسجد قبا تعمیر کی، جسے مسجدِ تقویٰ بھی کہا جاتا ہے۔

جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ یثرب پہنچے تو اہلِ یثرب نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا پُرجوش استقبال کیا۔ بچیوں نے خوشی کے گیت گائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی میزبانی کا شرف حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔ مسجدِ نبوی کی تعمیر فرمائی۔ مدینہ منورہ کی صورت میں مسلمانوں کو ایک مضبوط مرکز مل گیا اور یہاں سے اسلام کی تبلیغ واشاعت کا ایک نیا باب شروع ہوا۔

یاد رکھیں!

مدینہ منورہ کا پرانا نام یثرب تھا۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے یثرب تشریف لانے کے بعد یثرب کا نام مدینۃ النبی پڑ گیا۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ اعلانِ نبوّت کے بعد نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مکہ مکرمہ میں قیام کیا:

الف۔ گیارہ سال تک ب۔ بارہ سال تک ج۔ تیرہ سال تک د۔ چودہ سال تک

ب۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غارِ ثور میں قیام کیا:

الف۔ ایک دن ب۔ دو دن ج۔ تین دن د۔ چار دن

ج۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کفارِ مکہ کی سازش کی اطلاع دی:

الف۔ حضرت جبریل علیہ السّلام کے ذریعے سے ب۔ حضرت میکائیل علیہ السّلام کے ذریعے سے

ج۔ حضرت عزرائیل علیہ السّلام کے ذریعے سے د۔ حضرت اسرافیل علیہ السّلام کے ذریعے سے

د۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کس قریش کے سردار کی تجویز پر (نعوذ باللہ) قتل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا؟

الف۔ عتبہ ب۔ ابوجہل ج۔ ابولہب د۔ ولید

ہ۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسلام کی پہلی مسجد تعمیر کی:

الف۔ صفا کی پہاڑی پر ب۔ مروہ کی پہاڑی پر ج۔ قبا میں د۔ غارِ ثور میں

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ ہجرت کا لفظی معنی ________ ہے۔

ب۔ ہجرت کے وقت نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ________ کی تلاوت فرما رہے تھے۔

ج۔ دَارُالنَّدْوَۃ قریشِ مکہ کی ________ ہے۔

د۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے ______________ کی تمام نقل و حرکت کی خبر پہنچاتے رہے۔

ہ۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں ______________ کی بنیاد رکھی۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہجرتِ مدینہ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا حکم دیا؟

ب۔ ہجرتِ مدینہ کے دو اسباب بیان کریں۔

ج۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کن الفاظ میں تسلی دی؟

د۔ کفارِ مکہ نے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے کیا اعلان کیا؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ ہجرتِ مدینہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کردار کی وضاحت کریں۔

ب۔ ہجرتِ مدینہ کے نتائج تحریر کریں۔

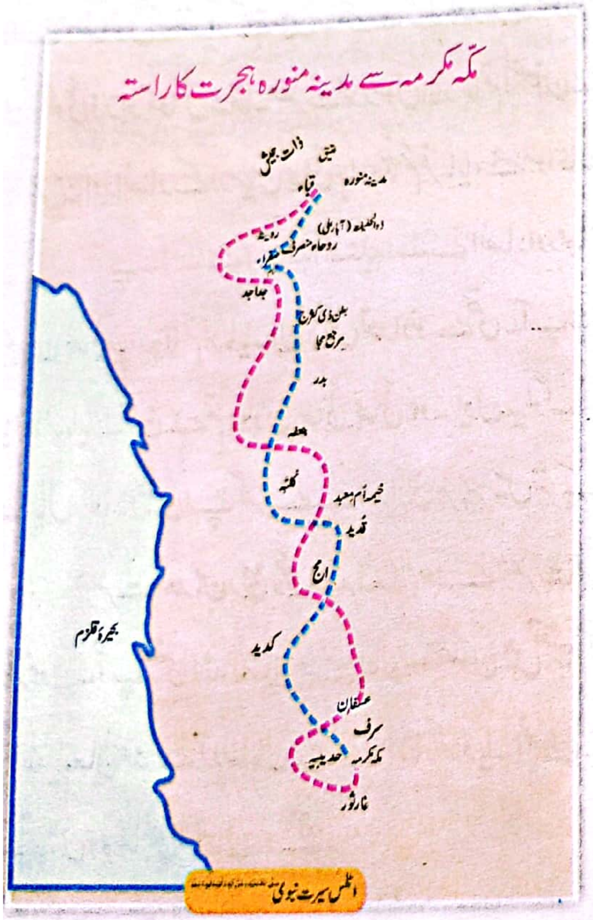
مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کا راستہ
مدینہ منورہ
قباء
ذوالحلیفہ (آبارِ علی)
رویثہ
روحاء منصرف
بدر
خیمہ اُمِ معبد
قدید
امج
کدید
عسفان
سرف
مکہ مکرمہ
حدیبیہ
غارِ ثور
بحیرۂ قلزم
اٹلس سیرت نبوی

سرگرمیاں

- سفرِ ہجرت کے نقشے میں اہم مقامات کی نشان دہی کریں۔
- نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیبہ: نزولِ وحی تا ہجرتِ مدینہ کے تمام واقعات پر مبنی ایک زبانی کوئز کا اہتمام کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو سراقہ بن مالک کے تعاقب کا واقعہ تفصیل سے بتائیں۔
- کمرۂ جماعت میں ہجرت کی اہمیت وفضیلت کے بارے میں سیر حاصل گفتگو کریں اور بتائیں کہ ہجری کلینڈر کا آغاز ہجرتِ مدینہ سے ہوا۔

(4) مواخاتِ مدینہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- مواخات مدینہ کے معنی و مفہوم سے آگاہ ہوسکیں۔
- مواخات مدینہ کے تناظر میں اخوت اور بھائی چارے کے تصور کو سمجھ سکیں۔
- مہاجرین اور انصار کے بارے میں جان سکیں اور مواخاتِ مدینہ کی ہمیشہ کے لیے اہمیت کو جان سکیں۔
- معاشرے میں مواخات اور بھائی چارے کے فوائد اور اس سے مرتب ہونے والے اثرات سے آگاہ ہوسکیں۔

نبوّت کے تیرھویں سال مسلمانوں نے کفار کے مظالم سے تنگ آ کر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی۔ جو لوگ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے، وہ مہاجرین کہلائے۔ مدینہ منورہ میں رہنے والے مسلمانوں کو انصار کہتے ہیں۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ پہنچنے والے مسلمان خالی ہاتھ تھے۔ ان کا کوئی ذریعہ مُعاش نہ تھا۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مہاجرین کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا، جسے مواخاتِ مدینہ کہتے ہیں۔

مزید جانیے!

مواخات کے معنی ہیں: بھائی چارہ

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انصار اور مہاجرین کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر جمع کیا اور ان کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ ان کی کل تعداد نوّے تھی۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک مہاجر کا ہاتھ ایک انصاری کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ آج سے تم دونوں بھائی بھائی ہو۔ یوں یہ لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد کے ساتھی قرار پائے۔ انصار نے مہاجرین کا ہر طرح سے خیال رکھا۔ انھیں اپنے گھر لے گئے اور اپنی ہر چیز میں شریک کیا۔

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرا مال دو حصوں میں تقسیم کر کے آدھا حصہ لے لیں۔ ضرورت مند ہونے کے باوجود حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آدھا مال لینے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے اپنے بھائی پر بوجھ بننے کی بجائے خود محنت مزدوری کرنے کا فیصلہ کیا جس کے نتیجے میں وہ جلد ہی خوشحال ہو گئے۔

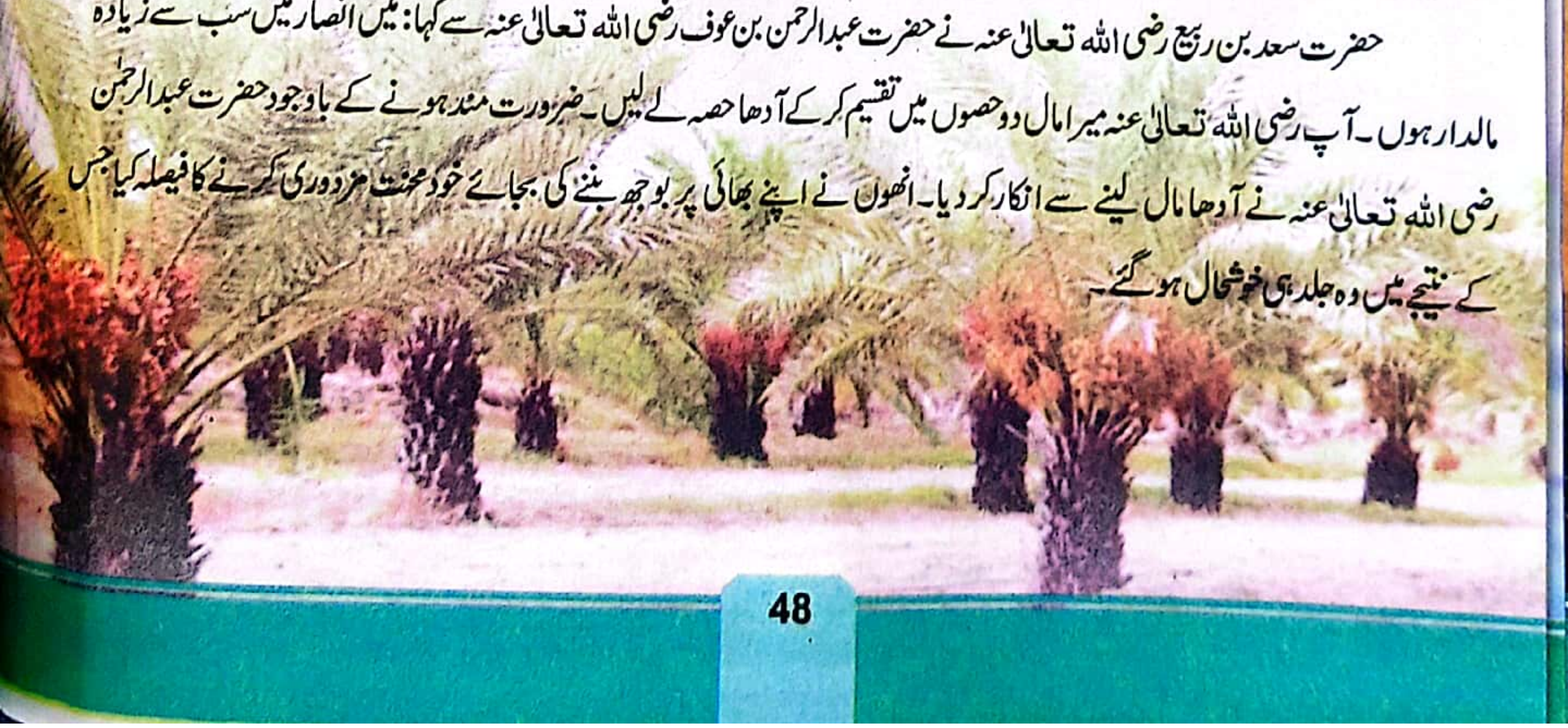

انصار مدینہ کاشت کاری کیا کرتے تھے جب کہ اکثر مہاجرین کا پیشہ تجارت تھا۔ ان دونوں گروہوں کے میل جول سے مدینہ منورہ کے معاشرے میں استحکام آیا، امن قائم ہوا اور خوش حالی آئی۔ مواخات کے نتیجے میں مسلمانوں میں محبت واُلفت کا رشتہ مزید پختہ ہوگیا۔

موخات ایک عظیم رشتہ ہے۔ یہ رشتہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی زبردست حکمت ودانائی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں مسلمانوں میں محبت واخوت کا رشتہ قائم ہوا۔ ان میں خیر خواہی اور ایثار کا جذبہ پروان چڑھا۔ معاشرے میں استحکام پیدا ہوا۔

درحقیقت، مواخات مدینہ منورہ میں امت مسلمہ کے لیے پیغام ہے کہ مسلمانوں میں اصل رشتہ کلمے کا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ اس رشتے کا احترام اور پاسداری کریں۔ اپنے مسلمان بھائیوں کے حقوق ادا کریں تاکہ مسلم معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بن سکے۔

فرمان نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

مسلمان آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں۔ جسم کا ایک عضو بیمار پڑ جائے تو سارا جسم بے چینی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(صحیح مسلم: کتاب البر والصلۃ والآداب :2586)

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ مسلمانوں نے نبوّت کے تیرھویں سال کفار کے مظالم سے تنگ آ کر مکہ مکرمہ سے ہجرت کی:

الف۔ حجاز کی طرف　**ب۔** طائف کی طرف

ج۔ مدینہ منورہ کی طرف　**د۔** حبشہ کی طرف

ب۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انصار اور مہاجرین کو مکان پر جمع کیا:

الف۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ　**ب۔** حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج۔ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ　**د۔** حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج۔ مواخات کے وقت انصار اور مہاجرین کی تعداد تھی:

الف۔ ستّر　**ب۔** اسّی

ج۔ نوّے　**د۔** سو

د۔ مہاجرین کا پیشہ تھا:

الف۔ کھیتی باڑی　**ب۔** تجارت

ج۔ باغبانی　**د۔** قالین بافی

ہ۔ مواخات مدینہ کے نتیجے میں محبت والفت کا رشتہ مضبوط ہو گیا:

الف۔ مسلمانوں کے درمیان　**ب۔** یہود اور مسلمانوں کے درمیان

ج۔ کفار اور یہود کے درمیان　**د۔** کفار اور مسلمانوں کے درمیان

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ مہاجرین اور انصار کے درمیان ______ کا رشتہ قائم ہوا۔

ب۔ مسلمانوں میں اصل رشتہ ______ کا ہے۔

ج۔ انصار و مہاجرین کے میل جول سے مدینہ منورہ کے معاشرے میں ________ آیا۔

د۔ انصار مدینہ کا پیشہ ________ تھا۔

ہ۔ مواخات کے نتیجے میں مسلمانوں میں ________ کا رشتہ مزید پختہ ہو گیا۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ مواخاتِ مدینہ سے کیا مراد ہے؟

ب۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخاتِ کا رشتہ کیوں قائم کیا؟

ج۔ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا کہا؟

د۔ اخوت کے کوئی سے دو فائدے تحریر کریں۔

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ انصار اور مہاجرین کے طرزِ عمل کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

ب۔ مواخاتِ مدینہ کی اہمیت اور اثرات بیان کریں۔

سرگرمی

- طلبہ کمرۂ جماعت میں موجودہ دور میں مواخات کی ممکنہ صورتوں پر گفتگو کریں۔

برائے اساتذۂ کرام

- سیرت کی کتب سے مہاجرین اور انصار کی اخوت اور محبت کے مزید واقعات سنائیں۔
- اخوت اور بھائی چارے کے تصور اور معاشرے پر پڑنے والے اثرات کو آسان پیرائے میں سمجھائیں۔

(5) مسجدِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- مسجد نبوی سے متعارف ہوسکیں۔
- مسجد نبوی کی تعمیر کے متعلق جان سکیں۔
- مسجد نبوی کی تعلیمی و معاشرتی اہمیت سے آگاہ ہوسکیں۔
- روضۂ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حوالے سے مسجد نبوی کی اہمیت جان سکیں۔
- مسجد نبوی کی فضیلت اور تاریخی اہمیت سے آگاہ ہوسکیں۔

مزید جانیے!

مسجد نبوی کی دیواریں کچی اینٹوں اور گارے سے بنائی گئیں۔ مسجد کے ستون کھجور کے تنوں سے بنائے گئے۔ چھت کھجور کے پتوں اور شاخوں کی تھی۔ فرش بھی کچا تھا۔ مسجد کے تین دروازے بنائے گئے۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں قیام فرمایا۔ اس کے بعد نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سب سے پہلے مدینہ منورہ میں مسجد کی تعمیر کا ارادہ فرمایا۔ جس زمین کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسجد کی تعمیر کے لیے پسند کیا، وہ دو یتیم بچوں سہل اور سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ملکیت تھی۔ ان دونوں بچوں نے اپنی زمین بغیر کسی معاوضے کے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دی۔ لیکن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زمین کی پوری قیمت ادا کی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس زمین پر جو مسجد تعمیر فرمائی، اسے مسجدِ نبوی کہتے ہیں۔

انصار و مہاجرین میں سے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مسجد کی تعمیر میں شریک ہوئے۔ خود نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے ساتھ تعمیر میں حصّہ لیا۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُمّہات المؤمنین کے لیے مسجد سے متصل چند حجرے بھی تعمیر فرمائے۔

مسجد نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی فضیلت

مسجد نبوی مقدس ترین مساجد میں سے ایک ہے۔ مسجد نبوی میں نماز پڑھنا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسجد نبوی کی فضیلت اس طرح بیان فرمائی:

> میری اس مسجد میں نماز، مسجد الحرام کے سوا، تمام مساجد میں نماز سے ایک ہزار درجہ زیادہ افضل ہے۔
> (صحیح بخاری: کتاب فضل الصلوۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ)

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا روضۂ مبارک بھی مسجد نبوی میں ہے۔ حج کے لیے جانے والے لوگ مسجد نبوی اور روضۂ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زیارت بھی کرتے ہیں۔ مسجدِ نبوی میں ایک مقام ہے، جسے ریاض الجنّۃ کہتے ہیں۔

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

> میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی زمین جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔
> (صحیح بخاری: کتاب فضل الصلوۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ)

مسجد نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمی، معاشرتی اور تاریخی اہمیت

اسلام کی پہلی درس گاہ "صُفّہ" بھی مسجد نبوی میں ہی قائم کی گئی۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسجد کے ساتھ غریب اور نادار مسلمانوں کے قیام اور تعلیم کے لیے ایک چبوترہ بنوایا، جو صُفّہ کے نام سے مشہور ہوا۔ یہاں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین ہر وقت آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں مامور رہتے اور دین کی تعلیم حاصل کرتے۔ یہ صحابہ اصحابِ صُفّہ کہلائے۔

مسجدِ نبوی اسلامی ریاست کا ایک اہم مرکز بنی۔ یہ مسلمانوں کے لیے عبادت گاہ کے ساتھ ساتھ ایک تربیت گاہ بھی تھی۔ یہاں مسلمانوں کو دینِ اسلام کی تعلیم دی جاتی۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اہم معاملات پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین سے مشاورت فرماتے۔ جہاد پر روانگی سے قبل مجاہدین یہاں جمع ہوتے اور حکمتِ عملی تیار کرتے۔ دوسرے ملکوں اور قبیلوں سے آنے والے وفود کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا جاتا۔ اور اہم معاملات پر ان سے گفتگو کی جاتی۔ اسی مرکز سے اسلام کی نشر و اشاعت کے لیے وفود اور جماعتوں کو روانہ کیا جاتا ہے۔ خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین نے مختلف ادوار میں مسجد نبوی میں توسیع کی۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کن کے مکان میں قیام فرمایا؟

الف۔ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ب۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ج۔ حضرت عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
د۔ حضرت خذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ب۔ مسجدِ نبوی میں رہتے تھے:

الف۔ اصحابِ صُفّہ
ب۔ اصحاب الیمن
ج۔ اصحابِ مکہ
د۔ اصحاب الکھف

ج۔ مسجدِ نبوی کے لیے جو جگہ منتخب کی گئی، وہ ملکیت تھی:

الف۔ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی
ب۔ حضرت سعد اور سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی
ج۔ حضرت معاذ اور معوّذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی
د۔ حضرت سہل اور سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی

د۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسجد سے متصل تعمیر فرمائے:

الف۔ شفاخانے
ب۔ چبوترے
ج۔ حجرے
د۔ مسافرخانے

ہ۔ اسلام کی پہلی درس گاہ ہے:

الف۔ مسجدِ اقصیٰ
ب۔ مسجدِ نبوی
ج۔ مسجدِ قبا
د۔ مسجدِ بلال

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ مسجدِ نبوی کی ________ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ شریک ہوئے۔

ب۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ________ کی پوری قیمت ادا کی۔

ج۔ مسجد نبوی کی تعمیر میں ________ شریک ہوئے۔

۷۔ مسجد نبوی میں نادار اور غریب مسلمانوں کے قیام اور تعلیم کے لیے ____________ تعمیر کیا گیا۔

۸۔ خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے مختلف ادوار میں مسجد نبوی کی ____________ کی۔

۳۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ مسجد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی فضیلت میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

ب۔ اصحابِ صُفّہ کون تھے؟

ج۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا روضۂ مبارک کہاں ہے؟

د۔ ریاض الجنۃ سے کیا مراد ہے؟

۴۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ مسجد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی فضیلت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ب۔ مسجد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی معاشرتی اور تاریخی اہمیت بیان کریں۔

سرگرمیاں

- مختلف ادوار میں مسجد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی توسیع کی تصاویر کی مدد سے خاکے تیار کریں اور تصویری کتابچہ مرتب کریں۔
- موجودہ دور کی مسجد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تصویر اپنی کاپی میں لگائیں۔

- طلبہ کو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مدینہ منورہ میں آمد اور مسجد نبوی کی تعمیر کے واقعات تفصیل سے بتائیں۔
- طلبہ کو سمعی و بصری معاونت کی مدد سے مختلف ادوار میں مسجد نبوی کی توسیع کے بارے میں بتائیں اور بنیادی معلومات فراہم کریں۔

(6) میثاقِ مدینہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- میثاقِ مدینہ سے متعارف ہو سکیں۔
- میثاقِ مدینہ کی نمایاں دفعات اور پس منظر سے واقف ہو سکیں۔
- میثاقِ مدینہ کی اہمیت اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے اثرات کو جان سکیں۔

مزید جانیے!

میثاق عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے لفظی معنی عہد و پیمان اور معاہدے کے ہیں۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمانوں کو امن و سکون نصیب ہوا، تو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں اسلامی معاشرے کی بنیاد رکھی۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سب سے پہلے غیر مسلموں کے ساتھ اپنے تعلقات قائم کرنے کی طرف توجہ فرمائی۔ جس کے نتیجے میں مدینے کے مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ایک تحریری معاہدہ ہوا، جسے "میثاقِ مدینہ" کہتے ہیں۔ میثاقِ مدینہ کو دنیا کا پہلا بین الاقوامی تحریری دستور (آئین) کہا جاتا ہے۔

پس منظر

جب نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے حالات یکسر بدل گئے۔ مدینے میں مہاجرین کی ایک بڑی تعداد جمع ہو گئی۔ مواخات کے رشتے نے مسلمانوں کی طاقت میں اضافہ کر دیا۔ انصار کے دو قبائل اوس و خزرج کے اکثر لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں امن کے قیام کی خاطر یہود کے تین قبائل (بنو قُریظہ، بنو نضیر اور بنو قینُقاع) کے ساتھ ایک تاریخی معاہدہ کیا۔

میثاقِ مدینہ کی اہم دفعات

- مدینہ منورہ کے تمام قبائل امن و امان سے رہیں گے اور امن کے قیام کے لیے ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔
- مدینے میں آباد مسلمان اور یہودی اپنے اپنے مذہب پر عمل پیرا ہوں گے۔
- مظلوم کی مدد کی جائے گی اور ظالم کی حمایت کسی بھی صورت میں نہیں کی جائے گی۔
- مدینہ منورہ پر حملہ کرنے والوں کا مقابلہ مسلمان اور یہودی مل کر کریں گے۔

- جنگ کی صورت میں دونوں فریق مل کر اخراجات برداشت کریں گے۔
- کسی بھی اختلاف یا جھگڑے کا حتمی فیصلہ صرف نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کریں گے اور فریقین اس فیصلے کو تسلیم کریں گے۔

جاننے کی بات!

میثاقِ مدینہ کے دو حصے تھے۔ ایک حصہ مسلمانوں کے لیے اور دوسرا یہودیوں کے لیے تھا۔

میثاقِ مدینہ کے اثرات

- مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست قائم ہوئی، جس کے سربراہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تھے۔
- مدینہ منورہ اور اس کے ارد گرد کے علاقوں پر ایک حکومت قائم ہو گئی۔
- مدینہ منورہ کے تمام گروہوں کے درمیان رواداری کی فضا قائم ہوئی۔
- مسلمانوں نے مدینہ منورہ کے یہود کی حمایت حاصل کر لی اور مدینہ منورہ کا دفاع مضبوط ہو گیا۔
- میثاقِ مدینہ کے بعد اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے نئے راستے کھل گئے۔
- مسلمان اُمتِ واحدہ اور ایک مضبوط طاقت بن گئے۔
- میثاقِ مدینہ کو انسانی تاریخ میں مذہبی رواداری کی نہایت اعلیٰ اور عظیم مثال کہا جاتا ہے کیونکہ اس معاہدے کی رُو سے دیگر اقوام کے مذہبی، معاشرتی اور سیاسی حقوق کو تسلیم کیا گیا۔ آج بھی دنیا میں پائیدار امن کے قیام کے لیے میثاقِ مدینہ مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ میثاق زبان کا لفظ ہے:

الف۔ فارسی
ب۔ عربی
ج۔ عبرانی
د۔ سریانی

ب۔ میثاق کے لفظی معنی ہیں:

الف۔ عہد و پیمان
ب۔ مذاکرات
ج۔ بحث و مباحثہ
د۔ خطبہ

ج۔ مدینہ منورہ میں یہود کے قبائل آباد تھے:

الف۔ دو
ب۔ تین
ج۔ چار
د۔ پانچ

د۔ میثاقِ مدینہ کے فریقین تھے:

الف۔ مشرکین اور مسلمان
ب۔ کفار اور یہود
ج۔ مسلمان اور یہود
د۔ مہاجرین اور انصار

ھ۔ دنیا کا پہلا بین الاقوامی تحریری دستور ہے:

الف۔ حلف الفضول
ب۔ بیعتِ رضوان
ج۔ صلح حدیبیہ
د۔ میثاقِ مدینہ

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ مواخات مدینہ کے بعد نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ________ کے ساتھ تعلقات مضبوط کیے۔

ب۔ مدینہ منورہ میں ________ کے قیام کے لیے مدینہ کے یہود کے ساتھ معاہدہ کیا گیا۔

ج۔ مدینہ منورہ میں انصار کے دو قبائل ________ آباد تھے۔

د۔ میثاق مدینہ کے بعد اسلام کی ________ کے لیے نئے راستے کھل گئے۔

ہ۔ میثاق مدینہ کے نتیجے میں ________ کی فضا قائم ہوئی۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ میثاقِ مدینہ سے کیا مراد ہے؟

ب۔ میثاقِ مدینہ کا سبب لکھیں۔

ج۔ میثاقِ مدینہ کی بنیاد پر کون سی ریاست قائم ہوئی؟

د۔ میثاقِ مدینہ میں دیگر اقوام کے کون سے حقوق کو تسلیم کیا گیا؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ میثاقِ مدینہ کی چند اہم دفعات بیان کریں۔

ب۔ میثاقِ مدینہ کے اثرات تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- موجودہ دور میں میثاقِ مدینہ کی روشنی میں اتحاد و اتفاق کی ضرورت پر مذاکرہ کروائیں۔
- میثاق مدینہ کی دفعات کا چارٹ تیار کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو میثاق مدینہ کی دفعات کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔
- طلبہ کو موجودہ دور میں اس معاہدے کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ کریں۔

(7) غزواتِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- جہاد کا حقیقی تعارف جان سکیں۔
- غزوات کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- غزوۂ بدر، اُحد اور خندق کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد و ثمرات کو جان سکیں۔
- غزوہ اور سریہ کے معنی و مفہوم اور فرق جان سکیں۔
- غزوۂ بدر، اُحد اور خندق کے پس منظر اور واقعات کے متعلق اجمالی طور پر جان سکیں۔

غزواتِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے مراد وہ جنگیں ہیں جو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زندگی میں لڑیں اور ان جنگوں کا مقصد دین کی حفاظت اور امن و امان کا قیام تھا۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور اس کے دین کی سربلندی کے لیے جو کوشش کی جائے اُسے جہاد فی سبیل اللہ کہتے ہیں۔ جہاد ایک اہم اسلامی فریضہ ہے۔

مزید جانیے!

سریہ سے مراد وہ جنگ ہے جس میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ شریک نہیں ہوئے اور جنگ کے لیے لشکر کو روانہ فرمایا۔ سریہ کے لفظی معنی فوج کی چھوٹی ٹکڑی کے ہیں۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت سے کفارِ مکہ کے ساتھ ساتھ مدینہ منورہ کے یہود اور دیگر اسلام دشمن قبائل بھی سخت پریشان تھے۔ وہ کسی طور بھی مسلمانوں کو ایک اُمت تسلیم نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اپنے اسی ناپاک ارادے کو انجام دینے کے لیے انھوں نے مسلمانوں کے خلاف کئی جنگیں لڑیں۔ جن میں تین بڑے غزوات ''بدر، اُحد اور خندق'' نمایاں ہیں۔ ان غزوات میں کافروں نے اسلام کے خلاف اپنی تمام تر کوششیں صرف کیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے غزوات کی تعداد 27 ہے۔

غزوۂ بدر

غزوۂ بدر حق و باطل کے درمیان ہونے والا پہلا معرکہ ہے۔ یہ غزوہ 17 رمضان المبارک 2 ہجری کو مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ہوا۔ کفارِ مکہ کے لشکر کی قیادت ابوجہل کر رہا تھا، جو فوجی ساز و سامان اور اسلحے سے لیس ایک ہزار کا جنگی لشکر لے کر میدان بدر کی طرف روانہ ہوا۔ اسلامی لشکر تین سو تیرہ مجاہدین پر مشتمل تھا، جو سواریوں اور اسلحے کی شدید کمی کے باوجود جذبۂ ایمانی سے سرشار تھا۔ اس غزوہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کامیابی عطا فرمائی۔ قرآن مجید میں غزوۂ بدر کے دن کو یوم الفرقان کہا گیا ہے۔ غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے فرشتے بھیج کر مسلمانوں کی مدد فرمائی۔

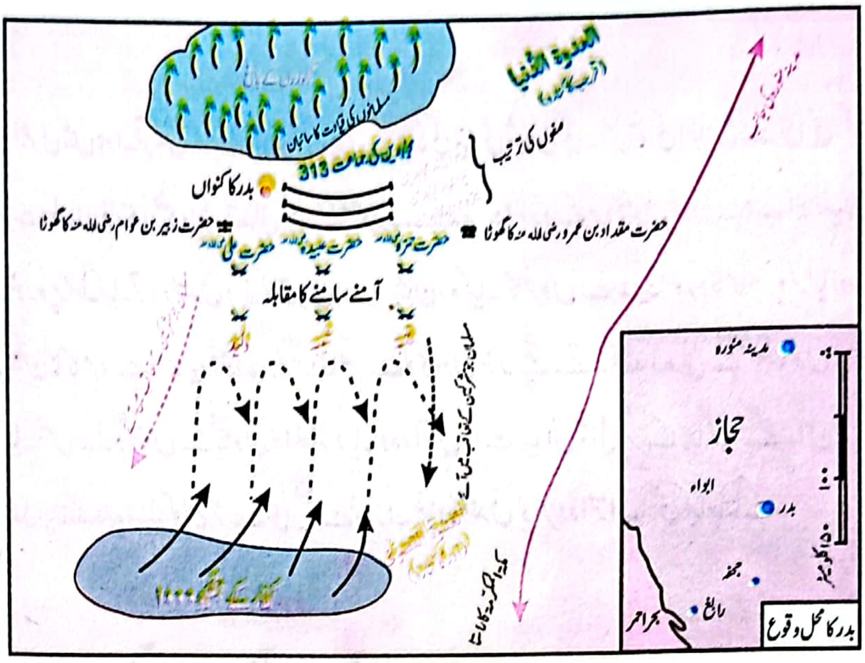
العدوة الدنیا
مجاہدین کی جماعت 313
مسلمانوں کی قیادت کا سائبان
بدر کا کنواں
صفوں کی ترتیب
حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا گھوڑا
حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ کا گھوڑا
حضرت علی
حضرت عبیدہ
حضرت حمزہ
آمنے سامنے کا مقابلہ
کفار کے خیمے 1000
مدینہ منورہ
حجاز
ابواء
بدر
جحفہ
رابغ
بحراحمر
بدر کا محل وقوع

غزوۂ بدر کے موقع پر مسلمانوں اور کفارِ مکہ کے لشکر کی صف بندی کا منظر

غزوۂ اُحد

غزوۂ اُحد 3 ہجری کو اُحد پہاڑ کے قریب ہوا۔ اس غزوے میں کافروں کا سردار ابوسفیان تھا۔ اس لشکر کی تعداد تین ہزار تھی۔ اسلامی لشکر میں سات سو مجاہدین شامل تھے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی قیادت میں اسلامی لشکر نے اُحد پہاڑ کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پچاس تیر اندازوں کے ساتھ درّے پر مقرر فرمایا اور انھیں درّہ نہ چھوڑنے کی تلقین فرمائی۔ مسلمانوں نے نہایت بہادری سے کافروں کا مقابلہ کیا۔ کفارِ مکہ بے بس ہو کر جنگ سے فرار ہونے لگے۔ یہ دیکھ کر درّے پر موجود مجاہدین مالِ غنیمت اکٹھا کرنے کے لیے درّے سے نیچے آ ئے۔ کفار نے جب درّہ خالی دیکھا تو پلٹ کر مسلمانوں پر حملہ کیا۔ اس نازک ترین وقت میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کو پھر سے یکجا کیا اور کفار پر دوبارہ حملہ کیا۔ کفارِ مکہ اس حملے کا مقابلہ نہ کر سکے اور فتح و شکست کا فیصلہ کیے بغیر میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

جاننے کی بات!

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکل وصورت میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت زیادہ مشابہ تھے۔ جب وہ شہید ہوئے تو افواہ پھیل گئی کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ شہید ہو گئے ہیں۔

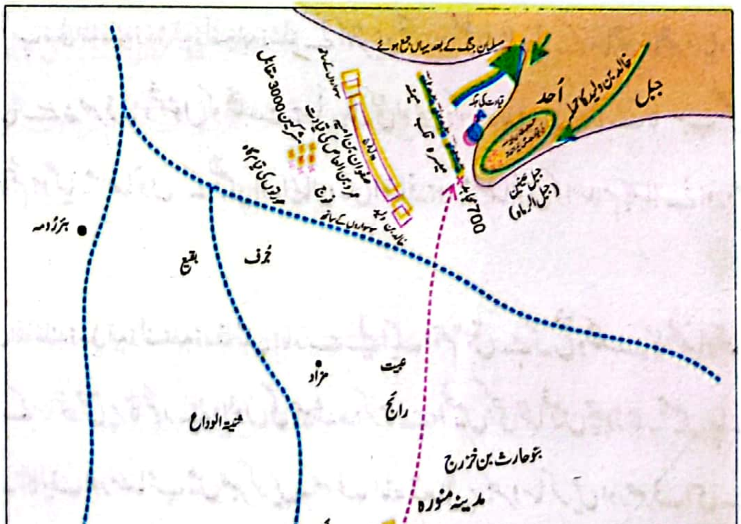
مسلمان جنگ کے بعد یہاں جمع ہوئے
جبل
اُحد
خالد بن ولید کا حملہ
جبل عینین
(جبل الرماۃ)
700
مشرکین 3000 مقاتل
بئر رومہ
بقیع
جُرف
مزاد
عیت
راتج
ثنیۃ الوداع
بنو حارث بن خزرج
مدینہ منورہ
بدائع
مسجد نبوی

غزوۂ اُحد کے موقع پر مسلمانوں اور کفارِ مکہ کے لشکر کی صف بندی کا منظر

غزوۂ خندق

غزوۂ خندق 5 ہجری میں ہوا۔ قریش مکہ نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کی تیاری شروع کی۔ اس خبر کی اطلاع ملتے ہی نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے سے مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودی۔ جب ابوسفیان نے دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مدینہ منورہ پر حملہ کیا۔ تو وہ خندق دیکھ کر حیران اور پریشان رہ گیا۔ کافروں نے مدینہ منورہ کا محاصرہ کرلیا اور خندق عبور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ مدینہ منورہ کے گرد محاصرے کو کئی دن گزر چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی غیبی مدد کی۔ ایک رات شدید طوفان آیا۔ جس نے دشمنوں کے خیموں کو اکھاڑ دیا۔ وہ راتوں رات میدان خالی کر کے بھاگ گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بغیر لڑے ہی فتح سے نوازا۔ غزوۂ خندق کو غزوۂ احزاب بھی کہا جاتا ہے۔

یاد رکھیں!

خندق کی لمبائی ساڑھے تین میل، چوڑائی پندرہ فٹ اور گہرائی اکیس فٹ تھی۔

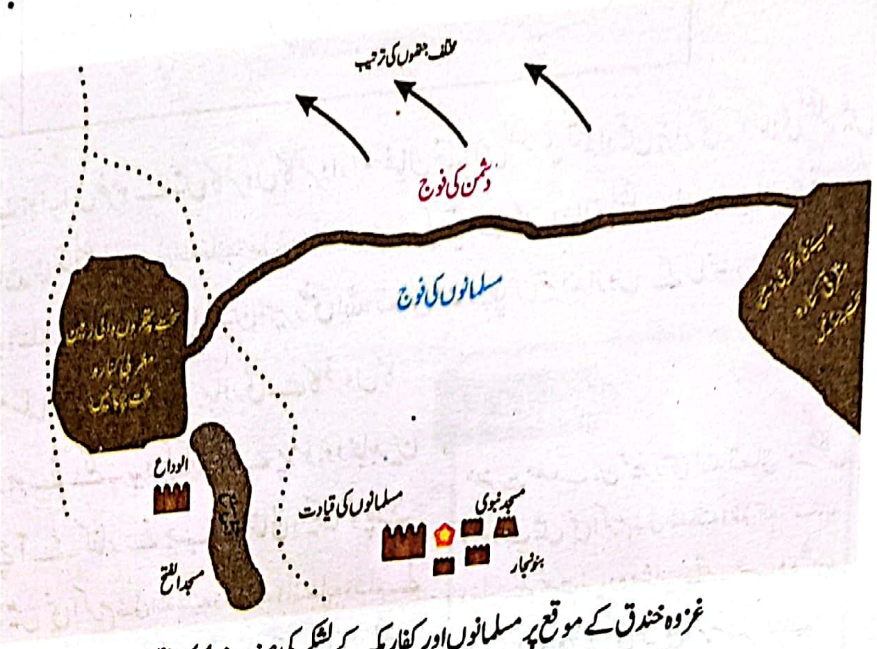

غزوہ خندق کے موقع پر مسلمانوں اور کفار مکہ کے لشکر کی صف بندی کا منظر

ان غزوات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بہترین حکمت عملی اپنانے کے ساتھ ساتھ مساوات، رحم دلی اور عفو و درگزر کی ایسی مثال پیش کی، جس سے نہ صرف دشمنوں کو شکست ہوئی بلکہ کئی لوگوں کو راہِ ہدایت پر لانے کا سبب بھی بنی۔ پورے عرب پر مسلمانوں کا رعب و دبدبہ قائم ہوگیا۔ مسلمانوں کے یقین اور ایمان میں اضافہ ہوا۔ مسلمانوں کو اسلام پھیلانے اور دعوتِ توحید کی تبلیغ کرنے کا بھرپور موقع میسر آیا۔

غزواتِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں ہمارے لیے ایک اہم سبق ہے کہ فتح و شکست کا انحصار تعداد پر نہیں، بلکہ ایمانی جذبے پر ہے۔ اللہ تعالیٰ اخلاص کے ساتھ حق پر قائم رہنے والوں کی ہمیشہ مدد کرتا ہے، انھیں کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اخلاص، استقامت اور ثابت قدمی اختیار کریں۔ تکالیف اور مصائب میں صبر کریں۔ صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسا کریں اور صرف اسی سے مدد مانگیں۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ جس جنگ میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شرکت کی ہو، اسے کہتے ہیں:

الف۔ غزوہ **ب۔** سریہ **ج۔** قتال **د۔** حرب

ب۔ خندق کی چوڑائی تھی۔

الف۔ 12فٹ **ب۔** 13فٹ **ج۔** 14فٹ **د۔** 15فٹ

ج۔ غزوۂ بدر میں اسلامی لشکر کی تعداد تھی:

الف۔ تین سو بارہ **ب۔** تین سو تیرہ
ج۔ تین سو چودہ **د۔** تین سو چودہ

د۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے درّے پر مقرر فرمایا:

الف۔ پچاس تیراندازوں کو **ب۔** ساٹھ تیراندازوں کو
ج۔ ستّر تیراندازوں کو **د۔** اسّی تیراندازوں کو

ہ۔ غزوۂ خندق میں خندق کھودنے کا مشورہ دیا:

الف۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **ب۔** حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
ج۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **د۔** حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ حق و باطل کے درمیان ہونے والا پہلا معرکہ ________ ہے۔

ب۔ غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ________ بھیج کر مسلمانوں کی مدد فرمائی۔

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025 کیلئے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور نا قابل فروخت ہے

ج۔ کافروں نے مدینہ منورہ کے گرد ________ تک محاصرہ جاری رکھا۔

د۔ اللہ تعالیٰ نے ________ میں بغیر لڑے ہی فتح سے نوازا۔

ہ۔ غزوات نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے بعد پورے عرب پر ________ کا رعب و دبدبہ قائم ہو گیا۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ جہاد کا کیا مطلب ہے؟

ب۔ غزوہ کا مفہوم بیان کریں۔

ج۔ غزوہ خندق کا دوسرا نام کیا ہے؟

د۔ غزواتِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ غزوات نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا تعارف لکھیں۔

ب۔ غزواتِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے نتائج و فوائد تحریر کریں۔

سرگرمیاں

◇ جزیرہ عرب کے نقشے کی مدد سے غزوات کا زمانی جدول چارٹ پر بنائیں اور کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

◇ کمرۂ جماعت میں غزوات نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے بارے میں ایک ذہنی آزمائش کے مقابلے میں حصہ لیں۔

- طلبہ کو نقشہ جات کی مدد سے غزوات کے اہم مقامات کی نشان دہی کرتے ہوئے، جنگ کا نقشہ سمجھائیں نیز مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مشہور جگہوں کی شناخت کروائیں۔
- طلبہ کو اطاعتِ امیر کی اہمیت اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد سے آگاہ کریں نیز مشاورت کی اہمیت اور آداب سے آگاہ کریں۔

باب چہارم

اخلاق و آداب

(1) رواداری

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- رواداری کے معنی ومفہوم سے آگاہ ہوسکیں۔
- سماجی ہم آہنگی میں رواداری کی اہمیت سے واقف ہوسکیں۔
- اسلامی تعلیمات اور اسوۂ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی روشنی میں گروہی، مذہبی، مسلکی، علاقائی اور لسانی عدم برداشت سے اجتناب کرسکیں۔
- رواداری کے معاشرتی فوائد واثرات جان سکیں۔

رواداری کے معنی ہیں: برداشت کرنا اور دوسروں کا لحاظ کرنا۔

دینِ اسلام میں دوسروں کے مذہبی عقائد، جذبات اور رسم ورواج کا لحاظ رکھنا اور اُن کو برداشت کرنا رواداری کہلاتا ہے۔

دنیا میں مختلف عقیدے کے لوگ ہیں۔ ہمارا پیارا دین یہ سکھاتا ہے کہ دوسرے کو اپنے عقیدے پر قائم رہنے کا حق دیا جائے۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ رواداری سے پیش آیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (سورۃ البقرۃ، آیت: 256)

ترجمہ: دین (اسلام) میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔

فرمانِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

جس نے کسی غیر مسلم شہری کو ناحق ہلاک کیا، وہ جنّت کی خوش بو بھی نہ سونگھ سکے گا۔ (ابن ماجہ: کتاب الدیات)

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سیرت میں رواداری کے بے شمار واقعات ملتے ہیں۔ نجران سے عیسائیوں کا ایک وفد آیا، ان سب کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا گیا اور اِن کا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے انھیں اسلام کی دعوت پیش کی، لیکن انھوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور جب ان کی عبادت کا وقت آیا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے انھیں مسجد نبوی کے ایک گوشے میں اپنے طریقے سے عبادت کرنے کی اجازت دے دی۔ یہ رواداری کی بہت بڑی مثال ہے۔

اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا درس دیا۔ عہدِ خلافت راشدہ میں بھی غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا احترام برقرار رکھا گیا۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے کبھی بھی مذہب کے معاملے میں جبر کا رویہ اختیار نہیں کیا۔

ارشادِ ربانی ہے:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ
(سورۃ الانعام، آیت: 108)

ترجمہ: اور جن کو یہ مشرک خدا کے سوا پکارتے ہیں ان کو برا نہ کہنا کہ یہ بھی کہیں خدا کو بے ادبی سے نا سمجھی میں برا (نہ) کہہ بیٹھیں۔

کسی کو خوش کرنے کے لیے عقیدہ یا نظریہ بدلنا رواداری نہیں کہلاتا۔ رواداری کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ غیر مسلموں کو خوش کرنے کے لیے ہم دین اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا چھوڑ دیں۔ بلاشبہ اسلام غیر مسلموں کو بہت سے حقوق دیتا ہے۔

ہمارے ملک میں مختلف عقائد اور مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔ اس لیے ہمیں ایک دوسرے کے مذہبی عقائد اور معاشرتی رسم ورواج کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ کسی کو اس کے مذہب، علاقے، رنگ یا نسل کی وجہ سے تنگ نہ کیا جائے۔ ہر انسان کے بنیادی اور فطری حقوق برابری کی بنیاد پر ادا کیے جائیں۔ ایسا معاشرہ ہی سماجی ہم آہنگی اور رواداری کی جیتی جاگتی مثال بن سکتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں نے تقریباً ایک ہزار سال تک شان دار حکومت کی۔ اس پورے دور میں انھوں نے غیر مسلموں کے ساتھ رواداری کا برتاؤ کیا۔

رواداری کے فوائد

- جس معاشرے میں رواداری ہو، اس معاشرے میں ہر طرف امن ہوتا ہے۔
- ایک دوسرے کی رائے اور جذبات کے احترام کا سبق ملتا ہے۔
- رواداری انسان میں صبر وتحمل اور عفوودرگزر جیسی اعلیٰ صفات پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے۔

ہمیں چاہیے کہ بحیثیت مسلمان نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے معاشرے میں رواداری کی فضا قائم کریں۔

مشق

1. درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ رواداری کے معنی ہیں:

الف۔ پیروی کرنا　　**ب۔** برداشت کرنا

ج۔ معاف کرنا　　**د۔** حق ادا کرنا

ب۔ دوسروں کے مذہبی عقائد، جذبات اور رسم و رواج کا لحاظ رکھنا کہلاتا ہے:

الف۔ صبر اور تحمل　　**ب۔** رواداری

ج۔ قناعت پسندی　　**د۔** رحم دلی

ج۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں عیسائیوں کا ایک وفد آیا:

الف۔ طائف سے　　**ب۔** یمن سے

ج۔ نجران سے　　**د۔** ثقیف سے

د۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نجران کے عیسائیوں کے وفد کو ٹھہرایا:

الف۔ مسجد نبوی میں　　**ب۔** صحن کعبہ میں

ج۔ مسجدِ قباء میں　　**د۔** بیت المقدس میں

ہ۔ برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں نے کتنے سال حکومت کی؟

الف۔ پانچ سو　　**ب۔** ایک ہزار

ج۔ پندرہ سو　　**د۔** دو ہزار

2. خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ دین میں کوئی ______ نہیں۔

ب۔ اسلام غیر مسلموں کو بہت سے ______ دیتا ہے۔

ج۔ ہمارے ملک میں مختلف عقائد اور ______ کے لوگ رہتے ہیں۔

و۔ دوسروں کے ________ اور معاشرتی رسم و رواج کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

و۔ رواداری سے معاشرے میں ________ ہوتا ہے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ رواداری سے کیا مراد ہے؟

ب۔ رواداری کے کوئی سے دو فائدے تحریر کریں۔

ج۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نجران کے عیسائی وفد سے کیسا سلوک فرمایا؟

د۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا درس کیسے دیا؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں رواداری کی اہمیت تحریر کریں۔

ب۔ پاکستانی معاشرے میں امن و ترقی قائم کرنے کے لیے رواداری کا کردار بیان کریں۔

سرگرمیاں

- رواداری اور برداشت کے عنوان پر ایک تقریر یا خاکہ تیار کریں اور اسمبلی میں پیش کریں۔
- ہم اپنے اسکول، محلے یا گلی میں رواداری پر کیسے عمل کر سکتے ہیں؟ اپنی کاپی میں چند نکات تحریر کریں۔

- طلبہ کو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگی سے رواداری کے واقعات سنائیں۔
- سماجی ہم آہنگی میں رواداری کی اہمیت اور اس کے معاشرے پر مرتب ہونے والے اثرات سے آگاہ کریں۔

(2) عفوودرگزر اور رحم دلی

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- عفوودرگزر اور رحم دلی کے معانی ومفاہیم جان سکیں۔
- عفوودرگزر اور رحم دلی کی اہمیت جان سکیں۔
- سیرت نبوی کی روشنی میں عفوودرگزر اور رحم دلی کے واقعات جان سکیں۔
- عفوودرگزر اور رحم دلی کے معاشرتی فوائد جانتے ہوئے روزمرہ زندگی میں ان صفات کو اپنا سکیں۔

عفوودرگزر سے مراد کسی کی غلطی اور کوتاہی کو معاف کر دینا اور اس سے بدلہ نہ لینا ہے۔

رحم دلی کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ نرمی اور شفقت سے پیش آنا۔ عفوودرگزر اور رحم دلی دونوں اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے بھی ان صفات کو اپنائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: اور (لوگوں) کو چاہیے کہ (ایک دوسرے کو) معاف کر دیں اور درگزر کیا کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں بخش دے، اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

(سورۃ النور، آیت: 22)

اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو بے حد پسند کرتا ہے جو اپنے غصے پر قابو رکھتے ہیں اور دوسروں کو معاف کر دیتے ہیں۔

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت بڑھاتا ہے۔

(صحیح مسلم: کتاب البر والصلۃ والآداب)

پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ خود بھی سراپا رحمت تھے اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اہلِ ایمان کو ایک دوسرے پر رحم کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا خاص لقب رحمۃ للعالمین ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

تم اہلِ زمین پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الادب)

یاد رکھیں!

پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے کبھی کسی سے اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا۔

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مبارکہ عفو و درگزر اور رحم دلی کی سب سے بہترین مثال ہے۔ ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دیکھا کہ ایک غلام آٹا پیس رہا ہے اور ساتھ ہی درد سے کراہ رہا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس کے قریب گئے تو معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے۔ لیکن اس کا آقا اس کو چھٹی نہیں دیتا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کو آرام سے لٹا دیا اور سارا آٹا خود پیس دیا۔ پھر فرمایا: ”جب تمھیں آٹا پیسنا ہو مجھے بلا لیا کرو۔“

غزوۂ اُحد میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ احد میں بہادری سے لڑ رہے تھے۔ ایک غلام وحشی نے پیچھے سے چھپ کر حملہ کیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا۔ یہی غلام وحشی جب معافی کے لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے معاف فرما دیا۔ وہ بہت متاثر ہوا اور مسلمان ہو گیا۔ مشرکین مکہ کے مظالم کی وجہ سے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا شہر مکہ مکرمہ چھوڑنا پڑا۔ فتح مکہ کے بعد مشرکین خوف سے لرز رہے تھے کہ جانے ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے۔ اس کے باوجود نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان کیا۔

فرمانِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

جو شخص نرم عادت سے محروم رہا، وہ بھلائی سے محروم رہا۔ (صحیح مسلم: کتاب البر والصلۃ)

جس طرح ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دوسروں کی غلطیوں کو معاف فرماتے تھے، ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے ساتھیوں کی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا کریں، غصے پر قابو پانا سیکھیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحم دلی کا رویہ اپنائیں۔ لڑائی جھگڑے سے گریز کریں۔ بڑوں کے ساتھ شفقت اور چھوٹوں سے محبت کا رویہ اپنائیں۔

عفو و درگزر اور رحم دلی کے فوائد

عفو و درگزر اور رحم دلی کا رویہ اپنانے سے:

- آپس میں محبت بڑھتی ہے اور دل صاف رہتے ہیں۔
- ایک دوسرے کے لیے عزت اور احترام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- معاشرے میں امن کی فضا قائم ہوتی ہے۔
- دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے:

الف۔ غزوۂ بدر میں　　ب۔ غزوۂ احد میں
ج۔ غزوۂ خندق میں　　د۔ غزوۂ خیبر میں

ب۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کس موقع پر عام معافی کا اعلان کیا؟

الف۔ میثاق مدینہ　　ب۔ صلح حدیبیہ
ج۔ فتح مکہ　　د۔ حلف الفضول

ج۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا خاص لقب ہے:

الف۔ رحمۃ للعالمین　　ب۔ ذبیح اللہ
ج۔ روح اللہ　　د۔ کلیم اللہ

د۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غلام نے شہید کیا:

الف۔ عتبہ نے　　ب۔ ولید نے
ج۔ وحشی نے　　د۔ شیبہ نے

ہ۔ جس شخص میں نرمی نہیں، وہ محروم رہتا ہے:

الف۔ بھلائی سے　　ب۔ مال و دولت سے
ج۔ رُتبے سے　　د۔ شہرت سے

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ درگزر کا مطلب ________ ہے۔

ب۔ مشرکین مکہ کی وجہ سے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا شہر ________ چھوڑنا پڑا۔

ج۔ عفو و درگزر اور رحم دلی دونوں اللہ تعالیٰ کی ________ میں سے ہیں۔

د۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو بے حد پسند کرتا ہے جو اپنے ________ پر قابو رکھتے ہیں۔

ہ۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دوسروں کی غلطیوں کو ________ کر دیتے تھے۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ عفو و درگزر سے کیا مراد ہے؟

ب۔ رحم دلی کا مطلب کیا ہے؟

ج۔ رحم دلی کے متعلق ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

د۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دشمنوں سے کیسا طرزِ عمل اختیار کیا؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن و سنّت کی روشنی میں عفو و درگزر اور رحم دلی کی اہمیت واضح کریں۔

ب۔ عملی زندگی میں عفو و درگزر اور رحم دلی اپنانے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

سرگرمیاں

- اگر آپ سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے، تو کیا آپ اپنے دوست یا بہن بھائی سے معذرت کرتے ہیں؟ اس سے متعلق ایک خاکہ مرتب کریں۔
- کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ دوسرے لوگ آپ کی غلطی کو معاف کر دیں اور کیوں؟

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو قرآن و حدیث اور اسوۂ حسنہ کی روشنی میں عفو و درگزر اور رحم دلی کی اہمیت بتائیں۔
- طلبہ کو عفو و درگزر اور رحم دلی عملی زندگی میں اپنانے کی ترغیب دیں اور سیرت طیبہ سے مزید واقعات سنائیں۔

(3) کفایت شعاری

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- کفایت شعاری کا مفہوم جان سکیں۔ کفایت شعاری اور بخل میں فرق کر سکیں۔ کفایت شعاری کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- اسراف کے نقصانات اور کفایت شعاری کے ذاتی و معاشرتی فوائد و ثمرات سے آگاہ ہو سکیں۔
- سیرتِ نبوی کی روشنی میں کفایت شعاری کے واقعات جان سکیں۔
- دنیا اور آخرت میں کامیابی کے لیے کفایت شعاری کی اہمیت سے روشناس ہو سکیں اور اپنی زندگیوں میں کفایت شعاری کا رویہ اپنا سکیں۔

کفایت شعاری سے مراد اپنے مال و دولت کو ضروریات کے مطابق خرچ کرنا، اعتدال، توازن اور میانہ روی کا راستہ اختیار کرنا اور غیر ضروری اخراجات سے پرہیز کرنا ہے۔ اسلام نے خرچ کرنے کے حوالے سے کچھ حدود و قیود مقرر کی ہیں۔ ان کے اندر رہتے ہوئے خرچ کرنا سمجھ داری ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

> کھاؤ پیو اور حد سے مت نکلو۔ بے شک اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
> (سورۃ الاعراف، آیت:31)

دینِ اسلام کی تعلیم کے مطابق ہم جتنی بھی دولت کے مالک ہوں، اپنی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا غلط ہے۔ ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا **اسراف** کہلاتا ہے۔ ہمیں خرچ کرتے ہوئے کفایت شعاری سے بھی کام لینا چاہیے اور اسراف سے بھی بچنا چاہیے۔ قرآن مجید میں ہے:

> فضول خرچی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔
> (سورۃ بنی اسرائیل، آیت:27)

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بھی فضول خرچی سے منع فرمایا ہے:

> کھاؤ پیو، پہنو اور صدقہ کرو، اس میں فضول خرچی ہو نہ تکبر۔
> (سنن ابنِ ماجہ: کتاب اللباس)

پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تمام کاموں میں میانہ روی سے کام لیتے تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

> جس نے خرچ کرنے میں اعتدال سے کام لیا، وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ (مسند احمد:4269)

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو وضو میں بھی زیادہ پانی استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ اسی طرح ایک مرتبہ حج کے موقع پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جو چادر اوڑھ رکھی تھی اس کی قیمت چار درہم سے زیادہ نہ تھی جو نہایت معمولی قیمت تھی۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سادہ غذا اور سادہ لباس استعمال کرتے تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ساری زندگی کفایت شعاری اور سادگی کا بہترین نمونہ ہے۔

اپنی جائز ضروریات کو کم سے کم خرچ میں پورا کرنا اور فضول خرچی نہ کرنا ہی دراصل کفایت شعاری ہے۔ جس طرح ہمارے دین نے ہمیں بے جا خرچ کرنے سے منع کیا ہے، خرچ کرنے کے موقع پر خرچ نہ کرنا بُرا عمل ہے اور یہ بخل ہے۔ ہمیں بخل سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے۔

فرد کی زندگی کی بات ہو، ایک خاندان یا معاشرے کی، کفایت شعاری ہر جگہ بہت اہمیت کی حامل ہے۔ کفایت شعاری نہ کرنے کی وجہ سے نہ صرف خاندان کی زندگی متاثر ہوتی ہے بلکہ معاشرے پر بھی اس کا بُرا اثر پڑتا ہے اگر ہم بچت کی عادت نہیں ڈالیں گے، تو مشکل حالات میں ہمیں شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

یاد رکھیں!

انسان کی عزت اور وقار، عمدہ اور مہنگا لباس پہننے کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس کے عمدہ اخلاق و کردار کی وجہ سے ہے۔

اسراف کے نقصانات

- فضول خرچی انسان کو دوسروں کا محتاج بناتی ہے۔
- فضول خرچ شخص اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے ناجائز طریقے اختیار کرتا ہے۔
- فضول خرچی انسان کو حرام کمائی پر اُکساتی ہے۔

کفایت شعاری اپنانے کے فوائد

- کفایت شعاری زندگی کو آسان بناتی ہے۔
- کفایت شعاری کرنے والا کبھی تنگ دست نہیں ہوتا۔
- کفایت شعاری اختیار کرنے سے دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔
- ضرورت کے وقت اسے دوسروں کی مدد کرنا آسان ہوتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم خرچ کرنے میں ہمیشہ کفایت شعاری اختیار کریں یعنی نہ تو فضول خرچی کریں اور نہ ہی کنجوسی سے کام لیں۔ اپنی ضروریات کو اپنی حدود میں رہتے ہوئے پورا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکیں اور دنیا اور آخرت میں کامیاب زندگی گزار سکیں۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ غیر ضروری اخراجات سے پرہیز کرنا کہلاتا ہے:

الف۔ دیانت داری　　ب۔ امانت داری

ج۔ وفاشعاری　　د۔ کفایت شعاری

ب۔ میانہ روی اختیار کرنے والا شخص کبھی نہیں ہوتا:

الف۔ خوشحال　　ب۔ تنگ دست

ج۔ مطمئن　　د۔ رئیس

ج۔ فضول خرچی انسان کو اُکساتی ہے:

الف۔ خود احتسابی پر　　ب۔ ہٹ دھرمی پر

ج۔ حرام کمائی پر　　د۔ غلامی پر

د۔ ضرورت کے موقع پر خرچ نہ کرنا کہلاتا ہے۔

الف۔ کفایت شعاری　　ب۔ بخل

ج۔ اعتدال پسندی　　د۔ سخاوت

ہ۔ قرآن مجید میں فضول خرچ کو بھائی قرار دیا ہے:

الف۔ شیطان کا　　ب۔ کافر کا

ج۔ منافق کا　　د۔ فاسق کا

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ____________ لباس استعمال کرتے تھے۔

ب۔ انسان کی عزت اور وقار اس کے عمدہ ______________ کی وجہ سے ہے۔

ج۔ اسلام نے خرچ کرنے کے حوالے سے کچھ ______________ مقرر کی ہیں۔

د۔ فضول خرچی انسان کو دوسروں کا ______________ بناتی ہے۔

ہ۔ کفایت شعاری انسان کی زندگی کو ______________ بناتی ہے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ کفایت شعاری سے کیا مراد ہے؟

ب۔ اسراف کیا ہے؟

ج۔ بخل کسے کہتے ہیں؟

د۔ فضول خرچی کے بارے میں قرآن مجید میں کیا حکم آیا ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن و سنّت کی روشنی میں کفایت شعاری کی اہمیت بتائیں۔

ب۔ اسراف کے نقصانات اور دو صورتیں بتائیں۔

سرگرمیاں

- بچت کا شعور اُجاگر کرنے کے لیے طلبہ اپنی جیب خرچ کے استعمال کا ایک گوشوارہ بنائیں۔
- ان کاموں کی فہرست بنائیں جہاں جہاں آپ کفایت شعاری سے کام لے سکتے ہیں۔

- طلبہ کو کفایت شعاری کے فوائد و ثمرات آسان اور سادہ پیرائے میں مثالیں دے کر سمجھائیں۔ نیز انھیں عملی زندگی میں کفایت شعاری اپنانے کی ترغیب دلائیں۔
- طلبہ کو سیرت کی مستند کتاب سے کفایت شعاری کے متعلق اسوۂ حسنہ اور اسوۂ صحابہ سے مثالیں بیان کریں۔

باب پنجم

حسنِ معاملات و معاشرت

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال
2025 کیلئے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور ناقابل فروخت ہے

(1) ایفائے عہد

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- ایفائے عہد کا معنی ومفہوم جان سکیں۔
- ایفائے عہد کی اہمیت وفضیلت سمجھ سکیں۔
- نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ اور سیرتِ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ایفائے عہد کی مثالیں جان سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں ایفائے عہد کی صفت کو اپنا سکیں۔
- ایفائے عہد کے معاشرتی فوائد اور عہد شکنی کے نقصانات جان سکیں۔

ایفائے عہد دو لفظوں سے مل کر بنا ہے۔ ایفاء کے معنی پورا کرنا اور عہد کے معنی وعدہ کے ہیں۔ وعدہ پورا کرنے کو ایفائے عہد کہتے ہیں۔

اسلام میں وعدے کا مفہوم بے حد وسیع ہے۔ ایک مسلمان جب کلمہ طیبہ کا اقرار کرتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ عہد کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روشنی میں سنّت نبوی کی پیروی میں گزارے گا۔ قرآن مجید میں وعدے کی پابندی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فرمانِ الٰہی!

اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے؟

(سورۃ التوبۃ، آیت: 111)

وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ ۚ اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡـُٔوۡلًا (سورۃ بنی اسرائیل، آیت: 34)

ترجمہ: اور وعدے پورے کیا کرو۔ بے شک وعدے کے بارے میں (قیامت) کے دن پوچھا جائے گا۔

عہد پورا کرنا ایمان والوں کی اہم صفت ہے۔ اور وعدہ خلافی کو منافق کی نشانی قرار دیا گیا ہے۔ جو شخص اپنے وعدوں کا خیال نہیں رکھتا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق وہ دین سے محروم ہو جاتا ہے۔

اور جو شخص وعدے کی پابندی نہیں کرتا، اس کا کوئی دین نہیں۔ (مسند احمد: 5140)

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر حال میں وعدے کی پابندی کرتے تھے۔ صلح حدیبیہ میں کافروں کے ساتھ جو معاہدہ ہوا تھا۔ اُس کی ایک شرط یہ تھی کہ صلح کے بعد جو شخص مکہ مکرمہ سے مسلمان ہو کر مدینہ منورہ پہنچے گا، اُسے واپس کر دیا جائے گا۔ یہ معاہدہ ابھی لکھا جا رہا تھا کہ مکہ مکرمہ سے حضرت ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے زخمی حالت میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس

آ گئے۔ مسلمان ان کو اس حال میں دیکھ کر بے چین ہو گئے لیکن نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے معاہدے کی وجہ سے انھیں واپس کفار کے حوالے کر دیا۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو بھی تاکید فرماتے کہ اپنا وعدہ ہر حال میں پورا کریں۔ غزوۂ بدر کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد کم ہونے کی بنا پر مجاہدین کی سخت ضرورت تھی۔ لڑائی سے پہلے دو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھما، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ! ہم مکّہ مکرمہ سے واپس آ رہے تھے کہ راستے میں کافروں نے ہمیں پکڑ لیا اور پھر اس شرط پر رہا کیا کہ ہم لڑائی میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ نہیں دیں گے، لیکن یہ مجبوری کا عہد تھا۔ ہم کافروں کے خلاف ضرور لڑیں گے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں جنگ میں حصہ لینے سے روک دیا اور عہد کی پاس داری کا حکم دیا۔

وعدہ خلافی بے حد ناپسندیدہ عمل ہے۔ جو شخص وعدہ پورا نہیں کرتا، لوگ اسے جھوٹا سمجھتے ہیں۔ وعدہ خلافی اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور دنیا میں ذلت ورسوائی کا سبب بنتی ہے۔

وعدے کی مختلف صورتیں ہیں۔ جن میں مقررہ وقت اور مقام پر پہنچنا، کسی خاص وقت پر کام کرنا اور مخصوص مدت میں رقم کی ادائیگی وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ہماری ذمہ داریاں بھی ایک وعدہ ہیں۔ ڈاکٹر، انجینئر، پولیس، فوجی، صحافی، سیاست دان، علماء، آفیسر، استاد، جج اور حکمران جب کوئی ذمہ داری لے لیتے ہیں تو گویا اپنی قوم سے وعدہ کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم اپنے فرائض نہایت دیانت داری سے ادا کریں گے۔

ایفائے عہد کے فوائد

- وعدہ پورا کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔
- ایفائے عہد کرنے والے کے لیے آخرت میں بڑے اجر کا وعدہ ہے۔
- وعدہ پورا کرنے سے آپس میں یقین اور اعتماد بڑھتا ہے۔
- معاشرے میں عزت بڑھتی ہے۔
- وعدہ پورا کرنا زندگی میں کامیابی کی ضمانت ہے۔

فرمان نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اُس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو اُس میں خیانت کرتا ہے۔ (صحیح بخاری: کتاب الوصایا)

بحیثیت طالب علم ہمارا فرض ہے کہ ہم ہمیشہ وعدے کی پابندی کریں۔ دل لگا کر پڑھیں۔ وقت کا صحیح استعمال کریں۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ ایفاء کے معنی ہیں:

الف۔ بدل دینا ب۔ پورا کرنا
ج۔ نیت کرنا د۔ ارادہ کرنا

ب۔ عہد کے معنی ہیں:

الف۔ صبر ب۔ درگزر
ج۔ تحمل د۔ وعدہ

ج۔ حدیث کے مطابق منافق کی ایک نشانی ہے:

الف۔ وعدہ خلافی ب۔ چغل خوری
ج۔ فضول خرچی د۔ فضول گوئی

د۔ حضرت ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس معاہدے کی وجہ سے مکّہ مکرمہ واپس بھیج دیا گیا؟

الف۔ حلف الفضول ب۔ مقاطعۂ شعبِ ابی طالب
ج۔ صلح حدیبیہ د۔ میثاقِ مدینہ

ہ۔ ایفائے عہد سے آپس میں بڑھتا ہے:

الف۔ اختلاف ب۔ اعتماد
ج۔ نفاق د۔ بغض

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ وعدے کے بارے میں ____________ کے دن پوچھا جائے گا۔

ب۔ ہماری ذمہ داریاں بھی ایک ____________ ہیں۔

ج۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر حال میں ________ کی پابندی کرتے تھے۔

د۔ وعدہ خلافی بے حد ________ عمل ہے۔

ہ۔ وعدہ خلافی دنیا میں ________ کا سبب بنتی ہے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ ایفائے عہد سے کیا مراد ہے؟

ب۔ ایفائے عہد کے متعلق ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔ وعدے کی پابندی کے متعلق نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک فرمان تحریر کریں۔

د۔ عہد شکنی کا کیا نقصان ہوتا ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے ایفائے عہد کا ایک واقعہ تحریر کریں۔

ج۔ ایفائے عہد کی عملی زندگی میں اہمیت بیان کریں۔

سرگرمیاں

- جماعت میں اپنے ساتھیوں کو وعدہ پورا کرنے کے ذاتی تجربات کے بارے میں بتائیں۔
- ایفائے عہد کی مختلف صورتوں کے بارے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کریں۔

- طلبہ کو نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زندگی سے ایفائے عہد کے واقعات سنائیں۔
- طلبہ کو ترغیب دیں کہ ہر حال میں وعدہ پورا کریں۔

(2) اسلامی اخوت

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- اسلامی اخوّت کے معنی ومفہوم کو جان سکیں۔
- اسلامی اخوّت کی اہمیت کو جان سکیں۔
- اسلامی اخوّت کے فوائد سے آگاہ ہو سکیں اور روزمرہ زندگی میں اخوّت و بھائی چارے کی فضا قائم کرسکیں۔
- نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ اور سیرت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اخوّت کے واقعات جان سکیں۔

اخوّت کا مطلب ہے بھائی چارہ۔ اسلامی اخوّت سے مراد ہے کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ قرآن مجید نے ایمان والوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہے، ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (سورۃ الحجرات، آیت:10)

ترجمہ: بے شک مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

فرمانِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (صحیح مسلم: کتاب الایمان)

جو شخص بھی کلمۂ طیبہ کا اقرار کر لیتا ہے وہ اُمّت مسلمہ کا حصہ بن جاتا ہے۔ اس کلمے کی بنیاد پر دنیا بھر کے مسلمان خواہ وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں ہوں، کسی بھی رنگ اور نسل سے تعلق رکھتے ہوں، کوئی بھی زبان بولتے ہوں، وہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اخوّت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ (صحیح مسلم: کتاب البرّ والصلۃ)

اسلام کی آمد سے پہلے عرب ایک غیر مہذّب قوم تھے۔ وہ قبائل میں بٹے ہوئے تھے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک دوسرے سے لڑتے تھے۔ جب مہاجرین مدینہ منورہ پہنچے تو نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انصار کو ان کا بھائی بنا دیا۔ یہ بھائی چارے کا ایسا شان دار نمونہ ہے جس کی پوری دنیا تا قیامت مثال پیش نہیں کرسکتی۔ دراصل انصار اور مہاجرین کے درمیان یہ کلمے کا ہی رشتہ تھا جس کے باعث یہ سب کچھ ممکن ہوا۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کو اس موقع پر اخوّت کے ایک ایسے رشتے سے باندھ دیا کہ مسلمان ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے کے بھائی بن گئے۔

اخوّت کی بنیاد ایمان اور اسلام ہے، یعنی سب کا ایک رب، ایک رسول، ایک کتاب، ایک قبلہ اور ایک دین ہے۔ اسلام نے رنگ، نسل، ملک و قوم اور زبان کے فرق کو مٹا دیا۔ غلام آزاد ہو گئے، اور انھیں وہ مقام اور مرتبہ ملا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے آقا، میرا سردار کہا گیا۔

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم

مومن آپس میں عمارت کی مانند ہیں، اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو طاقت دیتا ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث: 6585)

اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی جان، مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرے، اپنے بھائی کی ضرورت کا خیال رکھے۔ ہر ممکن طریقے سے اس کی مدد کرے۔

اسلامی عبادات بھی رشتۂ اخوت کو مزید مضبوط کرتی ہیں۔ نماز با جماعت میں ہر روز مسلمان پانچ مرتبہ مسجد میں جمع ہوتے ہیں۔ حج کے موقعے پر پوری دنیا کے مسلمان رنگ و نسل کی تفریق سے بے نیاز ہو کر خانہ کعبہ میں اکٹھے ہو کر ایک ہی لباس پہن کر ایک ہی طریقے پر مناسک حج ادا کرتے ہیں۔

یاد رکھیں!

جو مسلمان اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم: کتاب الذکر)

اخوّت کے فوائد

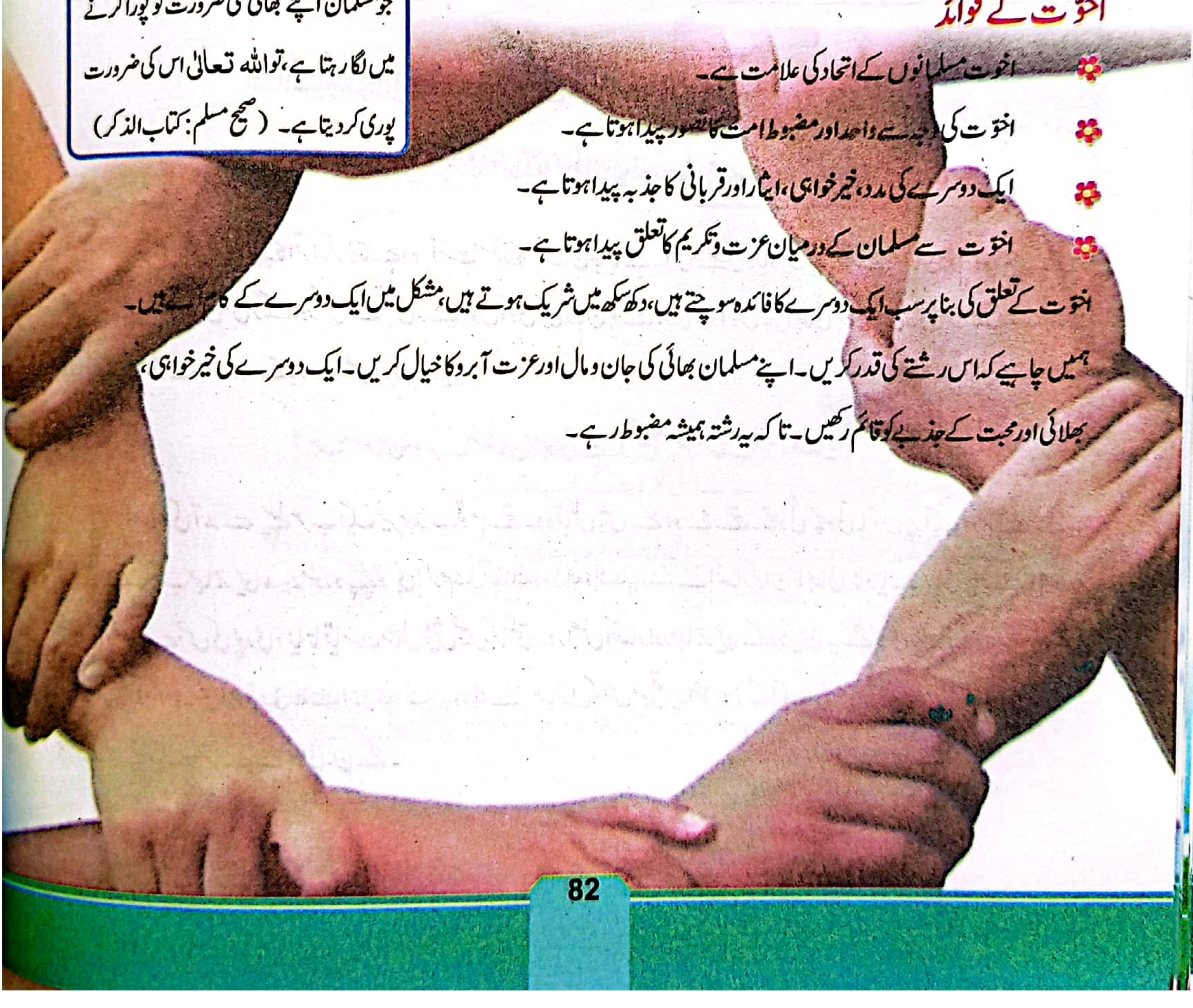

- اخوت مسلمانوں کے اتحاد کی علامت ہے۔
- اخوّت کی وجہ سے واحد اور مضبوط امت کا تصور پیدا ہوتا ہے۔
- ایک دوسرے کی مدد، خیر خواہی، ایثار اور قربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- اخوت سے مسلمان کے درمیان عزت و تکریم کا تعلق پیدا ہوتا ہے۔

اخوت کے تعلق کی بنا پر سب ایک دوسرے کا فائدہ سوچتے ہیں، دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں، مشکل میں ایک دوسرے کے کام آتے ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ اس رشتے کی قدر کریں۔ اپنے مسلمان بھائی کی جان و مال اور عزت آبرو کا خیال کریں۔ ایک دوسرے کی خیر خواہی، بھلائی اور محبت کے جذبے کو قائم رکھیں۔ تاکہ یہ رشتہ ہمیشہ مضبوط رہے۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ اخوت کا مطلب ہے:

الف۔ عفوودرگزر
ب۔ دیانت داری
ج۔ بھائی چارہ
د۔ رحم دلی

ب۔ اخوت کی بنیاد ہے:

الف۔ ایمان اور اسلام
ب۔ طہارت و پاکیزگی
ج۔ عبادت وزہد
د۔ تقویٰ و پرہیزگاری

ج۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو ایک دوسرے کا قرار دیا ہے:

الف۔ دوست
ب۔ رشتے دار
ج۔ پڑوسی
د۔ بھائی

د۔ حدیث کے مطابق ایک جسم کی مانند ہیں:

الف۔ کفار
ب۔ اُمتِ مسلمہ
ج۔ یہود
د۔ نصاریٰ

ہ۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اخوت کا رشتہ قائم فرمایا:

الف۔ انصار اور مہاجرین کے درمیان
ب۔ یہود و نصاریٰ کے درمیان
ج۔ یہود اور مسلمانوں کے درمیان
د۔ کفار اور مشرکین کے درمیان

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ انصار اور مہاجرین کے درمیان ________ کا رشتہ تھا۔

ب۔ اسلام نے رنگ، نسل، ملک و قوم اور زبان کے ________ کو مٹا دیا۔

ج۔ اسلامی عبادات ________ کو مضبوط کرتی ہیں۔

د۔ اخوت مسلمانوں کے ________ کی علامت ہے۔

ہ۔ اخوت سے معاشرے میں ________ کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ اخوت کا مفہوم واضح کریں۔

ب۔ اخوت کے متعلق ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔ اسلامی اخوت کا کیا تقاضا ہے؟

د۔ اسلامی معاشرے پر اخوت کے دو اثرات بیان کریں۔

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں اخوت و بھائی چارے کی اہمیت و فضیلت بیان کریں۔

ب۔ اخوت کے فوائد بیان کریں۔

سرگرمیاں

- اخوت کے عنوان پر چارٹ بنائیں۔
- موجودہ دور میں اخوت کی اہمیت کے عنوان پر ایک تقریر تیار کریں۔

- طلبہ کو موجودہ دور میں امت مسلمہ میں اخوت کی شدید ضرورت کے بارے میں وضاحت سے بتائیں۔
- طلبہ میں اخوت اور بھائی چارے کے جذبے کو بیدار کریں۔

(3) چغل خوری

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- چغل خوری کے معنی و مفہوم سے واقف ہوسکیں۔
- چغل خوری کے متعلق وعید جان سکیں۔
- چغل خوری کے انفرادی اور اجتماعی نقصانات سے آگاہ ہوسکیں۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنے آپ کو چغل خوری سے بچاسکیں۔

چغل خوری سے مراد دو افراد کو ایک دوسرے کی باتیں بتا کر، ان کے درمیان اختلاف پیدا کرنا اور جھگڑا کروانا ہے۔ چغل خوری زبان کے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور کسی بھی ایسے شخص کی باتوں میں نہ آجانا جو بہت قسمیں کھانے والا، بے وقعت شخص ہے۔ طعنے دینے کا عادی ہے، چغلیاں لگاتا پھرتا ہے۔ (سورۃ القلم، آیت:10-11)

چغل خور اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور عذاب کا شکار ہوجاتا ہے۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی چغل خوری کو سخت ناپسند کیا ہے اور چغل خور کو بدترین شخص فرمایا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک حدیث میں چغل خور کو سخت وعید سنائی ہے۔

چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(صحیح مسلم: کتاب الایمان)

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”کیا تم کو یہ نہ بتاؤں کہ کیا چیز سخت حرام ہے؟“ پھر فرمایا:

”یہ چغلی ہے جو لوگوں کے درمیان پھیل جاتی ہے۔“ (صحیح مسلم: کتاب البر والصلۃ)

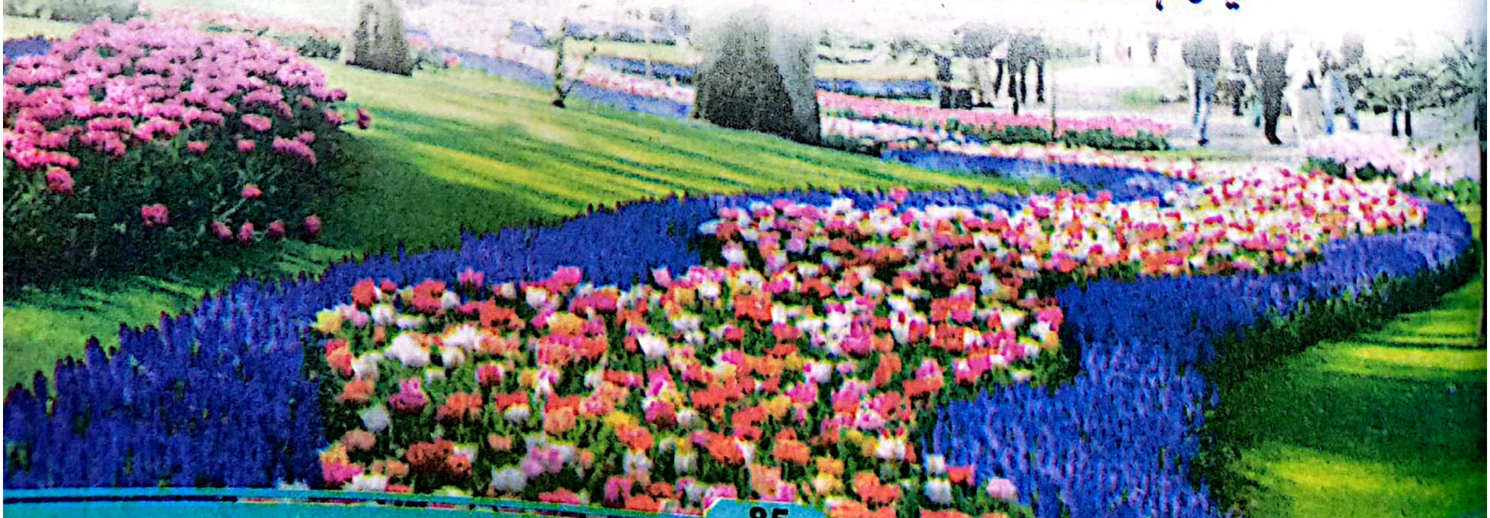

اس حدیث مبارکہ سے اس بات کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ چغل خوری معمولی گناہ نہیں ہے۔ یہ ہماری نیکیوں کو کھا جاتی ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں میں شامل کر دیتی ہے۔ اسلام چغل خوری کو حرام قرار دیتا ہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص آپ سے کسی کی چغلی کھاتا ہے، تو اس کی بات مان کر، اس کی تائید مت کریں۔ وہ شخص جھوٹا ہے۔

چغل خوری کے نقصانات

- اس سے معاشرے میں اتحاد اور اعتماد کی فضا کو ٹھیس پہنچتی ہے۔
- لوگوں کے درمیان نفرت، بغض اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔
- لوگوں کے باہمی تعلقات متاثر ہوتے ہیں۔
- چغلی کھانے والے کی ذات سے صرف دوسروں ہی کو نقصان نہیں پہنچتا، وہ خود بھی نقصان اٹھاتا ہے۔

فرمانِ الٰہی:

تباہی اور بربادی ہے ہر طعنہ زن اور چغل خور کے لیے
(سورۃ الھمزۃ، آیت: 1)

ہمیں اس گناہ سے بچنا چاہیے۔ اس سے فساد پھیلتا ہے۔ ہمارا دین ہمیں اس طرح کے منفی اور غلط رویے سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔

ایک مسلمان ہمیشہ دوسرے مسلمان کا خیر خواہ اور اس کی عزت کا خیال رکھنے والا ہوتا ہے۔ چغل خوری سے بچ کر ہی ہم دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ چغل خوری گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ ہے:

الف۔ آنکھ کے　　ب۔ ناک کے

ج۔ ہاتھ کے　　د۔ زبان کے

ب۔ حدیث کے مطابق چغل خور داخل نہیں ہو سکتا:

الف۔ جنت میں　　ب۔ مسجد میں

ج۔ عیدگاہ میں　　د۔ مکتب میں

ج۔ چغل خوری معاشرے میں سبب بنتی ہے:

الف۔ فساد کا　　ب۔ دوستی کا

ج۔ خوش حالی کا　　د۔ امن کا

د۔ چغل خور کو آخرت کے دن سامنا کرنا پڑے گا:

الف۔ خوشی کا　　ب۔ ندامت کا

ج۔ راحت کا　　د۔ خوش حالی کا

ہ۔ کس سورۃ میں چغل خوری کی مذمت کی گئی ہے؟

الف۔ سورۃ الھمزۃ　　ب۔ سورۃ الفیل

ج۔ سورۃ الفلق　　د۔ سورۃ الفیل

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے چغل خور کو ________ شخص قرار دیا ہے۔

ب۔ چغلی کھانے سے دلوں میں ________ پیدا ہوتی ہے۔

ج۔ چغل خوری سے معاشرے میں ____________ کو ٹھیس پہنچتی ہے۔

د۔ چغل خور اللہ تعالیٰ کی ____________ کا شکار ہو جاتا ہے۔

ہ۔ ایک مسلمان ہمیشہ دوسرے مسلمان کا ____________ ہوتا ہے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ چغل خوری سے کیا مراد ہے؟

ب۔ چغل خوری کی مذمت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے چغل خور کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

د۔ چغلی کرنا کیوں بری عادت ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ اسلام میں چغل خوری کی مذمت کس طرح کی گئی ہے؟

ب۔ چغلی کرنے کے نقصانات تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- اچھی اور بری عادات کی فہرست تیار کریں اور معاشرے پر بری عادات کے مرتب ہونے والے اثرات تحریر کریں۔
- چغلی کے نقصانات کا چارٹ بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو چغل خوری کے معنی و مفہوم بتائیں۔ نیز انھیں چغل خوری کے نقصانات سے آگاہ کریں۔
- چغل خوری کے انفرادی و اجتماعی اثرات سے آگاہ کرتے ہوئے عملی زندگی میں چغل خوری سے بچنے کی تلقین کریں۔

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

(1) حضرت داؤد علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- حضرت داؤد علیہ السلام کی زندگی کے چند واقعات جان سکیں۔
- حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت داؤد علیہ السلام کے معجزات کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت داؤد علیہ السلام کی حکومت اور سلطنت کے بارے میں جان سکیں۔

حضرت داؤد علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ہیں۔ آپ علیہ السّلام حضرت یعقوب علیہ السّلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو الہامی کتاب زبورِ مقدّس عطا فرمائی۔ قرآن مجید میں آپ علیہ السّلام کو خلیفۃ الارض کہا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو نبوّت کے ساتھ بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ آپ علیہ السّلام نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ آپ علیہ السّلام نہایت معاملہ فہمی اور عدل وانصاف سے کام لیتے تھے۔

آپ علیہ السّلام کے اس وصف کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہے:

وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ (سورۃ ص، آیت:20)

ترجمہ: اور ہم نے اس (داؤد علیہ السّلام) کی سلطنت کو مضبوط کر دیا تھا اور اسے حکمت دی تھی اور بات کا فیصلہ کرنا (سکھایا تھا)۔

حضرت داؤد علیہ السّلام کثرتِ عبادت اور نیکی کے کاموں میں اپنی مثال آپ تھے۔ بادشاہ ہونے کے باوجود آپ علیہ السّلام نہایت سادہ مزاج انسان تھے۔ آپ علیہ السّلام اپنے ہاتھ سے محنت کرتے اور حلال روزی کماتے تھے۔

نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

کسی انسان کا بہترین رزق اس کے اپنے ہاتھ کی محنت سے کمایا ہوا رزق ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السّلام اپنے ہاتھ کی محنت سے روزی کماتے تھے۔

(صحیح بخاری: کتاب البیوع)

فرمانِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت داؤد علیہ السّلام پر زبور کی قرأت بہت آسان کر دی گئی تھی۔ جب حضرت داؤد علیہ السّلام اپنی سواری پر زین کسنے کا حکم دیتے اور زین کسے جانے سے پہلے ہی پوری زبور پڑھ لیتے۔

(صحیح بخاری: کتاب احادیث الانبیاء)

معجزات

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو بہت سے معجزات عطا فرمائے: حضرت داؤد علیہ السّلام پرندوں کی گفتگو سمجھ لیتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کے ہاتھ میں لوہا اور فولاد موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا۔ سخت مشقت اور آلات کے بغیر آپ علیہ السّلام اس نرم لوہے سے زرہیں بنا لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو نہایت خوب صورت اور مترنم آواز عطا فرمائی تھی۔ جب آپ علیہ السّلام زبورِ مقدّس کی تلاوت کرتے یا اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح بیان فرماتے تو انسان، پرندے اور پہاڑ بھی آپ علیہ السّلام کے ساتھ حمد و ثنا میں شریک ہو جاتے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ہم نے پہاڑوں کو ان کے زیرِ فرمان کر دیا تھا کہ صبح و شام ان کے ساتھ (خدائے) پاک (کا) ذکر کرتے تھے۔ (سورۃ ص، آیت: 18)

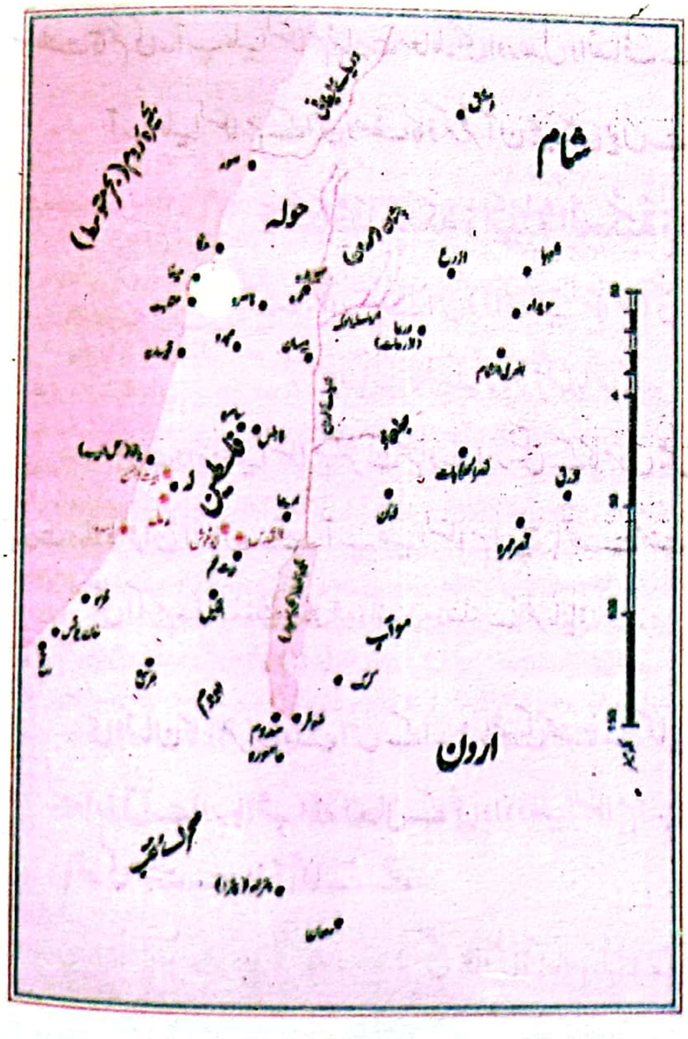

حضرت داؤد علیہ السّلام نے ستر (70) سال حکومت کی۔

آپ علیہ السّلام نے سو سال عمر پائی۔

حضرت داؤد علیہ السّلام کی زندگی سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ رزق حلال کمانے کے لیے کوئی جائز پیشہ اختیار کرنا انبیا علیہم السّلام و صالحین کا مقدّس طریقہ ہے۔ محنت، صبر، انصاف اور توکل علی اللہ اپنا کر انسان دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کے جدِّ امجد ہیں:

الف۔ حضرت صالح علیہ السّلام ب۔ حضرت ہود علیہ السّلام

ج۔ حضرت لوط علیہ السّلام د۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام

ب۔ حضرت داؤد علیہ السّلام نے حکومت کی:

الف۔ 50 سال ب۔ 60 سال

ج۔ 70 سال د۔ 80 سال

ج۔ حضرت داؤد علیہ السّلام نے عمر پائی:

الف۔ 90 سال ب۔ 100 سال

ج۔ 110 سال د۔ 120 سال

د۔ حضرت داؤد علیہ السّلام پر نازل ہونے والی الہامی کتاب ہے:

الف۔ توراتِ مقدّس ب۔ زبورِ مقدّس

ج۔ انجیلِ مقدّس د۔ قرآن مجید

د۔ حضرت داؤد علیہ السّلام کے ہاتھ میں موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا:

الف۔ لکڑی ب۔ لوہا

ج۔ سونا د۔ پتھر

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو نبوّت کے ساتھ ________ بھی عطا فرمائی۔

ب۔ حضرت داؤد علیہ السّلام ________ کے کاموں میں اپنی مثال آپ تھے۔

ج۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو خوب صورت ________ عطا فرمائی تھی۔

د۔ حضرت داؤد علیہ السلام نرم لوہے سے ________ بنا لیتے تھے۔

ہ۔ رزق حلال کمانے کے لیے جائز پیشہ اختیار کرنا ________ کا طریقہ ہے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا تعارف لکھیں۔

ب۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی کوئی سی دو خوبیاں لکھیں۔

ج۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ تسبیح میں کون کون سی مخلوق شامل ہوتی تھی؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے معجزات لکھیں۔

ب۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی زندگی میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟

سرگرمیاں

◇ حضرت داؤد علیہ السلام کے معجزات کے بارے میں کمرۂ جماعت میں ہونے والے ذہنی کوئز میں حصہ لیں۔

◇ قصص الانبیاء سے حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں مزید پڑھیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی بتائیں۔

- حضرت داؤد علیہ السلام کی ذاتی خصوصیات کے تناظر میں طلبہ کو حسن تلاوت کی ترغیب دیں۔
- طلبہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں حضرت داؤد علیہ السلام کے معجزات کے بارے میں تفصیلاً آگاہ کریں۔

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال
2025 کیلئے مفت تقسیم کی جاری ہے اور ناقابل فروخت ہے

(2) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنّت کی روشنی میں:

- حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام کی ولادت اور پرورش کے واقعات جان سکیں۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی دعوت وتبلیغ، تعلیمات اور صفات کے بارے میں آگاہ ہو سکیں۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے معجزات کے بارے میں جان سکیں۔

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فلسطین کے علاقے "بیت اللحم" میں پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو الہامی کتاب "انجیلِ مقدس" عطا فرمائی۔ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک لقب مسیح بھی آیا ہے۔

مزید جانیے!

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا لقب "کلمۃ اللہ" اور "روح اللہ" ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی والدہ کا نام حضرت مریم علیہا السّلام تھا۔ آپ عبادت گزار اور نیک خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی فضیلت عطا فرمائی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے بچپن میں اپنی والدہ کی گود میں لوگوں سے باتیں کیں۔

ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ: اُس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے۔ اور میں جہاں ہوں (اور جس حال میں ہوں) مجھے صاحبِ برکت کیا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا ارشاد فرمایا ہے۔ مجھے اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور سرکش وبدبخت نہیں بنایا۔ اور جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ کر کے اُٹھایا جاؤں گا مجھ پر سلام (و رحمت) ہے۔

(سورۃ مریم، آیت: 30-33)

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنی دعوت کا آغاز تیس سال کی عمر میں کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم کو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی تلقین کی۔ آپ علیہ السّلام نے اپنی قوم کو جھوٹ، فریب، حسد اور بُغض جیسے برے اخلاق ترک کرنے کی تاکید کی۔ آپ علیہ السّلام نے اپنی قوم کو حلال وحرام کے بارے میں بھی بتایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام جہاں بھی جاتے، لوگوں کو اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا پیغام سناتے رہے۔ اس طرح آپ علیہ السّلام کے پیروکاروں میں اضافہ ہونے لگا۔ یہ بات آپ علیہ السّلام کے مخالفین کے لیے ناقابل برداشت تھی۔ انھوں نے حکومتِ وقت کے ساتھ مل کر آپ علیہ السّلام کی جان لینے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی سازش کو ناکام بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو اپنی قدرت سے زندہ آسمانوں پر اُٹھالیا۔ قرآن مجید میں ہے:

یاد رکھیں!

جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر ایمان لائے قرآن مجید میں ان کے لیے لفظ ''حواری'' استعمال ہوا ہے۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○ (سورۃ النساء، آیت: 158)

ترجمہ: بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اُٹھالیا ہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آسمانوں پر زندہ ہیں۔ وہ قیامت کے نزدیک دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ زمین پر شریعتِ محمدی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔ آپ علیہ السّلام زمین پر اللہ تعالیٰ کا نظام نافذ کریں گے۔ دجّال اور اُس کے ساتھیوں کا خاتمہ کریں گے۔

معجزات

- آپ علیہ السّلام مٹی کا پرندہ بنا کر اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُڑنا شروع کر دیتا۔
- آپ علیہ السّلام پیدائشی اندھے اور کوڑھ کے مریض کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفایاب کر دیتے۔
- اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ علیہ السّلام مُردوں کو زندہ کر دیتے۔
- آپ علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کو بتا دیتے تھے کہ وہ کیا کھا کر آئے ہیں اور اُن کے گھروں میں کیا کچھ موجود ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں۔ ان کی زندگی میں ہمارے لیے یہ نصیحت ہے کہ ہم دین کا کام اخلاص سے کریں اور مشکلات اور پریشانیوں سے ہرگز نہ گھبرائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی ہر حال میں مدد کرتا ہے اور انھیں کبھی بے یارو مددگار نہیں چھوڑتا۔ جو لوگ دین کی خاطر سختیاں برداشت کرتے ہیں، انھیں آخرت میں کامیابی ملے گی اور اپنے رب کی بارگاہ میں سرخرو ہوں گے۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام ہے:

الف۔ حضرت آسیہ علیہا السلام　　ب۔ حضرت حاجرہ علیہا السلام

ج۔ حضرت مریم علیہا السلام　　د۔ حضرت سارہ علیہا السلام

ب۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پیدا ہوئے:

الف۔ ایران میں　　ب۔ فلسطین میں

ج۔ عراق میں　　د۔ ترکی میں

ج۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنی دعوت کا آغاز کیا:

الف۔ پندرہ سال کی عمر میں　　ب۔ بیس سال کی عمر میں

ج۔ پچیس سال کی عمر میں　　د۔ تیس سال کی عمر میں

د۔ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ساتھیوں کو کہا گیا ہے:

الف۔ مہاجر　　ب۔ حواری

ج۔ انصار　　د۔ صحابی

ہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا لقب ہے:

الف۔ روح اللہ　　ب۔ کلیم اللہ

ج۔ خلیل اللہ　　د۔ ذبیح اللہ

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی والدہ کا نام ____________ تھا۔

ب۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو الہامی کتاب ____________ عطا کی۔

ج۔ دین کی خاطر سختیاں برداشت کرنے والوں کو ______ میں کامیابی ملے گی۔

د۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو ______ آسمانوں پر اُٹھالیا۔

ہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنی والدہ کی گود میں لوگوں سے ______ کیں۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی والدہ کے تعارف میں دو جملے لکھیں۔

ب۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی دنیا میں دوبارہ تشریف آوری کے بارے میں لکھیں۔

ج۔ بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی مخالفت کیوں کی؟

د۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی زندگی میں ہمارے لیے کیا نصیحت ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے والدہ کی گود میں لوگوں سے کیا بات کی؟

ب۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے معجزات لکھیں۔

سرگرمیاں

- کمرۂ جماعت میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی زندگی کے بارے میں منعقد ہونے والے ایک ذہنی آزمائش کے مقابلے میں حصہ لیں۔
- دنیا کے تین بڑے مذاہب کے نام اور عبادت گاہوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں اور اپنے ساتھیوں کو سنائیں۔

- طلبہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی ولادت، پرورش اور حالاتِ زندگی کے بارے میں سادہ اور آسان پیرائے میں سمجھائیں۔
- طلبہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے معجزات، دعوت و تبلیغ اور فتنۂ دجال کے بارے میں تفصیلاً آگاہ کریں۔

(3) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنّت کی روشنی میں:

- خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرورش، حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح، اولاد اور حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
- آیت مباہلہ کے تناظر میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام ومرتبہ جان سکیں۔
- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت، عدالت، اخلاق وعادات اور علمی فضیلت سے آگاہ ہو سکیں۔
- اسلام کے لیے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات سے آگاہ ہو سکیں۔
- حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت کے واقعات جان سکیں۔
- حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفات جان کر روزمرہ زندگی میں ان کو اپنا سکیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچازاد بھائی تھے۔ قبولِ اسلام کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر دس برس تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ بنو ہاشم سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام حضرت ابوطالب اور والدہ کا نام حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب حیدر، کنیت ابوتُراب اور ابوالحسن ہے۔

مزید جانیے!

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔**

(ابن ماجہ: باب فی فضائل اصحاب)

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دو بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں۔ بیٹوں کے نام حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جبکہ بیٹیوں کے نام حضرت زینب اور حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

سیرت وکردار

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن ہی سے پاکیزہ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے حد سخی، فیاض اور ایثار کرنے والے تھے۔ نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت و دیانت میں بے مثال تھے۔ شجاعت و بہادری حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات کی سب سے نمایاں خوبی تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام غزوات میں بہادری کے خوب جوہر دکھائے، جن میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار مکہ کے نامی گرامی سرداروں کو جہنم واصل کیا۔ غزوۂ خیبر میں

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشہور یہودی سردار "مرحب" کو پہلے ہی وار میں قتل کر دیا تھا، جس کی وجہ سے یہودیوں کا مضبوط قلعہ "ناعم" فتح ہوا۔ اسی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "فاتح خیبر" اور "اسد اللہ" یعنی اللہ تعالیٰ کا شیر کہا جاتا ہے۔

فرمانِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَ

علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھ سے ہیں اور میں علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوں۔ (ابن ماجہ: باب فی فضائل اصحاب)

فضائل

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن ہی سے لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتبِ وحی اور حافظِ قرآن تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی ہر آیت کے شانِ نزول کے بارے میں جانتے تھے۔ علم فقہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نمایاں مقا حاصل تھا۔ صلح حدیبیہ کا معاہدہ بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دستِ مبارک سے تحریر کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں آپ ر اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کو بہت اہمیت دی جاتی تھی۔ تینوں خلفائے راشدین کے دَور میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قاضی القضاۃ (چیف جسٹس اور مجلس شوریٰ کے ممتاز رکن رہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار السابقون الاولون اور بیعتِ رضوان کرنے والے صحابہ میں بھی ہوتا ہے۔

9 ہجری میں نجران سے عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ منورہ آیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں اسلام کی دعوت دی۔ دعوت قبول کرنے کی بجائے وہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بحث کرنے لگے۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں کہا کہ اگر تمھیں میری باتوں میں کوئی شک ہے تو آؤ مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ قرآن مجید میں اس واقعے کا ذکر آیتِ مباہلہ میں یوں کیا گیا ہے:

جاننے کی بات!

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلایا اور فرمایا:

اے اللہ تعالیٰ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(صحیح مسلم: کتاب فضائل صحابہ)

> تو کہہ دیجیے! آؤ ہم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلائیں، تم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلاؤ اور ہم خود آئیں اور تم خود آؤ، پھر سب اللہ تعالیٰ سے دعا اور التجا کریں اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجیں۔ (سورۃ آل عمران، آیت: 61)

اگلی صبح نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اہلِ بیت کے ساتھ مباہلے کے لیے میدان میں پہنچے۔ عیسائیوں کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے مباہلے کی جرأت نہ ہوئی اور انھوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے صلح کی درخواست کی جسے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قبول فرمالیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی امی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے بتا دیا تھا کہ میرے ساتھ مومن کے سوا کوئی محبت نہیں کرے گا اور منافق کے سوا کوئی بغض نہیں رکھے گا۔ (صحیح مسلم، حدیث: 240)

خدمات

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت تقریباً چار سال نو ماہ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دور اندیشی اور حکمت عملی سے مدینہ منورہ میں امن قائم کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک کی حفاظت کے لیے کئی بڑی اور چھوٹی چھاؤنیاں قائم کیں۔ دریائے فرات پر ایک پل تعمیر کرایا۔ قلعے اور مساجد تعمیر کرائے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المال کی حفاظت کا اہتمام کیا۔ قاضیوں کو دین حق کے مطابق فیصلے کرنے کا حکم دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدل وانصاف سے متاثر ہو کر کئی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے علاقے فتح کیے اور اسلامی ریاست کو وسعت دی۔

شہادت

سن 40 ہجری رمضان المبارک میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ کی ایک مسجد میں نماز فجر ادا کر رہے تھے۔ عبدالرحمٰن بن ملجم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلوار کا وار کر کے زخمی کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 21 رمضان المبارک کو شہید ہوئے۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری آرام گاہ عراق کے شہر نجف میں ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساری زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی دنیا و آخرت کو سنواریں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کریں۔ دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے ہمہ وقت تیار رہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تمھاری میرے ساتھ نسبت ایسی ہے جیسے موسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ ہارون علیہ السّلام کی۔ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (صحیح بخاری: کتاب المغازی)

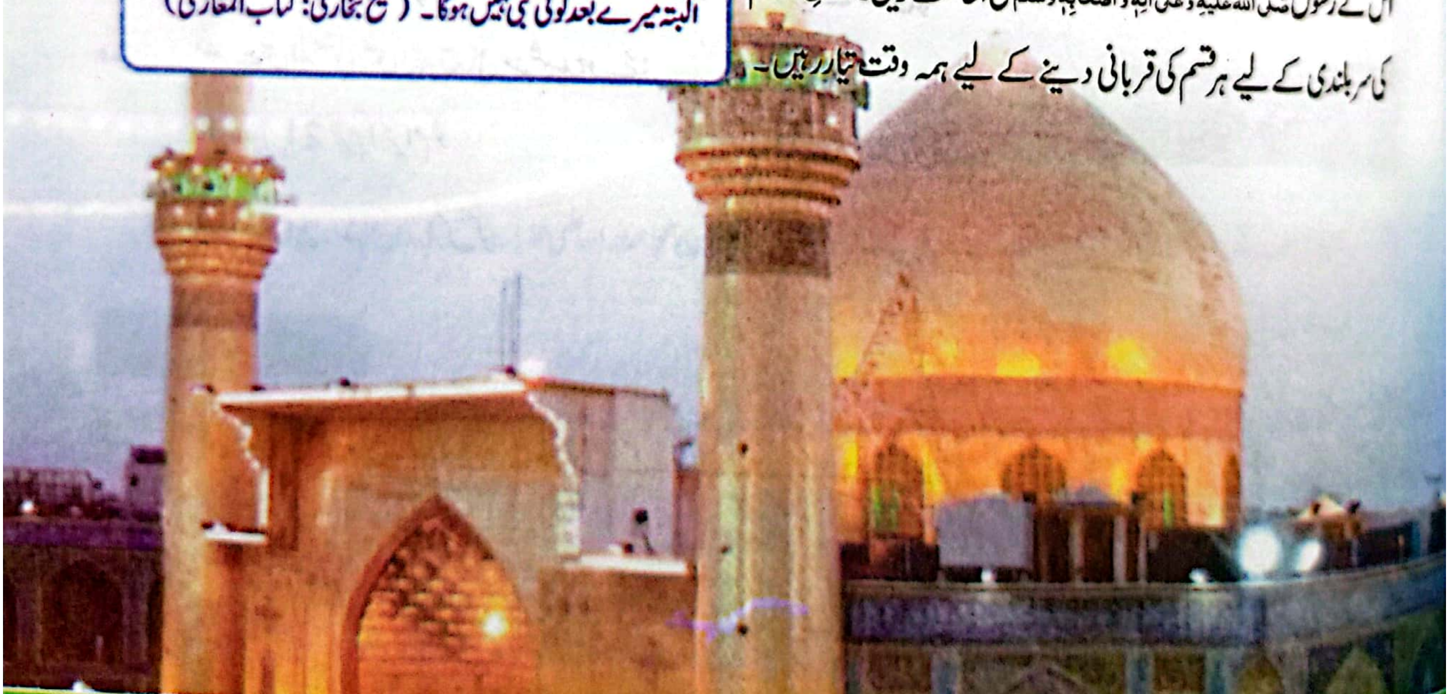

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق تھا:

الف۔ بنو اسد سے
ب۔ بنو مخزوم سے
ج۔ بنو ہاشم سے
د۔ بنو تیم سے

ب۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودیوں کے مضبوط قلعے کو فتح کیا:

الف۔ ناعم
ب۔ قموص
ج۔ صعب
د۔ السلالم

ج۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت ہے:

الف۔ تقریباً چار سال نو ماہ
ب۔ تقریباً پانچ سال نو ماہ
ج۔ تقریباً سات سال نو ماہ
د۔ تقریباً نو سال نو ماہ

د۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک پُل تعمیر کروایا:

الف۔ دریائے فرات پر
ب۔ دریائے نیل پر
ج۔ دریائے دجلہ پر
د۔ دریائے جیحون پر

ہ۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے:

الف۔ 21 محرم الحرام کو
ب۔ 21 جمادی الاول کو
ج۔ 21 رمضان المبارک کو
د۔ 21 ذی القعدہ کو

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے __________ خلیفہ تھے۔

ب۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار __________ میں ہوتا ہے۔

ج۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹوں کے نام __________ ہیں۔

د۔ قبولِ اسلام کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر ____________ برس تھی۔

ہ۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری آرام گاہ ____________ میں ہے۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی فضیلت لکھیں۔

ب۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کون سا معاہدہ اپنے دستِ مبارک سے تحریر کیا؟

ج۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے القابات تحریر کریں۔

د۔ مباہلے میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ کون تھے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ خیبر میں کیا کردار ادا کیا؟

ب۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات بیان کریں۔

سرگرمیاں

◆ کمرۂ جماعت میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی، اخلاق، سخاوت، شجاعت اور علمی فضیلت کے بارے میں ہونے والے ذہنی آزمائش کے مقابلے میں حصہ لیں۔

◆ ''حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت و بہادری کے واقعات پڑھیں اور اپنے ساتھیوں کو سنائیں۔

- طلبہ کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل، علمی قابلیت اور خدمات کے بارے میں تفصیلاً آگاہ کریں۔
- طلبہ کے درمیان ایک مباحثہ کروائیں جس سے طلبہ نہ صرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی سے آشنا ہوں بلکہ ان پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق و عادات اور علمی فضیلت بھی واضح ہو جائے۔

(4) صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیھم

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنّت کی روشنی میں:

- صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیھم کے عظمت و کردار سے آگاہ ہوسکیں۔
- سبق میں دیے گئے صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیھم کے حالات زندگی اور تعلیمات کے متعلق اجمالی طور پر جان سکیں۔
- اسلام کی اشاعت بالخصوص برصغیر میں صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیھم کی خدمات سے آگاہ ہوسکیں اور ان کی تعلیمات کو اپنی عملی زندگی میں اپنا سکیں۔

صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیھم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے احکام کی مکمل پابندی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیھم کی زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت و تبلیغ ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے انھوں نے دنیا کے دُور دراز علاقوں تک اسلام پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیھم کے حسنِ اخلاق، حسنِ عمل اور تبلیغِ دین کے نتیجے میں بے شمار بھٹکے ہوئے لوگ راہِ راست پر آئے اور کئی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

اس سبق میں ہم چند صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیھم کے مختصر حالاتِ زندگی اور تعلیمات کے بارے میں پڑھیں گے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار عظیم صوفیا میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 470 ہجری میں ایران کے صوبے جیلان میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدالقادر، کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین، شیخ الاسلام اور تاج العارفین ہے۔

یاد رکھیں!

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تھوڑی چیز پر خوش رہو اور اس پر قناعت کرو۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید حفظ کیا اور پھر دیگر اسلامی علوم حاصل کیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دَور کے عظیم فقیہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند مشہور تصانیف مفاتیح الغیب اور غنیۃ الطالبین ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس تک لوگوں کی اصلاح کا کام سرانجام دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو تعلیم دی کہ خود کو اپنے رب کی اطاعت سے آراستہ کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 561 ہجری میں وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار بغداد میں ہے۔

حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اپنے دور کے اکابر علما میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فقہ اور تصوّف کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک صوفی شاعر کے طور پر مشہور ہوئے۔ حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ 604 ہجری میں خراسان کے شہر بلخ میں پیدا ہوئے۔

جاننے کی بات!

حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ کے قرب اور دنیا و آخرت میں کامیابی کے لیے عمل، کوشش اور محنت ضروری ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد اور لقب جلال الدین ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مولانا رومی کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو میانہ روی اختیار کرنے اور غرور و تکبر سے دور رہنے کا درس دیا۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز کتاب کا نام مثنوی معنوی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً 68 برس کی عمر میں 672 ہجری میں قونیہ میں وفات پائی اور وہیں پر دفن ہوئے۔

حضرت علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ المعروف داتا گنج بخش 400 ہجری میں افغانستان کے شہر غزنی میں پیدا ہوئے۔ حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ایک باعمل انسان تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی کتابیں لکھیں جن میں لوگوں کو علمی، روحانی اور مذہبی تعلیمات دیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو باعمل زندگی گزارنے کی ترغیب دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علم کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے۔

حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیفات ”کشف المحجوب اور کشف الاسرار“ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 465 ہجری میں لاہور میں وفات پائی۔ اور وہیں پر دفن ہوئے۔

سید محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ

سید محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کے بہت بڑے عالم دین، صوفی، محدث اور فقیہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 1171 ہجری میں سندھ کے ضلع خیر پور میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ خدمت خلق میں بسر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کی روحانی اصلاح اور تربیت فرمائی۔

اہم معلومات!

سید محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں آداب المریدین، فارسی لغت جمع الجوامع، شرح اسماء الحسنیٰ اور مکاتیب شامل ہیں

شریعت اور سنّت کی تبلیغ کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سندھ کے علاوہ شمالی پنجاب، بلوچستان، رَن کچھ اور راجستھان تک کے سفر کیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 1234 ہجری کو 63 برس کی عمر میں وفات پائی۔

مشق

درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا سن پیدائش ہے:

الف۔ 470 ہجری ب۔ 471 ہجری

ج۔ 472 ہجری د۔ 473 ہجری

ب۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کی اصلاح کا کام سرانجام دیا:

الف۔ 20 سال تک ب۔ 30 سال تک

ج۔ 40 سال تک د۔ 50 سال تک

ج۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار واقع ہے:

الف۔ قونیہ میں ب۔ بلخ میں

ج۔ بغداد میں د۔ دمشق میں

د۔ حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہے:

الف۔ حضرت عثمان بن علی ب۔ حضرت داتا

ج۔ حضرت گنج بخش د۔ حضرت علی بن عثمان

ہ۔ سید محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے:

الف۔ 1169 ہجری میں ب۔ 1170 ہجری میں

ج۔ 1171 ہجری میں د۔ 1172 ہجری میں

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے دنیا کے دُور دراز علاقوں تک __________ پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ب۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دَور کے عظیم __________ تھے۔

ج۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو __________ اختیار کرنے کا درس دیا۔

د۔ حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو ________ زندگی گزارنے کی ترغیب دی۔

ہ۔ سید محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ ________ میں بسر کیا۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے نام لکھیں۔

ب۔ سید محمد راشد روضہ دھنی رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ دین کے لیے کن علاقوں کا سفر کیا؟

ج۔ حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کی وجۂ شہرت لکھیں۔

د۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو کیا تعلیم دی؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ کوئی سے دو صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے عظمت و کردار کے بارے میں تحریر کریں۔

ب۔ صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی تعلیمات سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

سرگرمیاں

- صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی تعلیمات کا چارٹ بنا کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔
- کمرۂ جماعت میں صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی زندگی کے بارے میں منعقد ہونے والے ایک ذہنی آزمائش کے مقابلے میں حصہ لیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے حالاتِ زندگی اور عظمت و کردار سے آگاہ کریں۔

باب ہفتم

اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

(1) حادثات سے بچنے کی تدابیر

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسّنت کی روشنی میں:

- انسانی جان ومال اور عزت کی حفاظت کی ضرورت واہمیت کو جان سکیں۔
- ٹریفک قوانین کی پابندی اور تجاوزات سے اجتناب کرنے کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- عصر حاضر میں ناگہانی صورتوں میں اپنے تحفظ کی تدابیر سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- اسلامی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے حادثات کی صورت میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

اسلام تکریمِ انسانیت کا دین ہے۔ یہ اپنے ماننے والوں کو امن اور برداشت کی تعلیم دیتا ہے۔ ایک دوسرے کا احترام سکھاتا ہے۔ اسلام میں کسی انسانی جان کی قدر و قیمت اور حُرمت کا اندازہ یہاں سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے بغیر کسی وجہ کے ایک فرد کے قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا ہے۔ دوسروں کو، زبان یا ہاتھ سے تکلیف پہنچانا، راستے میں رکاوٹ کھڑی کرنا، سڑک پر تیز رفتاری سے گاڑی چلانا، ٹریفک قوانین کا خیال نہ رکھنا اور غلط پارکنگ کرنا بھی انسانی جان کو تکلیف دینے کے برابر ہے۔ اسلامی تعلیمات ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ ہمیں خود بھی ان مصائب سے بچنا چاہیے اور دوسروں کو محفوظ رکھنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

جس نے ایک انسان کی جان بچائی، گویا اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی۔
(سورۃ المائدۃ، آیت: 32)

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انسانی جان کی حفاظت کے بارے میں فرمایا:

ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت وآبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔
(سنن ابن ماجہ: کتاب الفتن)

زندگی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اس کی حفاظت کرنا فرض ہے۔ ہر وہ چیز جو انسانی جان کے لیے خطرے، نقصان یا ہلاکت کا باعث ہو۔ اسلام میں اُس سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مثلاً نشہ آور چیزوں کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ جان کی حفاظت کے سلسلے میں قرآن مجید میں واضح ہدایات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (سورۃ البقرۃ، آیت: 195)

ترجمہ: اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

جو شخص اپنی جان، مال اور عزت کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے شہید قرار دیا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انسانی جان کی حفاظت اور حادثات سے بچنے کے لیے بہترین تدابیر اختیار فرمائیں۔

مثلاً بیماری یا شدید سردی کے موسم میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے وضو کی بجائے تیمم کی اجازت دی ہے۔

دینِ اسلام ناگہانی آفات کی صورت میں انسانی جان کے تحفظ کی ترغیب دیتا ہے۔ ناگہانی آفات میں سیلاب، زلزلہ، آندھی طوفان اور وبا وغیرہ شامل ہیں۔ وبا پھیلنے کی صورت میں اہلِ علاقہ نہ تو وہاں سے ہجرت کریں اور نہ ہی کوئی اس علاقے میں داخل ہو۔

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

> **جب تم کسی علاقے میں وبا (طاعون) کے بارے میں سنو، تو اس میں نہ جاؤ اور اگر کسی علاقے میں طاعون پھیل جائے اور تم اس میں ہو تو اس سے نہ نکلو۔ (صحیح بخاری: کتاب احادیث الانبیاء)**

ایک مسلمان کی حیثیت سے زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی زندگی کی بھی حفاظت کریں اور دوسروں کو بھی نقصان نہ پہنچائیں۔

اپنے آپ کو حادثات سے بچانے کے لیے درج ذیل تدابیر پر عمل کرنا ضروری ہے۔

- جو چیزیں صحت کے لیے نقصان دہ ہیں، اُن سے اجتناب کریں۔
- سڑک پار کرتے ہوئے جلد بازی نہ کی جائے۔
- ٹریفک کے اصولوں کی پابندی کریں اور دوران ڈرائیونگ تیز رفتاری سے اجتناب کیا جائے۔
- حادثے کی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کیا جائے۔
- راستوں اور سڑک پر تعمیرات کر کے تنگ نہ کیا جائے۔
- زلزلے اور سیلاب کے موقع پر ضروری حفاظتی تدابیر اختیار کی جائیں۔
- وبا کی صورت میں ڈاکٹروں کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔
- بارش کے دنوں میں بجلی کے کھمبوں اور برقی آلات سے دور رہیں۔
- بجلی کی گری ہوئی تاروں کے قریب نہ جائیں۔
- سخت سردی اور گرمی کی صورت میں احتیاط کریں۔
- گیس کے ہیٹر اور چولھے غیر ضروری طور پر کھلے نہ چھوڑیں۔

فرمانِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ

کسی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں نہ ابتداءً نہ بدلے کے طور پر۔ (سنن ابن ماجہ: کتاب الاحکام)

حادثات کے مواقع پر حکومت کے سب ادارے لوگوں کی جان و مال بچانے اور مصیبت زدہ لوگوں کو ہر طرح کی مدد پہنچانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اس موقع پر جو قانون یا ضابطے نافذ ہوں، ان پر عمل کریں۔ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور پر سکون رہنے کی کوشش کریں۔ متاثرین کو فوراً ابتدائی طبی امداد فراہم کریں۔ محفوظ مقامات تک پہنچانے، کھانے پینے کی اشیاء کی فراہمی اور عارضی رہائش مہیا کرنے کے انتظامات کریں۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ زندگی کی حفاظت کرنا ہے:

الف۔ سنّت **ب۔** مستحب

ج۔ فرض **د۔** واجب

ب۔ نشہ آور چیزیں انسانی صحت کے لیے ہیں:

الف۔ مفید **ب۔** خطرناک

ج۔ علاج **د۔** خوراک

ج۔ جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ ہے:

الف۔ بہادر **ب۔** شہید

ج۔ بزدل **د۔** کافر

د۔ تیمم کی اجازت ہے:

الف۔ بیماری میں **ب۔** صحت میں

ج۔ سفر میں **د۔** مصروفیت میں

ہ۔ حادثے کی صورت میں رجوع کیا جائے:

الف۔ ڈاکٹر سے **ب۔** وکیل سے

ج۔ جج سے **د۔** استاد سے

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ اسلام تکریمِ انسانیت کا ________ ہے۔

ب۔ زندگی اللہ تعالی کی ________ ہے۔

ج۔ دینِ اسلام ناگہانی آفات کی صورت میں انسانی جان کے ________ کی ترغیب دیتا ہے۔

د۔ بارش کے دنوں میں ________ سے دور رہیں۔

ہ۔ ناگہانی آفات کے موقع پر نافذ قانون پر ________ ہونا چاہیے۔

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال
2025 کے لیے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور اس کا فروخت کرنا جرم ہے

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ اسلام میں کن چیزوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے؟

ب۔ نشہ آور چیزوں کے بارے میں اسلام نے کیا حکم دیا ہے؟

ج۔ اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے کے بارے میں قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

د۔ زندگی کی حفاظت کے لیے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا اصول مقرر کیا ہے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ انسانی جان و مال اور عزت کی حفاظت کی ضرورت و اہمیت بیان کریں۔

ب۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ناگہانی آفات سے بچاؤ کی تدابیر تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- ابتدائی طبی امداد اور حادثات سے بچنے کی تدابیر پر ایک خاکہ تیار کریں اور کمرۂ جماعت میں پیش کریں۔
- درج ذیل تصاویر کی مدد سے ابتدائی طبی امداد اور حادثات سے بچنے کی تدابیر پر ایک پوسٹر بنائیں۔

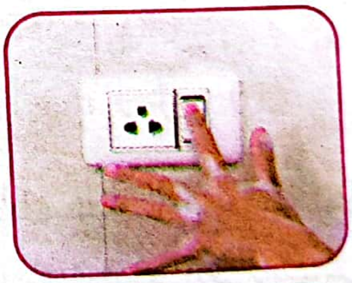

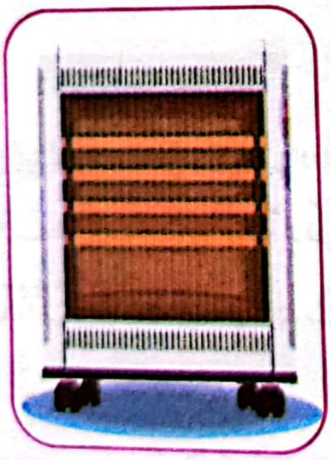

- طلبہ کو انسانی جان و مال کی عزت و حرمت کا معنی و مفہوم سادہ اور آسان پیرائے میں سمجھائیں۔
- ٹریفک قوانین کی پابندی کے فائدوں اور تجاوزات کے خاتمے کی اہمیت سے آگاہ کریں۔

(2) پودوں اور درختوں کی اہمیت

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنّت کی روشنی میں:

- پودوں اور درختوں کی اہمیت جان سکیں۔
- پودوں اور درختوں سے حاصل ہونے والے فوائد کو سمجھ سکیں۔
- پودوں اور درختوں کی حفاظت اور استعمال کے حوالے سے اسلامی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔
- ماحولیاتی تبدیلی میں پودوں اور درختوں کے کردار کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کا جائزہ لے سکیں۔

پودے اور درخت انسانی زندگی کے لیے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر پودوں اور درختوں کا ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ (سورۃ لقمان، آیت: 10)

ترجمہ: پھر (اُس سے) اس میں ہر قسم کی نفیس چیزیں اُگائیں۔

درخت اور پودے اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے درختوں اور پودوں کو زمین کا حسن اور اپنی رحمت قرار دیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وہی (اللہ تعالیٰ) تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا، جسے تم پیتے بھی ہو اور اس سے درخت بھی (شاداب ہوتے ہیں) جن میں تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔ (سورۃ النحل، آیت: 10)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے پودوں اور درختوں کی مختلف اقسام کا ذکر کیا ہے۔ اور انسانوں کے لیے اُن کے فائدے بھی بیان کیے ہیں۔ درخت اور پودے نہ صرف ہوا میں موجود آلودگی کو اپنے اندر جذب کر کے اسے صاف شفاف بناتے ہیں بلکہ درجۂ حرارت میں کمی بھی لاتے ہیں اور ماحول کو خوش گوار بناتے ہیں۔ نباتات سے انسان اور حیوان اپنی غذائی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ درختوں پر چرند پرند اور کئی حیوانات اپنے مسکن بناتے ہیں۔

اسی طرح نباتات سے کئی قسم کی دوائیں بھی بنائی جاتی ہیں۔ ان کی لکڑی سے گھر، فرنیچر کا سامان اور حرارت و روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ شدید گرمی میں چھاؤں اور شدید سردی میں حرارت و روشنی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی یہی درخت ہیں۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اگر زمین سے درخت اور پودے ناپید ہو جائیں تو زندگی کا وجود بھی ختم

یاد رکھیں!

شجرکاری سے زمین کے کٹاؤ اور لینڈ سلائیڈنگ میں کمی واقع ہوتی ہے۔

ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ دینِ اسلام نے شجر کاری کو بہترین خدمت اور صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جو مسلمان درخت لگائے یا فصل بوئے پھر اس میں سے جو پرندہ یا انسان یا چوپایہ کھائے
تو وہ اس کی طرف سے صدقہ شمار ہوگا۔ (صحیح البخاری: کتاب المزارعۃ)

درخت اور پودے لگانا سنّتِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہے۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دست مبارک سے کھجور کے پودے لگائے اور اپنی امت کو بھی شجر کاری کی تلقین فرمائی۔

فرمانِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

اگر تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہو اور قیامت آ جائے تو اس سے پہلے تم وہ پودا ضرور لگاؤ۔ (مسند احمد، حدیث: 12777)

ایک اور موقع پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایسی زمین کو کاشت کرنے کی ترغیب فرمائی جو کسی کے استعمال میں نہ ہو یا بنجر ہو۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جس کے پاس زمین ہو، اسے اس زمین میں کاشت کاری کرنی چاہیے، اگر وہ خود کاشت نہ کر سکتا ہو تو اپنے
کسی مسلمان بھائی کو دے، تاکہ وہ کاشت کرے۔ (صحیح مسلم: کتاب البیوع)

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیم کا ہی نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم صدقے کی نیت سے شجر کاری کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ قرآن مجید و احادیث نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں درختوں کو بلاوجہ کاٹنے کی مذمت فرمائی گئی ہے۔

درج بالا قرآنی آیات و احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ شجر کاری نیکی اور ثواب کا کام ہے۔ اس میں دین و دنیا کے لیے بے شمار فوائد ہیں۔ پچھلے کچھ سالوں سے ہماری زمین کا درجۂ حرارت تیزی سے بڑھ رہا ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مسئلہ زیادہ سنگین ہوتا جا رہا ہے۔ موجودہ دَور میں عالمی حرارت کا مسئلہ سنگین صورت حال اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس مسئلے سے بچنے اور دیگر فوائد حاصل کرنے کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔ ان کی حفاظت اور دیکھ بھال کریں۔ اپنے اردگرد موجود لوگوں میں شجر کاری کا شعور بیدار کریں۔ موسمیاتی تبدیلیوں سے محفوظ رہنے اور ماحول کو بہتر بنانے کے لیے پورا سال شجر کاری کا کام جاری رکھیں۔ درخت اور پودے لگانا ایک اہم دینی و قومی فریضہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ خود بھی نیکیاں کمائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سرسبز و شاداب پودوں اور درختوں کا انسانی جسم و ذہن پر اچھا اثر پڑتا ہے اور ذہنی دباؤ کم ہوتا ہے۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ شجر کاری کا مطلب ہے:

الف۔ درخت لگانا ب۔ صفائی کرنا
ج۔ پانی پلانا د۔ پانی بچانا

ب۔ درخت اور پودے کمی لاتے ہیں:

الف۔ آکسیجن میں ب۔ معدنیات میں
ج۔ درجہ حرارت میں د۔ آبی بخارات میں

ج۔ شجر کاری سے زمین میں کمی واقع ہوتی ہے:

الف۔ سیم و تھور میں ب۔ زرخیزی میں
ج۔ کٹاؤ میں د۔ معدنیات میں

د۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے ہاتھ سے درخت لگائے:

الف۔ زیتون کے ب۔ کھجور کے
ج۔ ناریل کے د۔ انجیر کے

ہ۔ دین اسلام نے شجر کاری کو قرار دیا ہے:

الف۔ بہترین تجارت ب۔ بہترین مال
ج۔ بہترین فریضہ د۔ بہترین صدقہ

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ درخت اور پودے اللہ تعالیٰ کے ________ میں سے ایک ہیں۔

ب۔ درختوں پر چرند پرند اور کئی حیوانات اپنے ________ بناتے ہیں۔

ج۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے درختوں اور پودوں کی ______ تلقین فرمائی ہے۔

د۔ درخت اور پودے ہوا میں موجود ______ کو اپنے اندر جذب کر کے صاف بناتے ہیں۔

ہ۔ حدیث میں درختوں کو بلا وجہ کاٹنے کی ______ بیان فرمائی گئی ہے۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ شجرکاری کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

ب۔ حیوانات اور چرند پرند کے لیے درخت کیا اہمیت رکھتے ہیں؟

ج۔ شجرکاری کے تین فائدے لکھیں۔

د۔ عالمی حرارت کے مسئلے سے بچنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن وسنّت کی روشنی میں شجرکاری کی اہمیت تحریر کریں۔

ب۔ شجرکاری کے بارے میں اُسوۂ حسنہ سے مثالیں لکھیں۔

سرگرمیاں

- اپنے اسکول اور محلے میں کسی شجرکاری مہم میں حصہ لیں۔ اپنے حصے کا پودا لگائیں اور اس کی دیکھ بھال کا انتظام کریں۔
- ”دورِ حاضر میں شجرکاری کی اہمیت“ کے موضوع پر کمرۂ جماعت میں منعقد ہونے والے تقریری مقابلے میں حصہ لیں۔
- اساتذۂ کرام/ والدین سے عالمی حرارت کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

- طلبہ کو ماحول دوست درختوں اور نباتات کے بارے میں بتائیں۔
- طلبہ کو پودوں اور درختوں کی اہمیت سمجھائیں۔ اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے شجرکاری کی ترغیب دلائیں۔

فرہنگ

باب اوّل: قرآن مجید و حدیث نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

الف: حفظ و ناظرہ قرآن مجید

الفاظ	معانی
بابرکت	برکت والی
قواعد	اصول
سفارش	شفاعت۔ کسی کی بھلائی کے لیے اچھی بات کہنا

ب: حفظ قرآن مجید

الفاظ	معانی
حفظ کرنا	یاد کرنا
فضیلت	اہمیت
شر	برائی

ج: حفظ و ترجمہ

الفاظ	معانی
روزِ جزا	بدلے کا دن
گمراہ	بھٹکا ہوا
قولی	کہی ہوئی بات
فعلی	کیا ہوا کام
مستحق	حق دار

د: حدیث نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

الفاظ	معانی
حیا	شرم
محروم	روکا گیا۔ حرام کیا ہوا
متفق	جس پر اتفاق ہو
قطع	توڑنا

ہ: دعائیں (زبانی)

الفاظ	معانی
تابع	فرماں بردار۔ تحت
بھروسا	اعتبار

باب دوم: ایمانیات و عبادات

الف: ایمانیات

1: آخرت

الفاظ	معانی
عارضی	غیر مستقل
ابدی	ہمیشہ۔ جس کی کوئی انتہا نہ ہو
آزمائش	امتحان
میسر	دستیاب
اجتناب	پرہیز

2: ختمِ نبوّت اور اطاعت رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

الفاظ	معانی
دعویٰ	مدعا۔ خواہش۔ درخواست
خارج	نکالا ہوا
نجات	رہائی

خوشنودی	رضا۔ خوشی
ناگزیر	ضروری

ب: عبادات

1: زکوٰۃ

الفاظ	معانی
تجارت	اشیا کی خرید و فروخت
قرضِ حسنہ	اچھا قرض
قرب	نزدیکی
فلاح و بہبود	بھلائی
خوش حالی	مسرور۔ آسودگی
مستحکم	مضبوط

2: جمعۃ المبارک کی فضیلت

الفاظ	معانی
غافل	بے پروا
آگاہی	واقفیت
اصلاح	درستی
صف	قطار
ترک	چھوڑ دیا

3: عیدین

الفاظ	معانی
عقیدت	احترام
مسکین	مفلس۔ عاجز
نادار	غریب
خلوص	سچائی کے ساتھ۔ حقیقی محبت
دریغ	رک جانا
اقامت	پڑاؤ۔ وہ کلمات جو نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت پکارے جاتے ہیں۔
نمود و نمائش	دکھاوا
اسراف	بے جا خرچ

باب سوم: سیرتِ طیبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

1: معراج النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

الفاظ	معانی
انتقال	منتقلی۔ وفات
مشاہدہ	نظارہ کرنا۔ تجربہ۔ غور و خوض کرنا
امامت	امام کا منصب۔ خلافت
طواف	گردش۔ چکر لگانا
تصدیق	سچ کا اعتراف کرنا
معجزہ	عاجز کرنے والا۔ کرشمہ۔ کرامت
عظمت	بلندی۔ بڑائی

2: بیعتِ عُقبہ اُولیٰ و ثانیہ

الفاظ	معانی
اولیٰ	پہلا

لرزنا	کانپنا
نظرانداز	پس پشت ڈالنا۔ چشم پوشی کرنا

3: کفایت شعاری

الفاظ	معانی
حدود و قیود	دائرہ کار۔ پابندیاں
اُکسانا	اُبھارنا
میانہ روی	زیادتی اور کمی سے بچنا
اعتدال	توازن۔ درمیانہ راستہ
محتاج	ضرورت مند
بخل	کنجوسی کرنا
تنگ دست	مفلس۔ نادار

باب پنجم: حسنِ معاملات اور معاشرت

1: ایفائے عہد

الفاظ	معانی
وعدہ خلافی	وعدہ توڑنا
قول	بات
قرار	وعدہ
جکڑے ہوئے	بندھے ہوئے

2: اسلامی اخوت

الفاظ	معانی
غیر مہذب	جس کو سلیقہ نہ ہو

شاندار نمونہ	بے مثال
مانند	کی طرح۔ مثال
تفریق	فرق کرنا
بے نیاز	بے پروا۔ جو کسی شخص کا محتاج نہ ہو
تکریم	عزت
خیرخواہی	بھلائی

3: چغل خوری

الفاظ	معانی
وعید	خبردار۔ دھمکی۔ عذاب کا وعدہ
تائید	ہامی بھرنا۔ تقویت۔ طرف داری
بغض	دشمنی۔ کینہ

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

1: حضرت داؤد علیہ السلام

الفاظ	معانی
برگزیدہ	بزرگ
سلطنت	ریاست
توکل	بھروسا
مقدس	پاکیزہ
قرأت	تلاوت کرنا
زین کسنا	جانور کو سواری کے لیے تیار کرنا
مترنم آواز	سریلی آواز

حمد و تسبیح	اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنا اور بڑائی بیان کرنا
صالحین	نیک لوگ

2: حضرت عیسیٰ علیہ السلام

الفاظ	معانی
ابن مریم	مریم کا بیٹا
فضیلت	بڑائی۔ بزرگی
تلقین	نصیحت
حسد	نفرت۔ کینہ
فریب	دھوکا
پیروکار	پیروی کرنے والا
سازش	کسی کے خلاف خفیہ تدبیر
مخالف	دشمن
نافذ	جاری کرنا
بے یارومددگار	تنہا
سرخرو	کامیاب۔ بامراد

3: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الفاظ	معانی
حیدر	شیر
سخی	دل کھول کر خرچ کرنے والا
فیاض	فراخ دل
شجاعت	بہادری
نمایاں	الگ۔ خاص۔ اہم
جوہر دکھانا	ہنر یا کمال دکھانا
جہنم واصل کرنا	شکست دینا۔ نیست و نابود کر دیا
کاتبین وحی	وحی لکھنے والے
ممتاز	نمایاں
السابقون الاولون	سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے
مباہلہ	فریقین کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑتے ہوئے دعا کرنا کہ جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو
دوراندیشی	عقل مندی۔ ہوشیاری
چھاؤنیاں	فوج کے پڑاؤ کی جگہ۔ لشکر گاہ
نقش قدم	پاؤں کے نشان
ہمہ وقت	ہر وقت

4: صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم

الفاظ	معانی
رضا	خوشنودی
اصلاح	درستی کرنا۔ درست راستے پر ڈالنا
آراستہ	سجانا
قناعت	تھوڑی چیز پر راضی ہو جانا
تکمیل	مکمل کرنا
فقیہ	فقہ کا علم رکھنے والا
بھٹکے ہوئے	گمراہ

خدمت خلق	اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا
محدث	حدیث کا علم رکھنے والا

باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے

1: حادثات سے بچنے کی تدابیر

الفاظ	معانی
تکریم انسانیت	انسان کی عزت
ہلاکت	تباہی
قدر و قیمت	اہمیت۔ عزت۔ طاقت
حرمت	عزت و آبرو
مترادف	ہم معانی
ناگہانی آفات	اچانک پیش آنے والی صورت حال
برقی آلات	بجلی سے چلنے والے آلات
ترغیب	تلقین
وبا	پھیلنے والی بیماری
ضابطے	اصول۔ قاعدے۔ قوانین
طبی امداد	حادثے کی صورت میں پہنچائی جانے والی فوری مدد

2: پودوں اور درختوں کی اہمیت

الفاظ	معانی
شفاف	صاف
ناپید	غائب
شجرکاری	درخت لگانا
چوپایہ	چار پاؤں والا۔ جانور
اہتمام	انتظام
مذمت	ناپسندیدہ کام۔ برا بھلا کہنا
سنگین	سخت
گلوبل وارمنگ	عالمی حرارت
بیدار کرنا	جگانا

جملہ حقوق بحق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ محفوظ ہیں

یہ کتاب یکساں قومی نصاب 2020 کے مطابق اور قومی نظرثانی کمیٹی کی منظور کردہ ہے۔ جملہ حقوق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ محفوظ ہیں۔ منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ لیٹر نمبر: SO (Acad:) 2-12021/2289-93 مورخہ 14 اکتوبر 2021ء این او سی نمبر 290-92/CB مورخہ 17/12/2021 دفتر ڈائریکٹر بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن سینٹر بلوچستان، کوئٹہ۔ یہ درسی کتاب بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ نے سرکاری و نجی اسکولوں اور مدارس کے لئے طبع کی ہے۔ اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا اِمدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

- رشوت لینے اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔
- بدعنوانی ملکی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔
- بدعنوانی سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی روکیں۔
- بدعنوانی اور رشوت ستانی ضمیر کی موت ہے۔
- بدعنوانی اخلاقی دیوالیہ پن کو جنم دیتی ہے۔

قومی احتساب بیورو بلوچستان

قومی ترانہ

پاک سَرزمین شاد بَاد کِشورِ حَسِین شاد بَاد
تُو نِشانِ عَزمِ عالی شان اَرضِ پاکِستان
مرکزِ یقین شاد بَاد

پاک سَرزمین کا نِظام قُوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم، مُلک، سَلطنت پائِندہ تابِندہ باد
شاد بَاد منزِلِ مُراد

پَرچَمِ سِتارہ و ہِلال رَہبرِ تَرقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال جانِ اِستِقبال
سَایۂ خدائے ذُوالجلال

کوڈ نمبر ISL V=503/SNC.2020.(2022)

سال اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
2025	اوّل	131000	مفت تقسیم